THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, the January 24, 2020
(295th Session)
Volume I, No.13
(No.01-23)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume I
No.13

SP.I(13)/2020
15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Questions and Answers 1
3. Point of Public Importance raised by Senator Muhammad Talha Mehmood regarding the child incident in Nowshera 150
4. Leave of Absence 151
5. Motion Under Rule 194 (1) moved by Chairman, Standing Committee on Law and Justice regarding the Constitution (Amendment) Bill, 2019 (Insertion of Article 253A) 152
6. Motion under Rule 194(1) moved on behalf of Chairman, Standing Committee on Defence regarding appointment of Chairman, Joint Chiefs of Staff Committee 153
7. Presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges regarding Privilege Motion moved by Senator Aurangzeb Khan on 18th December, 2019 156
    - Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the House 156
    - Senator Ayesha Raza Farooq 156
    - Senator Abdul Rehman Malik 158
    - Direction of the Chair 159
8. Presentation of report of the Standing Committee on Interior regarding the Islamabad Pure Food Authority Bill, 2019 160
    - Senator Muhammad Azam Khan Swati, Minister for Parliamentary Affairs 161
9. Laying of the Enforcement of Women's Property Rights (Amendment) Ordinance, 2019 161
    - Senator Sherry Rehman 163
    - Senator Mushahid Ullah Khan 164
    - Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the House 169
    - Senator Sherry Rehman 171
    - Senator Muhammad Javed Abbasi 173
    - Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq, Leader of the Opposition 176

10. Point of Public Importance raised by Senator Muhammad Usman Khan Kakar regarding installation of airmix plants in Balochistan..... 180

11. Point raised by Senator Moula Bux Chandio regarding Transfer of I.G. Sindh 183

12. Point of Public Importance raised by Senator Moula Bux Chandio regarding court cases against Journalists 184

13. Point of Public Importance raised by Senator Sirajul Haq regarding repair of damaged electric poles and transformers due to heavy snowfall in different areas of KPK 185

- Mr. Ali Muhammad Khan, MoS for Parliamentary Affairs..... 186

14. Point of Public Importance raise by Senator Sherry Rehman regarding the statement of Prime Minister, Imran Khan that Afghanistan is the most important issue for Pakistan 187

- Senator Mir Hasil Khan Bizenjo..... 193
- Senator Mushahid Hussain Sayed..... 197
- Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the House 203

15. Point of Public Importance raised by Senator Muhammad Tahir Khan Bizenjo regarding Khuzdar University..... 205

16. Point of Public Importance raised by Senator Behramand Khan Tangi regarding Atta Crisis in Pakistan..... 206

17. Point of Public Importance raised by Senator Gianchand regarding minorities quota and effects of Thar Coal Project on local people..... 208

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Friday, the January 24, 2020

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty five minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِی الْقُرْبٰی وَ الْيَتٰمٰی وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ﴿۳۶﴾

ترجمہ: اور اللہ کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو، نیز رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، قریب والے پڑوسی، دور والے پڑوسی، ساتھ بیٹھے (یا ساتھ کھڑے) ہوئے شخص اور راہ گیر کے ساتھ اور اپنے غلام باندیوں کے ساتھ بھی (اچھا برتاؤ رکھو)۔ بے شک اللہ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا۔

(سورۃ النساء: آیت 36)

Questions and Answers

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جزاک اللہ۔ السلام علیکم۔

We take up Question Hour now. Question No.1 is in the name of Senator Dr. Sikandar Mandhro.

*Q. No.1. Senator Dr. Sikandar Mandhro: Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state the present status of implementation of Article 158 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan regarding the right of utilization of the indigenous gas by the provinces concerned?

Mr. Omar Ayub Khan: At present gas is being allocated to gas utility companies i.e. SNGPL and SSGCL on the basis of its discovery in respective province. Further the companies have been directed to meet the requirement of domestic / commercial sectors that are at highest priority in supply across the country. It is further apprised that the case for interpretation of the constitutional provision Article 158 is pending adjudication in the Supreme Court of Pakistan.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ڈاکٹر سکندر میندھرو: میرا وزیر صاحب سے سوال ہے کہ یہ Supreme Court of Pakistan میں pending ہے، وہ کب سے pending ہے اور کیا Supreme Court نے stay order دیا ہے کہ اس Constitutional Article158پر عمل نہ کریں؟

Mr. Chairman: Minister for Energy (Petroleum Division).

جناب عمر ایوب خان (وزیر برائے توانائی): جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ سینیٹر صاحب پوچھ رہے ہیں کہ اس Article کو Supreme Court نے pend کیا۔ جناب! Article 158 کی کوئی pendency نہیں ہے، اس میں گزارش یہ ہے کہ جہاں تک آپ گیس supply کے حوالے سے بات کر رہے ہیں میں اس بارے میں بات کر لیتا ہوں کہ respective Provinces کے حوالے اس وقت جو چل رہا ہے اس میں ہماری دو چیزیں ہیں۔ آرٹیکل 158 کا جہاں تک تعلق ہے اس بارے میں Council of Common Interests میں بھی بات

اٹھی تھی اور ہم نے اپنے Special Assistant to Prime Minister بھی بھیجے ہیں to meet with the Chief Minister of Sindh as well کیونکہ سندھ کا موقف یہ ہے کہ جہاں پر آپ کے گیس کے supplies ہیں وہاں پر آپ کا first right ہونا چاہیے۔ Federation نے CCI میں انہیں یہ بتایا تھا کہ جتنے بھی پاکستان کے شہری ہیں اور یہاں پر Calling Attention Notice کے جواب میں بھی میں یہ بات کہہ چکا ہوں کہ اس resource پر سب کا right ہے۔ یہاں پر بالخصوص گیس کی supply کے حوالے سے اس کا حل weighted average cost of gas ہے۔

جناب چیئرمین: آپ نے اس میں لکھا ہوا ہے کہ سپریم کورٹ میں pending ہے، وہ کیا pending ہے سینیٹر صاحب یہ پوچھ رہے ہیں۔

جناب عمر ایوب خان: جناب میں اس پر آتا ہوں کہ اس پر adjudication pending ہے۔ اس کی base پر میں آرہا ہوں جو میں آپ کو explain کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ سوئی سدرن تقریباً 500 MMCFD gas سوئی ناردرن کو دے رہا ہے اور سوئی ناردرن انہوں نے because of the previous Governments ECC کے ذریعے lawfully تقریباً 248 MMCFD allocate کیا ہے back into the system of SSGC. باقی آپس میں کمپنیوں کا جو issue چل رہا ہے وہ اپنی جگہ پر ہے لیکن جو بنیادی مسئلہ ہے وہ gas supplies کا ہے، it depends on کہ گیس کہاں پر available ہے اور کہاں پر جا رہی ہے۔ The whole scenario revolves around that اب میں اس کے solution کی طرف آرہا ہوں، solution صرف یہ ہے کہ Provinces and Federation بیٹھ کر آرٹیکل 158 کے مطابق آپس میں بات کریں۔ Weighted average cost of gas is the only way out sir.

جناب چیئرمین: سینیٹر نعمان وزیر خٹک صاحب، آپ کا ضمنی سوال۔

سینیٹر نعمان وزیر خٹک: شکریہ، جناب چیئرمین! آرٹیکل 158 سے متعلق تو یہ ہے کہ آپ کے صوبے کا حق بنتا ہے، میرا سوال یہ ہے کہ جو کارخانے، مثال کے طور پر جو ہمارے نوشہرہ جہانگیرہ انڈسٹریل سٹیٹ میں کارخانے لگے ہوئے ہیں انہیں پوری گیس provide نہیں کی جاتی ہے۔ ایک

کارخانہ 70 specifically کروڑ روپے وفاقی حکومت کو ٹیکس دیتا ہے وہ ایک ماہ سے بند ہے۔ باہر جو industrial estate کا SMS لگا ہے وہی energize نہیں ہو رہا ہے، میرا ایک یہ سوال ہے۔

میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر یہ weighted average کی بات کرتے ہیں تو میری suggestion یہ ہے کہ انہیں یہ کرنا چاہیے کہ Province wise weighted average کریں، nation wise weighted average نہ کریں ورنہ تو جو net producer province ہے وہ تو بہت مار کھا جائے گا اس لیے Province wise weighted average کریں۔

جناب چیئرمین: یہ suggestion تو اچھی ہے، جی وزیر صاحب۔

جناب عمر ایوب خان: جناب چیئرمین! ایک چیز ہمیں ذہن میں رکھنی ہو گی، آپ آرٹیکل 158 کی interpretation دیکھیں کوئی بھی natural resource ہو، آپ گیس لیں، petroleum لیں، mineral rights لیں یا کوئی agricultural product ہو۔ ہر پاکستانی کا equal right ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ میرا اپنا تعلق خیبر پختونخوا سے ہے۔ خیبر پختونخوا میں ہماری hydel generation ہوتی ہے، ابھی سردیوں میں جسے ہم shoulder months کہتے ہیں جب hydel generation drop ہوتی ہے تو خیبر پختونخوا ابھی energy import کر رہا ہے۔ کیا ہم لوگ پنجاب اور دوسرے صوبوں کو کہیں کہ نہیں، پنجاب کہے گا کہ ہم لوگ یہاں پر LNG سے یا تھرمل سے یا کسی اور چیز سے production کر رہے ہیں تو ہم لوگ خیبر پختونخوا کو نہیں دیں گے تو with all due respect وہ argument نہیں چلے گا۔ Weighted average cost of gas ہو گی اور اس پر ہم لوگ حکومت سندھ اور باقی صوبائی حکومتوں کو engage کر رہے ہیں کہ حکومت سندھ اور باقی حکومتیں بھی سال یا دو سال میں energy deficient ہو جائیں گے۔ میں اسی floor of the House پر کہہ چکا ہوں کہ اس وقت ہماری specifically gas کی جو demand ہے وہ 7.5 Billion Cubic Feet (BCF) ہے، ہماری indigenous production تقریباً 3.5 BCF ہے، ہم لوگ 1.2 LNG import کر رہے ہیں،

natural deficiency ہےاور جہاں تک سینیٹر صاحب نے بات کی ہے کہ یہاں ہم کارخانوں کو نہیں دے رہے۔ ہماری پہلی priority ہوتی ہے کہ domestic consumers کو دیں اور اس کے بعد ہم نیچے جاتے ہیں، باقاعدہ سے ایک ladder ہوتا ہے اس کے مطابق جاتے ہیں۔ گیس available ہوتی ہے، ہم نے سندھ میں صرف ایک پائپ لائن ڈالنی تھی اس پر right of way کے مسائل بنے تھے، حکومت سندھ نے وقت پر نہیں کیا تھا، اس کی وجہ سے ہم لوگ 100 MMCFD LNG SNGPL میں نہیں ڈال سکے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ سینیٹر مشتاق احمد صاحب، آپ کا ضمنی سوال۔

سینیٹر مشتاق احمد: شکریہ، جناب چیئرمین! ہمیں آئین کی کتاب سینیٹ سیکرٹریٹ سے ملی ہے اور اس میں Article 158 کا جو عنوان دیا گیا ہے وہ ہے کہ Priority of Requirement of Natural Gas, میں بالکل اتفاق نہیں کرتا۔ یہ بالکل واضح ہے کہ جس صوبے میں گیس ہے اس کا سب سے پہلا حق ہے۔ ایک تو اس کا استعمال کا حق ہے اور دوسرا royalty کا حق ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ وفاق بجلی اور گیس کا نہ تو استعمال کا حق دیتا ہے اور نہ اس کی royalty دیتا ہے۔ اس وقت خیبر پختونخوا 450 ارب روپے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ براہ مہربانی اپنا سوال کریں۔

سینیٹر مشتاق احمد: میرا سوال یہ ہے کہ اگر یہ عدالت میں ہے تو پھر آپ نے CCI میں اس کے اوپر interpretation Committee کیوں بنائی؟

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

جناب عمر ایوب خان: جناب چیئرمین! دو چیزیں ہیں۔ Federation میں یہ point Federation and Provinces کی طرف سے لایا گیا تھا it is an important issue. سپریم کورٹ کی اپنی interpretation تو آئے گی اس کے ساتھ ساتھ ہم نے اس پر کام بھی کرنا ہوتا ہے کیونکہ ہمارا ملک اس وقت gas deficient country ہے اور ہم نے اپنی energy requirements for our industry, industrial activity اور باقی commercial activities کے لیے پورا کرنا ہے۔ سینیٹر صاحب نے بات کی ہے تو میں یہ پڑھ کر بتا دیتا ہوں کہ the Province in which well head

of natural gas is situated shall have precedent over other parts of Pakistan in meeting the requirements from that well head subject to the 'commitments and obligations on the commencing date' جناب یہاں پر subject to 'commitments and obligations' لکھا گیا ہے۔ یہاں پر آپ کی commitments پورے پاکستان کے شہریوں کی ہوتی ہیں، جہاں پر وہ well head ہے آپ کو over all لینا پڑتا ہے کہ آپ کی باقی لوگوں سے جو commitments ہیں وہاں پر پوری کرنی پڑتی ہیں۔ ابھی ہم زندہ مثال لے لیتے ہیں، صوبہ سندھ میں severe wheat shortage آ رہی ہے، وہاں گندم کہاں سے جا رہی ہے؟ پنجاب سے جا رہی ہے۔ اگر پنجاب کہے کہ پہلے میں اپنے پاس رکھوں گا اور میں نہیں دیتا۔

جناب چیئرمین: سینیٹر بہرہ مند تنگی صاحب۔

*Q. No.3. Senator Bahramand Khan Tangi: Will the Minister for Housing and Works be pleased to state the names, designations and names of departments of the persons who have been allotted Government accommodations on change basis from lower to higher category since January, 2018, indicating also the rule/basis on which the same were allotted in each case?

Chaudhary Tariq Bashir Cheema: Only Mr. Waseem Hassan Bukhari, LDC, (BPS-09) Federal Directorate of Education, Islamabad was allotted Qtr. No.171-C, G-6/2, Islamabad in change from flat No.10/3-B, G-9/2, Islamabad. The allotment of the same has been withdrawn with retrospective date being not covered under the rules.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! میرا منسٹر صاحب سے یہ سوال تھا کہ جنوری 2018 سے جن سرکاری ملازمین کی promotion ہوئی ہے، مثال کے طور پر grade 9 سے

grade 18 یا 20 تک ہوئی ہے ان کو سرکاری accommodation یعنی change کرنے کا procedure کیا ہے اور ابھی تک کتنے لوگوں کو آپ نے یہ allotments کی ہیں۔ مجھے جواب دیا ہے لیکن اس میں نہ procedure بتایا ہے اور نہ مجھے وہ فہرست دی ہے بلکہ صرف مسٹر وسیم کے بارے میں بتایا ہے اور پھر یہ لکھا ہے کہ وہ rules کے مطابق نہیں تھا اس لیے ہم نے اس سے withdraw کیا ہے۔ میرا وزیر صاحب سے سوال یہ ہے کہ اگر suppose جنوری سے ابھی تک ایک آفیسر کی promotion گریڈ 16 سے 17 یا 18 میں ہوئی ہے، ابھی آپ ان سے allowances grade 17 کے کاٹیں گے لیکن آپ نے انہیں گریڈ 16 کی accommodation دی ہے، میں نے جو procedure مانگا ہے یا number of beneficiary or number of officers کا مجھے جواب نہیں دیا گیا ہے۔ مجھے صرف یہ جواب دیا گیا ہے کہ وسیم کو allotment دی تھی جو کہ withdraw کر لی گئی ہے۔ Procedure or number of officers نہیں دیئے گئے ہیں۔

Mr. Chairman: Yes, Minister for Housing & Works, please.

چوہدری طارق بشیر چیمہ (وزیر برائے ہاؤسنگ اینڈ ورکس): شکریہ، جناب چیئرمین! میں معزز رکن کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ بہت واضح سا سوال ہے کہ will the Minister for Housing & Works be pleased to state the names, designations and names of departments of the persons who have been allotted Government accommodations on change basis from lower to higher category. This is self-explanatory question. میرا نہیں خیال کہ اس میں کوئی ابہام ہے۔ اس میں صرف ایک مثال تھی کہ مارچ 2018 میں ایک lower category کے شخص کو on 30th March ایک higher category کا گھر دیا گیا تھا اور جب یہ پتا لگا تو it was vacated after two days اور وہ 02 April کو واپس لے لیا گیا تھا۔ میں معزز رکن کی خدمت میں گزارش کر دوں جو بھی accommodation اسلام آباد میں available ہوتی ہے، ہمارے پاس ایک بہت لمبی لائن ہوتی ہے۔ 28-27 ہزار وفاقی ملازمین لائن میں لگے

ہوئے ہیں۔ ہم نے سپریم کورٹ کے آرڈر کے مطابق ایک General Waiting List بنائی ہوئی ہے، یہ جو change کی بات کر رہے ہیں تو change in the same category میں ہوتی ہے۔ اگر ایک category کے لوگ ہیں تو اس کی change allow کرتے ہیں if the accommodation is available, otherwise تو کوئی نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین: سینیٹر طلحہ محمود، ضمنی سوال۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں محترم وزیر صاحب سے ایک سوال کرنا چاہوں گا۔ ماشاءاللہ، وہ بڑا اچھا کام کر رہے ہیں لیکن مجھے یہ بتایئے، جیسے ابھی آپ نے ذکر بھی کیا کہ اس وقت بہت ساری applications آپ کے پاس پڑی ہیں اور اس میں جب کوئی مکان خالی ہوتا ہے، تب آپ اسے clear کرتے ہیں۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے بارے میں اگر ایوان کو brief کریں کہ اتنی بڑی line لگی ہے، یہ سلسلہ تو بڑھتا جائے گا۔ آپ نے اس کے حل کے لیے کیا کوئی طریقہ کار بنایا ہے؟

جناب چیئرمین: وزیر برائے ہاؤسنگ اینڈ ورکس، کوئی طریقہ کار ہے؟

چوہدری طارق بشیر چیمہ: جناب چیئرمین! معزز رکن کی خدمت میں گزارش یہ ہے، ان کا سوال بہت valid ہے، 1995 میں وفاقی کابینہ نے on further construction of Govt. houses, ban لگا دیا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے monetizing policy introduce کی۔ وہ پالیسی اس لیے mature نہ ہو سکی کہ it involved billions and billions of Rupees لیکن اس کے بعد مختلف ادوار میں مختلف حکومتوں نے تین چار مرتبہ وفاقی حکومت اور وفاقی کابینہ کو لکھا کہ یہ ban lift کیا جائے but unfortunately, it was not lifted and till today, it is not lifted. اب کچھ محکمے ایسے ہیں جو hiring اپنے employees کو provide کرتے ہیں لیکن اس میں ہمارے لیے سب سے بڑی قدغن یہ ہے کہ جب تک وفاقی حکومت کا ban ہے اور جب تک funds available نہیں ہیں، اگر ban اٹھ بھی جائے

and funds are not available, we cannot go for further construction of Government employees' houses.

جناب چیئرمین: سینیٹر جاوید عباسی، ضمنی سوال پوچھ لیں۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: میں منسٹر صاحب سے اتنا پوچھوں گا، منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ہم ایک list maintain کرتے ہیں اور جونہی کوئی افسر apply کرتا ہے تو اس کا نام pending waiting list میں ڈال دیتے ہیں۔ منسٹر صاحب یہ بتانا پسند کریں گے کہ وہ list کب سے maintain ہو رہی ہے؟ آج تک اس list میں کتنے لوگوں کے نام شامل ہوئے ہیں اور کیا کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ اس list کے علاوہ بھی لوگوں کو گھر الاٹ کیے گئے؟ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی وزیر برائے ہاؤسنگ اینڈ ورکس۔

چوہدری طارق بشیر چیمہ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں once again معزز رکن کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ یہ list سپریم کورٹ کے سابقہ چیف جسٹس، ثاقب نثار صاحب کے حکم پر general waiting list کے نام سے بنی تھی۔ میں ایوان کی اطلاع کے لیے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ general waiting list انہوں نے اپنے اسٹاف کے پاس رکھوائی ہوئی تھی۔ ہر مہینے we used to report کہ جناب! یہ افسر transfer ہو گیا ہے، یہ افسر retire ہو گیا ہے، اس افسر کے ساتھ یہ مسئلہ بنا ہے and according to the general waiting list ہم نے فلاں فلاں افسر کو accommodate کر دیا ہے۔ نمبر ایک۔

نمبر دو، انہوں نے پوچھا کہ یہ list کب سے بنی ہے، میں اس پر اس لیے معذرت خواہ ہوں کہ مجھے exactly اس date کا پتا نہیں ہے کہ کس دن یہ general waiting list بنی لیکن کوئی ایک شخص بھی، میں یہاں floor of the House پر آپ سے گزارش کر رہا ہوں اور معزز رکن جو انتہائی قابلِ احترام ہیں ان کی خدمت میں بھی عرض کر رہا ہوں کہ کسی کو out of turn گھر نہیں دیا گیا۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر خوش بخت شجاعت صاحبہ۔ موجود نہیں ہیں، اس لیے جواب ایوان کی table پر رکھ دیا گیا ہے۔

*Q. No.4. Senator Khushbakht Shujat: Will the Minister for Housing and Works be pleased to state the number of allottees who have been issued NOCs for construction of houses on plots allotted to them in Sector G-14/1,2 & 3 so far indicating also the number of allottees out of the

same who have started construction of their houses?

Chaudhary Tariq Bashir Cheema: About 54 allottees have been taken final possession letters and 8 number of allottees have applied for issuance of NOC for approval of building plans. 4 allottees have started construction of house in Sector G-14/3 till date.

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد اسد علی خان جونیجو۔ موجود نہیں ہیں، اس لیے جواب ایوان کی tableپر رکھ دیا گیا ہے۔

*Q. No.7. Senator Muhammad Asad Ali Khan Junejo: Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state the names, educational qualifications, experience, place of domicile and date of appointment / posting of the persons who were appointed / posted against the posts of XENs and SDOs at WAPDA offices in District Sanghar, Sindh during the last three years?

Mr. Omar Ayub Khan: The names, qualification, domicile date of posting and place of posting of the persons who were posted against the post of XEN and SDO at HESCO offices in District Sanghar during the lost three years is attached as Annex-A.

LIST OF SR.ENGINEER / JR.ENGINEER WORKING IN SANGHAR DISTRICT (LAST 03 YEARS)

Sr. No.	Name of Officer	Designation	Qualif.	Domicile	Place of Posting	Date of Posting
1	Mr. Ameer Ahmed Memon	Sr.Engineer	B.E	T.M.Khan	XEN Opr: Division HESCO Sanghar	05.09.2016
2	Mr. Fiaz Ahmed Naich	Jr.Engineer	B.E	Karachi	SDO Opr Sub Divn HESCO Sanghar	24.12.2016
3	Mr. Muhammad Mithal	LS-I	B.E	Nawabshah	Acting SDO Opr Sub Divn HESCO Sanghar	26.09.2017
4	Mr. Irshad Ali Laghari	LS-I	B.E	Sanghar	Acting SDO Opr Sub Divn HESCO Sanghar	04.10.2017
5	Mr. Ghayasuddin	LS-I	B.E	Sanghar	Acting SDO Opr.Sub Div Jhole	18.03.2015
6	Mr. Zain-ul-Abdin	Jr.Engineer	B.E	Hyderabad	SDO Opr.Sub Div Jhole	02.05.2019
7	Mr. Noor Ahmed Nizamani	Jr.Engineer	B.E	Hyderabad	SDO Opr Sub Divn HESCO Shahdadpur - I	20.12.2016
8	Mr. Imtiaz Ahmed Memon	Jr.Engineer	B.E	Nousheroferoze	SDO Opr Sub Divn HESCO Shahdadpur - I	05.09.2018
9	Mr. Ghulam Ali Jamali	LS-I	B.E	Nawabshah	Acting SDO Opr Sub Divn HESCO Shahdadpur - I	14.09.2018
10	Mr. Muhammad Usman	LS-I	DAE	Jamshoro	Acting SDO Opr Sub Divn HESCO Shahdadpur-II	30.04.2017
11	Mr. Amjad Mehmood Arain	LS-I	B.Tech	Tharparker	Acting SDO Opr Sub Divn HESCO Shahdadpur-II	31.07.2018
12	Mr. Mole Dino Sangrasi	Jr.Engineer	B.E	Therparkar	SDO Opr.Sub Divn S.P.Chakar	08.02.2016
13	Mr. Parvaiz Ahmed Siyal	LS-I	DAE	Nawabshah	Acting SDO Opr.Sub Divn S.P.Chakar	18.07.2017
14	Mr. Hazoor Bux	LS-I	B.Tech	Sanghar	Acting SDO Opr.Sub Divn S.P.Chakar	19.08.2017
15	Mr. Ahmed Nawaz Abbassi	Jr.Engineer	B.E	Badin	SDO Opr.Sub Divn HESCO Khipro	19.11.2016
16	Mr. Dholan Khan	LS-I	DAE	Sindhri	Acting SDO Opr.Sub Divn HESCO Sindhri	17.03.2017
17	Mr. Bin Yameen	LS-I	DAE	Sanghar	Acting SDO Opr.Sub Divn HESCO Sindhri	17.10.2018
18	Mr. Riaz Ahmed	Jr.Engineer	DAE	Mirpurkhas	SDO Opr.Sub Divn HESCO Sindhri	07.11.2018

Annexure-A

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد اسد علی خان جونیجو۔ موجود نہیں ہیں، اس لیے جواب ایوان کی tableپر رکھ دیا گیا ہے۔

*Q. No. 8. Senator Muhammad Asad Ali Khan Junejo: Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:

(a) the procedure and criteria laid down for appointment against the post of CEO, Hyederabad Electric Supply Company (HESCO) indicating also the tenure for which appointment is made against that post; and

(b) the name, educational qualification, relevant experience and date of appointment of the incumbent Chairman of the said company indicating also the procedure adopted for his appointment?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) Hyderabad Electric. Supply Company (HESCO) is a corporate entity governed by the Companies Act 2017, and Public Sector Companies (Corporate Governance) Rules, 2013 (CGR) along with the Memorandum and Articles of Association.

According to Rule 4(4) of Corporate Governance Rules:

The Chairman of the Board shall be elected by the Board of Directors of the Public Sector Company. However, this provision shall not apply where Chairman of the Board is appointed by the Government.

(b) Presently, Prof. Dr. Mohammad Aslam Uqaili, who also happens to be the Vice Chancellor of Mehran University of Engineering & Technology. Jamshoro is serving as Chairman HESCO Board. His qualifications are

as under:

a. Ph. D (Energy Economic/Management), from Leeds University, UK. 1996.
b. M.Sc. Combustion and Energy, Center for combustion and Energy, University of Leeds, UK. 1993.
c. M.A. Economics, Sindh University, Jamshoro, Pakistan, 1988.
d. Bachelor of Engineering (Electrical), NED University of Engineering and Technology. Karachi, 1987.

The incumbent Chairman was elected unanimously by HESCO BoD in its 128th meeting held on 18-2-2017.

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد اکرم صاحب۔ موجود نہیں ہیں، اس لیے جواب ایوان کی table پر رکھ دیا گیا ہے۔

*Q. No.9. Senator Muhammad Akram: Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state whether it is a fact that Makran Division Punjgur, Turbat, Gawadar and Ormara are not connected with the National Grid rather electricity is bing supplied to the said areas from Iran, if so, the time by which those areas will be connected with the National Grid?

Mr. Omar Ayub Khan: Yes, it is a fact that Gwadar/ Mekran Region is getting electricity of 100 MW from Jackigore (Iran) in isolation from National Network & not yet been connected with the National Grid.

The PC-I for interconnection of Isolated Mekran area with National Network amounting to Rs. 17.421 (Billion) has been approved by ECNEC. during its meeting held just on 29th August, 2019. As soon as Authorization is issued by Ministry of Planning Development & Reform,

its Administrative approval will he issued by Power Division.

Moreover, the timeline of aforementioned project is 24 months, provided releases/ remittance of funds to QESCO in time.

جناب چیئرمین: سینیٹر طلحہ محمود صاحب۔

*Q. No.11. Senator Muhammad Talha Mahmood: Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state the percentage of work done on the Iran-Pakistan gas pipeline project so far, indicating also the time by which the same will be completed?

Mr. Omar Ayub Khan: The work on the Iran Pakistan Gas Pipeline Project is stalled due to international sanctions on Iran. Pakistan has completed major project preparatory activities including bankable feasibility study; detailed route survey; Front End Engineering & Design, installation of concrete markers on the entire route, initiation of land acquisition process; and NOCs from environmental authorities of Balochistan and Sindh.

Recently, with the approval of the Federal Cabinet, Iran and Pakistan have signed an Amendment Agreement No. 3 to the IP GSPA giving both sides a further period of 5 years to complete the Project. However, any further progress is linked with lifting of US sanctions.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر محمد طلحہ محمود: میں جناب محترم وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ منصوبہ 2006 میں شروع ہونا تھا، اب ہم 2020 میں ہیں اور اس میں ابھی تک پیش رفت نہیں ہوئی، یہ ضرور پچھلی حکومت کا نام لیں گے کہ ایسا ہوگیا لیکن اب آپ کی حکومت ہے، آپ اسے کب شروع کریں گے؟ آپ نے کہا کہ امریکی پابندیاں لگ گئی ہیں۔ ایک تو مجھے بتائیں کہ اس کا حل کیا ہے؟ کیا

آپ اپنے border area میں کام شروع کر سکتے ہیں کیونکہ میری اطلاع کے مطابق شاید ایران نے اپنے علاقے میں کام کیا ہے۔ میرے سوال کا part (a) یہ ہے۔

میرے سوال کا part (b) یہ ہے کہ آپ کا جو rate ان کے ساتھ decide ہوا ہے، وہ کیا ہے؟

جناب چیئرمین: منسٹر برائے انرجی، عمر ایوب صاحب۔

جناب عمر ایوب خان: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ United States کی sanctions لگی ہوئی ہیں۔ میں آپ کے توسط سے سینیٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ مجھ سے individually پوچھ لیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ اس معاملے میں national interest اور sensitivities involved ہیں and we are going through a tough phase اس لیے وہ مجھ سے individually پوچھ لیں۔

جناب چیئرمین: آپ ان کو بتادیں۔

جناب عمر ایوب خان: میں انہیں بتادوں گا۔

جناب چیئرمین: سینیٹر میاں عتیق صاحب۔ .Welcome back آپ تشریف لے آئے ہیں، ہمیں بڑی خوشی ہے۔ ضمنی سوال کرلیں۔

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں منسٹر صاحب کی بہت قدر کرتا ہوں۔ میں ذاتی کام کے سلسلے میں گیا تھا ورنہ میں نے کبھی چھٹی نہیں کی۔ میں آپ سے اور ایوان سے معذرت خواہ ہوں، چونکہ میرے بچے کا future involve ہے، اس لیے میں نہیں آسکا۔

ماشاءاللہ، منسٹر صاحب بہت اچھے جوابات دے رہے ہیں اور وہ ایک پرانے سیاستدان ہیں اور سیاست کا جواب دے رہے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ:

> "Recently, with the approval of the Federal Cabinet, Iran and Pakistan have signed an Amendment Agreement No.3"

جواب کے آخر میں لکھا ہوا ہے کہ اسے 5 سال میں مکمل کرنا ہے اور مزید یہ لکھا ہے کہ:

"Any further progress is linked with lifting of US sanctions."

جناب! ہم بھی کہتے ہیں کہ بہت ساری مجبوریاں ہیں اور دوسری باتیں ہیں لیکن national interest کہاں پر ہے۔ جب میں انڈیا کو دیکھتا ہوں، انڈیا نے تو exemption لے لی۔ میرا یہ سوال ہے کہ انڈیا اس پر کام کیوں کر رہا ہے؟ دوسری بات، اس حکومت نے جب agreement کیا تو کیا کسی exemption کے لیے یا alternate کے لیے سوچا یا پھر قوم کو صرف sanction کی ہی بات بتائیں گے۔

Mr. Chairman: Minister for Energy.

جناب عمر ایوب خان: جناب! میں repeat کروں گا کہ اس وقت میرے پاس ساری information ہے۔

جناب چیئرمین: ان سے بھی share کر لیں۔

جناب عمر ایوب خان: میں ان سے share کر لوں گا اور یہ بہتر ہے کیونکہ کئی چیزیں national interest میں ہوتی ہیں۔ جواب میں بھی clear ہے کہ it is conditional on lifting of sanctions اور پانچ سال کا target دیا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر عبدالقیوم صاحب! ضمنی سوال۔

سینیٹر لفٹیننٹ جنرل (ر) عبدالقیوم (ہلال امتیاز، ملٹری): ایران پاکستان گیس پائپ لائن کے حوالے سے میرا سوال یہ ہے کہ اس کا total financial impact کتنا ہے اور کیا حکومت نے وہ funds allocate کیے ہوئے ہیں؟ اگر یہ دو بلین ڈالرز یا اس سے زیادہ کا منصوبہ ہے تو اسے کہاں سے finance کریں گے اگر انہیں waiver مل جاتا ہے؟

Mr. Omar Ayub Khan: Sir, these are available. It can be done as and when required. Sir, this is off hand. Sir, General sahib has been head of National Defence University and no one knows better than him about strategic dimensions.

جناب چیئرمین: سینیٹر سید محمد صابر شاہ صاحب۔ موجود نہیں ہیں، اس لیے جواب ایوان کی table پر رکھ دیا گیا ہے۔

*Q. No.12. Senator Syed Muhammad Sabir Shah: Will the Minister for Housing and Works be pleased to refer to the Senate starred Q. No. 30 replied on 23rd January, 2019 and state:

(a) whether it is a fact that the Federal Cabinet's decision, made in its meeting held on 14th March, 1995, to ban the construction of official accommodations for Government employees and grant them rental ceiling along with their salaries has not been implemented so far, if so, the reasons thereof; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to grant rental ceiling to the employees of Constitutional Bodies with particular reference to the National Assembly and Senate Secretariats along with their salaries, if so, when?

Chaudhary Tariq Bashir Cheema: (a) Yes it is a fact that Federal Cabinet decided in its meeting held on 14-03-1995 to impose ban on construction of new government accommodations for Federal Government Employees and grant them rental ceiling with salaries. However, the Cabinet decision was partially implemented to the extent that no new construction of government accommodations is being made after Cabinet decision. However, rental ceiling could not be granted with salaries of Federal Government Employees due to involvement of heavy additional burden on government exchequer.

(b) There is no such proposal under consideration in the M/o Housing and Works to pay rental ceiling to

Federal Government Employees.

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد طلحہ محمود صاحب۔

*Q. No.15. Senator Muhammad Talha Mahmood: Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state:

(a) the rate at which CNG is being provided to the CNG stations in the country indicating also the rate at which the CNG stations provide the same to the consumers;

(b) whether any mechanism has been evolved by the Government to check the prices, quality and quantity of CNG being provided to the consumer by the CNG stations; and

(c) the number of complaints received by the Government against the CNG stations during the last five years indicating also the nature of complaints and details of action taken on the same?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) The rate at which System Gas is being provided to CNG stations is as under:—

System Gas = Rs. 980.00 per MMBTU

Whereas, the rate of RLNG is notified on monthly basis, the rate of RLNG for April 2019 is hereunder:

RLNG = USD10.5758 per MMBTU

It is further apprised that the government in December, 2016 deregulated the end consumer price of CNG, now CNG stations are allowed to fix the CNG price keeping in competitive fuel prices i.e. gasoline etc.

(b) CNG Stations are licensees of OGRA. The authority (i.e. OGRA) deals with the complaints in case of violation by CNG Stations of CNG Marketing Rules or any

clause of their Marketing Licenses etc.

(c) The details as furnished by OGRA are given at Annexure-I.

Annex-I

COMPLAINTS RECEIVED IN OGRA AGAINST CNG STATIONS

		Nature of Complaints				
Year	No. of complaints	Over Charging	Less Filling	No Gas/ Low Pressure	Vibration/ High Noise or Unsafe Location etc.	Misc.
2014	70	53		1	13	3
2015	6	1	2	1	2	
2016	9	1	3		4	1
2017	3				2	1
2018	20	8	2		9	1
TOTAL	108	63	7	2	30	6

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر محمد طلحہ محمود: میں محترم وزیر صاحب سے ایک ضمنی سوال کرنا چاہوں گا۔ آپ نے ذکر کیا کہ OGRA شکایتیں نمٹاتی ہے۔ میں نے سوال یہ کیا تھا کہ اگر کوئی ٹیم check کرتی ہے تو ان کے خلاف کیا کرتی ہے، کتنا جرمانہ کرتی ہے؟ اگر مقدار خراب ہو تو کیا جرمانہ ہے، اگر معیار خراب ہو تو کیا جرمانہ ہے؟ مہربانی سے اس کی تفصیل بتادیں۔

دوسری بات میں یہ بھی کرنا چاہوں گا کہ نیچے جو آپ نے complaints کی تعداد دی ہے، بہت کم ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سسٹم ایسا ہے کہ وہاں پر complaints نہیں پہنچ رہیں۔

Mr. Chairman: Minister for Energy please.

جناب عمر ایوب خان: جناب! چونکہ OGRA ایک regulatory ادارہ ہے، ہم لوگ اسے directly control نہیں کرتے۔ جہاں تک fines کا تعلق ہے، میں exactly آپ کو بتادوں گا، fines کی list اس وقت میرے پاس نہیں ہے کہ کس شکایت پر کتنا fine ہوا ہے۔ اس وقت جو number of complaints received ہیں، وہ میرے پاس available ہیں۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یہ موثر ہے یا نہیں، اسے ہم check کر سکتے ہیں کہ کتنے

لوگوں کی complaints آئی ہیں یا اگر سینیٹر صاحب کی information میں ہے کہ complaints زیادہ ہونی چاہییں، اسے بھی check کیا جاسکتا ہے۔ چونکہ OGRA ایک regulatory ادارہ ہے اور وہ کوئی چیز چھپاتے نہیں ہیں۔ ان کی ویب سائٹ پر سہولت available ہے، لوگ lodge کر سکتے ہیں اور ہم اسے counter check کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر میاں عتیق، ضمنی سوال کرلیں۔

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جناب! ابھی complaints کی بات کی جارہی ہے، OGRA میں بہت عرصے سے ممبر گیس نہیں تھے، کیا اب ہیں اور اگر ہیں تو کب سے ہیں اور ان کا کیا نام ہے؟

Mr. Chairman: Minister for Energy please. It is not their subject, it relates to the Cabinet Division.

جناب عمر ایوب خان: جناب! اسی لیے میں نے پہلے بھی یہ بات کی تھی کہ it is not directly under us, it comes under the Cabinet. اس لیے اس کے متعلق fresh question دے دیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔ سینیٹر چوہدری تنویر خان صاحب۔ موجود نہیں ہیں، جواب ایوان کی table پر رکھ دیا گیا ہے۔

*Q. No.16. Senator Chaudhary Tanvir Khan: Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state:

(a) the details of agreement signed between the OGDCL, PPL and the Petroleum Corporation of Turkey on 17th February, 2015 indicating also the progress made on the same so far; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the government to make further progress on the said agreement, if so, the details thereof?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) MoU was signed between OGDCL, PPL and TPAO on 17-02-2015 in the field of exploration and production in the oil and gas

sector. This MoU was for two years and expired on 17-02-2017. After that Ministry of Energy (Petroleum Division) obtained the approval of the Cabinet for extension / renewal of the said Memorandum of Understanding (MoU) and the same was provided to the Ministry of Foreign Affairs on 2nd January, 2017 for further sharing with the Government of Turkey. The extension/renewal was to be signed on the side lines of the 5th High Level Strategic Cooperation Council (HLSCC) meeting scheduled on 21-23 February, 2017. The Ministry of Foreign Affairs has informed that ten (10) MoUs / Agreements were signed in the 5th High Level Strategic Cooperation Council (HLSCC) held in Ankara, Turkey on 22nd -23rd February, 2017. They have checked their record and the said MoU was not extended / renewed during that Session. Response from TPAO is still awaited.

(b) Currently there is no proposal under consideration by the Petroleum Division for making further progress on the said Agreement.

جناب چیئرمین: سینیٹر مشتاق صاحب۔

*Q. No.20. Senator Mushtaq Ahmed: Will the Minister for Religious Affairs and Inter Faith Harmony be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Khyber Pakhtunkhwa Police has been deprived of participation in Hajj Mission, 2019,

(b) whether it is also a fact that the Ministry of Religious Affairs and Inter-Faith Harmony rejected the names of persons nominated by IG, Khyber Pakhtunkwa for Hajj Mission, 2019

and instead selected persons who were not included in the list of nominees, if so, the name of authority who rejected the nominees of the said IG and reasons for their rejection?

Mr. Noor-ul-Haq Qadri: (a) No, rather 08 personnel from Khyber Pakhtunkhwa Police were selected for Hajj Mission-2019. (Annex-I & II).

(b) No, it is not true; all recommendees by the Inspector General of Police, Khyber Pakhtunkhwa were selected as narrated above.

Annex-I

OFFICE OF THE
INSPECTOR GENERAL OF POLICE
KHYBER PAKHTUNKHWA
CENTRAL POLICE OFFICE, PESHAWAR
P. No. 091.9212326, Fax: 091-9210927

No. 157 /SE-I, Dated Peshawar 14 Feb, 2019

To : Mr. Zafar Iqbal,
Section Officer (PW),
Government of Pakistan,
Ministry of Religious Affairs,
and Interfaith Harmony,
Islamabad.

Subject: NOMINATION AS MEMBERS OF MOAVINEEN-E-HUJJAJ FOR HAJJ – 2019

Memo:

Please refer to your office letter No. F.2(1)/2019-PW dated 3rd January 2019 on the subject cited above.

The following Officers/Officials of Khyber Pakhtunkhwa Police have been selected for Moavineen-e-Hujjaj for Hajj 2019:-

S#	Principal Candidates	Alternate Candidates
1.	Mr. Shafiullah Acting SP City CCP Peshawar	Mr. Saleem Gul Assistant Director I.T CPO
2.	Mr. Saifullah Computer Operator Malakand Region	Mr. Akhtar Ali Computer Operator Investigation Wing Khyber Pakhtunkhwa
3.	Mr. Fahim Ullah Senior Clerk D.I.Khan Region	Mr. Dilawar Senior Clerk Hazara Region
4.	Mr. Faheem Hussain Junior Clerk Special Branch	Mr. Kashif ASI PTC Hangu
5.	Mr. Gul Habib HC Traffic Khyber Pakhtunkhwa	Mr. Khurshid HC PTC Hangu
6.	Mr. Javed Khan 199 HC Malakand Region	Mr. Kashif Jan 570 IHC FRP Khyber Pakhtunkhwa
7.	Mr. Noor Bangash 2737 Elite Force	Mr. Hamid Zeb 2546 Malakand Region
8.	Mr. Wasi Ullah 46 Traffic Khyber Pakhtunkhwa	Mr. Muhammad Tariq 272 CCP Peshawar

Their nomination forms will be sent shortly.

(SADIQ BALOCH) PSP
AIG Establishment,
For Inspector General of Police,
Khyber Pakhtunkhwa,
Peshawar

Endst: No. & date even.

Copy forwarded for information & necessary action to the:-

All Addl: IsGP in Khyber Pakhtunkhwa.
Commandant Elite Force & PTC Hangu.
DIG of Police Malakand Region, Hazara Region, D.I.Khan Region, Special Branch & Traffic.
Capital City Police Officer Peshawar.
Commandant FRP Khyber Pakhtunkhwa.
DIG Special Branch Khyber Pakhtunkhwa
Director I.T CPO Peshawar
SSP Traffic Peshawar
PSO to IGP Khyber Pakhtunkhwa Peshawar

1. All officers concerned to informed the above officers/officials to bring their two passport size photograph, original NIC, Passport, Medical Fitness Certificate, original service Roll, Service Book to CPO by tomorrow.

Annex-II

GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINISTRY OF RELIGIOUS AFFAIRS
AND INTERFAITH HARMONY
****

No. 2(1)/2019-PW

Islamabad, the 24th May, 2019

The Chief Secretary,
Government of Khyber Pakhtunkhwa,
Peshawar

Subject: SELECTION OF MOAVINEEN-E-HUJJAJ FOR HAJJ-2019

I am directed to refer to Inspector General of Police KP's letter No. 157/SE-I dated 14th February, 2019, on the captioned subject and to say that the following officers / officials are hereby provisionally selected as member Moavineen-e-Hujjaj who may be issued necessary NOC to be deployed in KSA during forthcoming Hajj Operation-2019:

S.#	Name	Father Name	Designation	BS
1	Mr. Shafiullah Khan	Amanullah Khan	SP	17
2	Mr. Saifullah	Mr. Inzar Gul	Comp. opt	16
3	Mr. Fahim Ullah	Mr. Saad Ullah Khan	Senior clerk	14
4	Mr. Faheem Hussain	Mr. Faqir Hussain	Junior Clerk	11
5	Mr. Gul Habib	Mr. Abdul Hameed	HC	9
6	Mr. Javed Khan	Mr. Arzoo Mand	HG	9
7	Mr. Noor Ahmed Shah	Mr. Ahmad Shah	Elite Force	7
8	Mr. Wasi Ullah	Mr. Jehandar Shah	Traffic	7

2. The above successful candidates shall report in Madina-tul-Hujjaj, (Haji Camp), I-14, Peshawar Road, Islamabad on 10th June, 2019 at 0900 hrs for completion of codal formalities preparation of passport and training etc. The selection of said nominees is provisional subject to scrutiny of documents, fulfilling codal formalities and approval of competent authority. Furthermore, the officers / officials on contract or adhoc basis will liable to be considered as rejected.

3. M/o Religious Affairs & Interfaith Harmony reserves the right to cancel the nomination at any stage without assigning any reason.

4. No TA/DA will be paid by this Ministry in this regard.

24.05.2019

(ZAFAR IQBAL)
Section Officer (PW)

Mr. Chairman: Any supplementary?

وزیر صاحب نے اطلاع دی تھی کہ اگر اس سوال کو defer کر دیں، میں شہر سے باہر ہوں۔ آپ جواب دے دیں گے؟ سواتی صاحب جواب دے دیں گے، جی مشتاق صاحب۔

سینیٹر مشتاق احمد خان: جناب چیئرمین! جو جواب آیا ہے، میں اس سے مطمئن ہوں، میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے لیکن ایک تجویز ہے کہ خیبر پختونخوا پولیس نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں بڑی قربانیاں دی ہیں۔ یہ دنیا کی واحد پولیس ہے کہ اس کے کئی DIGs, SPs, DSPs, Inspectors and Police officials بڑے پیمانے پر شہید ہوئے، وہ عوام میں، مساجد میں، بازاروں میں رہے اور بہت قربانیاں دی ہیں۔ ریاستِ پاکستان کو ان کی قربانیوں کو acknowledge کرنا چاہیے اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کے لیے خصوصی طور پر انعامات، medals کا اعلان ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، سینیٹر طلحہ محمود صاحب! آپ کا ضمنی سوال۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب چیئرمین! آٹھ اہلکاروں کے بارے میں لکھا ہے انہیں Hajj Mission 2019 میں منتخب کیا گیا اور انہیں بھیجا جائے گا۔ میری اطلاع کے مطابق پچھلے سالوں میں زیادہ لوگ تھے، یہ بتا سکتے ہیں کہ اس مرتبہ یہ تعداد کیوں کم کی ہے؟

Mr. Chairman: Minister for Parliamentary Affairs.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی (وزیر برائے پارلیمانی امور): جناب چیئرمین! میں کل سے یہاں مشتاق صاحب کے ضمنی سوال کے لیے بیٹھا ہوا ہوں اور وہ جواب سے مطمئن ہو گئے۔ اگر یہ جواب کے Annex-II پر چلے جائیں تو اس میں باقاعدہ لکھا ہوا ہے کہ IGP نے صرف آٹھ لوگوں کے نام بھیجے تھے اور ان کو حج پر بھیج دیا گیا تھا، اگر وہ دس دیں گے تو دس کو بھیجیں گے، اگر بارہ لوگوں کے نام دیں گے تو بارہ کو بھیجیں گے۔ اس تعداد کو وزارتِ مذہبی امور نے کم نہیں کیا بلکہ IGP کی طرف سے جتنے لوگوں کی recommendation آتی ہے، اتنے آدمی جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر جاوید عباسی صاحب۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب والا! میں ضمنی سوال کرنے سے پہلے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وزیر صاحب نے کہا ہے کہ میں پچھلے دو دنوں سے یہاں بیٹھا رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: سینیٹر صاحب! پلیز سوال کریں۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب والا! کیا اب پارلیمنٹ کو بھی پناہ گاہ یا shelter house کے طور پر استعمال تو نہیں کیا جا رہا؟ وزیر صاحب کہتے ہیں کہ ہر سال لوگ Hajj Mission پر جاتے ہیں، وہ بتانا پسند کریں گے کہ یہ کتنی تعداد میں لوگوں کو Hajj Mission پر بھجواتے ہیں؟ ہر صوبے اور Federal Area سے ہر سال کتنے لوگ Hajj Mission پر جاتے ہیں؟

Mr. Chairman: Minister for Parliamentary Affairs.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب والا! مصیبت یہ ہے کہ میرے آنے اور جانے پر بھی انہوں نے پابندی لگا دی ہے۔ یہ نیا سوال لائیں تو ان شاء اللہ انہیں پوری تعداد بتا دی جائے گی۔ سوال صرف خیبر پختونخوا کے بارے میں تھا اور اس کا جواب دے دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ یہ جواب لے کر انہیں پہنچا دیں۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جی بالکل پہنچاؤں گا۔

Mr. Chairman: Next Question No. 21 of Senator Moula Bux Chandio.

سینیٹر مولا بخش چانڈیو صاحب نہیں ہیں، جواب ایوان کے table پر رکھ دیا گیا ہے۔

*Q. No.21. Senator Moula Bux Chandio: Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state:

(a) total number of persons working in SNGPL and SSGPL;
(b) the names, date of appointment and place of domicile of the persons working on contract basis in the said companies; and
(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to regularize the services of the said persons, if so, when?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) A total of 8884 number of persons i.e. 1463 Executives and 7421 Subordinate staff members (on career term) are working in SNGPL.

A total of 6678 number of persons i.e. 2373,

Executives and 4305 workers are working in SSGCL.

(b) List of persons working on contract basis in SNGPL is attached at (Annex-I).

List of persons working on contract basis in SSGCL is attached at (Annex-II).

(c) Contractual staff is engaged on temporary basis to cater for the additional work load, arising from time to time and upon expiry of their engagement term/completion of additional assignment, they are relived. In order to be considered for a career term position, they are mandatorily required to undergo a merit based recruitment process comprising of advertisement in the national press, test & interview and subject to meeting the given recruitment / selection criteria.

Annex-I

Sui Northern Gas Pipelines Limited

List of Executives and Subordinate Staff Engaged on contract basis in SNGPL
An on 13-06-2019.

S.No.	Name	Designation	Present Contract		Domicile
Executives					
1.	Mr. SahirulHasan Khan	Chief Financial Officer	01-04-2019	30-06-2019	Punjab
2.	Mr. Farrukh Jamal Afridi	Officer (Admn)	06-07-1994	Project Term Employee	ex - FATA
3.	Mr. Bilal Tariq	Engineer (Projects)	25-11-2013	Project Term Employee	Balochistan
4.	Zuhaib Hassan	Officer (Projects Land)	21-09-2015	Project Term Employee	Punjab
5.	Mr. Muhammad Usman Malik	Engineer (Projects)	21-09-2015	Project Term Employee	Punjab

* Mr. Saghirul Hassan Khan retired from the Company Services on 31-03-2019. He has been engaged on contract basis with approval of the BoD for a period of three months.

Annex-II

List of Executives working on company Contract.

S.No.	Name	Date of Joining	Domicile
1.	Lt. Col. (R) Muhammad Ayaz	15-05-2013	Punjab
2.	Maj. (R) Aaciph Khan Afridi	13-05-2013	KPK
3.	Maj. (R) Rehman Masood	24-06-2013	Punjab
4.	Lt Col. (R) Tahir Shah	18-06-2014	KPK
5.	Maj. (R) Shujat Hussain	07-07-2014	Punjab
6.	Maj. (R) Muhammad Javed Mazhar	07-07-2014	Sindh-Urban
7.	Lt. Col. (R) Saad Ibnu Hasan	20-10-2014	Sindh-Urban
8.	Lt. Col. (R) Nasir Rehman	20-10-2014	Punjab
9.	Brig.(R) Muhammad Abuzar	20-03-2017	Sindh-Rural
10.	Lt. Col. (R) Asim Baig	03-07-2018	Punjab

Mr. Chairman: Next deferred Question No. 22 of Senator Sirajul Haq.

*Q. No.22. Senator Sirajul Haq: Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state the names of local and foreign companies involved in exploration of oil and other natural resources in the country at present indicating also the dates of agreements made with those companies and share of the Government under those agreements in each case?

Mr. Omar Ayub Khan: Presently, fifty (50) companies (local-15 and foreign-35) are working in exploration and production of oil and gas in the country. The list of companies is attached as Annexure-I.

The details of Agreements (Petroleum Concession Agreements, and Production Sharing Agreements) signed with aforesaid companies along-with shareholding of Government Holdings Private Limited, Provincial Holding Companies and other Joint Venture Partners is attached

as Annexure-II.

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as the Library)

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر سراج الحق: جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ تیل اور پیٹرول کی جو پیداوار پاکستان سے ہوتی ہے اور جو باہر سے درآمد کیا جاتا ہے، کیا ان کی قیمتوں میں فرق ہے یا ایک ہی قیمت پر لوگوں کو دیے جاتے ہیں؟ اس لیے کہ باہر سے آنے والے تیل پر زیادہ خرچ آتا ہے اور ملک میں پیدا ہونے والے تیل پر کم خرچ آتا ہے۔

Mr. Chairman: Minister for Energy.

جناب عمر ایوب خان: جناب چیئرمین! سینیٹر سراج الحق صاحب نے خرچ کی بات کی ہے، ہمارا جو local oil produce ہوتا ہے، اس کے لیے price ascertain کہاں سے شروع ہوتی ہے، well-head سے price ascertain ہوتی ہے، ایک قیمت دی جاتی ہے اور اس کے بعد وہ refineries کو بھیجا جاتا ہے، وہاں ان کے charges and taxes ہوتے ہیں تو ظاہر سی بات ہے کہ local production overall international prices سے کم ہوتی ہے، نمبر ایک۔

پاکستان تیل کا net importer ہے، ہم local refineries کو force کر رہے ہیں کہ وہ deep refining کریں، وہ اپنی technology upgrade کریں، اپنی production کو زیادہ کریں، اس کی وجہ سے ہمارے پاس جو local oil آرہا ہے، ہم اس کو زیادہ petrol and fuel کی شکل میں market میں بیچ سکیں، یہ ایک step ہے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ جہاں تک diesel and petrol کی بات آتی ہے تو OGRA overall regulate کرکے اس کی ایک ہی قیمت مقرر کردیتی ہے۔ اس پر پھر حکومت جہاں اپنی subsidy add کرتی ہے یا petroleum development levy add کرنی ہوتی ہے تو وہ کرتی ہے۔ اس لیے overall consumers کے لیے ایک ہی قیمت ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر نعمان وزیر صاحب۔

سینیٹر نعمان وزیر خٹک: جناب چیئرمین! آپ سب کو پتا ہے اور وزیر صاحب کو بہتر معلوم ہو گا کہ ہم crude oil تقریباً ساڑھے تین لاکھ بیرل روزانہ consume کرتے ہیں، ہماری

local production تقریباً پچاس ہزار بنتی ہے اور باقی import ہوتا ہے، shortage ہے۔ میرا وزیر صاحب سے سوال ہے کہ سابق حکومت کو بھی shortage feel ہوتی تھی، اب آپ کو بھی shortage نظر آتی ہے، سابق حکومت نے کتنے wells drill کیے اور اب ہماری حکومت کتنے کر رہی ہے؟

Mr. Chairman: Minister for Energy.

جناب عمر ایوب خان: جناب چیئرمین! سینیٹر صاحب نے valid question پوچھا ہے۔ میں on the floor of the Senate بات کر چکا ہوں کہ چاہے گیس ہو چاہے تیل ہو، پچھلے دس سالوں میں energy and production کی field میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوا، سینیٹر صاحب جس کی بات کر رہے ہیں کہ drilling field میں incentive نہیں دیا گیا تھا۔ اس وقت ہم نے eight blocks Government to Government allocate کیے ہیں، ہم 18 blocks کے لیے بولی لگا کر دے رہے ہیں اور OGDCL کا target یہ ہے کہ اگلے دو، تین سالوں میں production کو 33 سے بڑھا کر زیادہ کر دیں، almost double سے بھی زیادہ کریں، اس وقت ہماری پوری کوشش ہے۔ جہاں hydro carbon کے areas ہیں، جیسے خیبر پختونخوا کا علاقہ ہے، سینیٹر صاحب جہاں سے تعلق رکھتے ہیں، بلوچستان اور سندھ، پنجاب میں تیل یا گیس کے ذخائر seismic survey کے مطابق نہیں ہیں لیکن باقی تین صوبوں میں ہیں، وہاں ان شاءاللہ آپ دیکھیں گے کہ drilling activity میں اضافہ ہوگا۔

جناب چیئرمین: سینیٹر طلحہ محمود صاحب۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب چیئرمین! اس وقت تقریباً 15 local and 35 foreign companies کام کر رہی ہیں۔ میرا ان سے سوال ہے کہ 35 companies بہت زیادہ ہیں، کیا آپ کے پاس ایسی کوئی تجویز، ایسا programme ہے کہ جس میں local companies کو بڑھایا جائے، انہیں موقع دیا جائے؟ دوسری بات یہ کہ اس وقت ماڑی پور گیس کا کتنا حصہ ہے؟

Mr. Chairman: Minister for Energy.

جناب عمر ایوب خان: جناب چیئرمین! اس میں دو چیزیں یاد رکھیں، پہلی چیز oil and gas exploration بہت ہی زیادہ technical شعبہ ہے، اس میں capital cost required ہوتی ہے۔ اس میں millions of dollars spend ہوتے ہیں، 10, 15, 20, 25 million dollars ایک ایک well پر spend ہو رہے ہوتے ہیں۔ Local companies عموماً partnership کرتی ہیں، کہیں partnership کرتی ہیں کہیں joint venture کرتی ہیں اور جن میں سکت ہوتی ہے وہ خود بھی کر رہی ہیں۔ یہاں local companies خود بھی engaged ہیں اور یہاں foreign companies کا آنا دو وجوہات کی وجہ سے زیادہ ضروری ہے۔ نمبر ایک، وہ یہاں technology لا رہے ہیں۔ نمبر دو، ہماری اپنی manpower train ہو رہی ہے چونکہ ہمارے لوگ Operator سے لے کر اوپر management تک expertise لے رہے ہیں، drilling sites پر جا رہے ہیں۔ ہم data base seismic survey etc., Indigenous استعمال کر رہے ہیں، پاکستان کی مختلف companies ہیں، ہمارے پاس وہ ایک expertise in house develop ہوئی ہے جسے دنیا کی بین الاقوامی کمپنیاں پاکستان سے hire کرکے اس کو استعمال کر رہی ہیں۔

جناب چیئرمین: ماڑی گیس۔

جناب عمر ایوب خان: میں آپ کو ماڑی گیس کے بارے میں بتادوں گا کہ exact gas production کیا ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر مشاہد اللہ خان۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: جناب چیئرمین! میری بات طلحہ محمود صاحب نے کر دی ہے، میں صرف ایک جملہ کہنا چاہتا ہوں، وزیر صاحب بڑے قابل وزیر ہیں۔ انہوں نے سچ بولا ہے کہ اٹھارہ مہینوں میں کوئی drilling نہیں کی۔ میں یہ سوچ رہا تھا کہ جو حکومت عوام کو grill کرنے میں مصروف ہو وہ تیل کی drilling کہاں سے کرے گی۔

Mr. Chairman: Next Question No. 23 of Senator Sardar Shafiq Tareen Sb.

*Q. No.23. Senator Sardar Muhammad Shafiq Tareen: Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state:

(a) whether it is a fact that a scheme for provision of natural gas to villages Gogi, Tangian and Chosar in Ziarat District was approved in 2016 to protect the cutting of valuable forests there;

(b) whether it is also a fact that the said scheme was included in PSDP 2018-19 as an approved scheme with only Rs.100 million allocation; and

(c) whether it is further a fact that under the said scheme neither any tender has been issued nor any amount has been released to launch work on the same so far, if so, the reasons thereof?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) SSGCL has reported that the Company has not received any approval / funds for provision of natural gas to villages Gogi, Tangian and Chosar in Ziarat District till to-date.

(b) SSGCL has reported that the Company has not received any directive for aflocation / release of funds for the said scheme till to-date.

(c) Since, SSGCL has not received any approval / funds for the said scheme, so the question of issuance of tender does not arise.

جناب چیئرمین: سینیٹر سردار شفیق ترین صاحب نہیں ہیں، جواب ایوان کی table پر رکھ دیا گیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 26، سینیٹر سراج الحق۔

*Q. No.26. Senator Sirajul Haq: Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:

(a) the quantum of electricity being produced from hydel, thermal, atomic and other sources separately indicating also the per unit cost of production of the same and the price at which it is supplied to the consumers in the country; and

(b) the amount allocated in the budget for fiscal year 2019-20 for construction of hydel power projects in the country indicating also the names, amount allocated and date of completion of the same in each case?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) The quantum of electricity being generated from various sources and per unit generation cost for FY 2018-19 (July-May) is tabulated below:—

Sorurce	NEO-MkWh	Cost Rs./kWh
Hydel	28,269	5.84
Gas	21,246	9.36
RLNG	24,152	12.58
RFO	7,716	24.79
Coal	14,274	12.37
Nuclear	8,467	8.65
Wind	2,835	19.21
Iran	438	10.02
SPPs	394	10.36
Bagass	860	7.79
Solar	651	22.15
Total	**109,304**	**10.92**

The generation mix and cost varies from month to month and a basket generation cost is charged in each month to DISCOs according to energy received in that particular month.

However, consumers are charged on tariff determined by NEPRA and notified by GoP. The latest tariff determined by NEPRA for FY 2017-18 and notified

by GoP on 01-01-2019. The average per unit price at which electricity is being supplied to the consumers is Rs. 15.53/kWh (as per tariff determined by NEPRA).

(b) Ministry of Water Resources is the appropriate forum to reply in this respect.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر سراج الحق: جناب چیئرمین! میرا سوال ہے کہ خیبر پختونخوا میں بجلی کی پیداوار hydel ہے، اس پر فی یونٹ بہت کم خرچ آتا ہے اور لوگوں سے دوسرے علاقوں کے برابر لیا جاتا ہے۔ سوال یہی ہے کہ اگر کسی صوبے میں فی یونٹ بجلی کا خرچ دو روپے سے زیادہ نہیں ہے تو کیا یہ ظلم نہیں ہے کہ وہاں 18 روپے یا 14 روپے فی یونٹ مہیا کیا جا رہا ہے۔ کیا آپ لوگوں کے ذہن میں یہ منصوبہ ہے کہ جو چیز جہاں پیدا ہوتی ہے اس پر سب سے پہلا حق اس علاقے کے لوگوں کا ہے، تو کیا بجلی کے حوالے سے آپ خیبر پختون خوا کے لوگوں کو قیمتوں میں relief دینا چاہتے ہیں کیونکہ باقی load shedding تو ہمارے لیے تحفہ ہے ہی۔

Mr. Chairman: Minister for Energy please.

جناب عمر ایوب خان: جناب چیئرمین! یہاں پر میں دو چیزیں واضح کرتا چلوں نمبر 1 جس حلقے کو میں نیشنل اسمبلی میں represent کرتا ہوں وہ ضلع ہری پور ہے وہاں کے عوام نے مجھے PTI ticket پر heavy mandate دیا ہے۔ دوسری چیز کہ وہاں پر غازی بروتھا، تربیلا ڈیم اور خان پور ڈیم واقع ہیں، ہم لوگوں نے بھی قربانیاں دی ہیں اور خیبر پختون خوا میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہمارے پاس hydel resources ہیں۔ میں نے جو پہلے سوال میں بات بھی کی تھی کہ سردیوں کے بھی ایسے مہینے آتے ہیں تقریباً نومبر سے onwards march تک اور اس کے بعد shoulder months جنہیں کہا جاتا ہے کہ جہاں پر برف باری کی وجہ سے یا اور وجوہات کی وجہ سے hydel generation بالکل minimum ہو جاتی ہے۔ میں آپ کو مثال دیتا ہوں کہ اگست اور ستمبر کے مہینے میں hydel generation آٹھ ہزار میگا واٹ کو touch کرتی ہے جب کہ winter months یعنی ان دنوں میں یہی پانچ سو میگاواٹ بھی نہیں ہوتی۔ لہٰذا جن مہینوں میں hydel generation نہیں ہو گی تو کیا پنجاب جہاں پر thermal generation ہوتی ہے یا LNG, solar یا alternate energy جو

بلوچستان اور سندھ میں ہوتی ہے، اگر یہ صوبے ہمیں یہ کہیں کہ ہم آپ کو بجلیtransmitہی نہیں کرتے اور پہلے ہم نے خود استعمال کرنی ہے تو ایک تو یہ problemآجاتی ہے۔ دوسری چیز یہ پیش آتی ہے کہ hydel generationمیں جب payment on capacity purchase priceپر ہوچکی ہوتی ہے یعنی کے جس میں depreciation and interest rateشامل ہیں، تربیلا، منگلا یہ سب پرانے پراجیکٹس ہیں اور یہ اس وقت اس لیے سستے ہیں کیوں کہ ان کیcapacity purchase priceمکمل ہوچکی ہے جو کہ دس، بارہ سال کا دورانیہ ہوتا ہے جس کے بعد یہ سستے ہوتے ہیں اور اس سے پہلے ان پر ٹھیک ٹھاک خرچہ ہوتا ہے۔ یہ بڑے پروجیکٹس ہوتے ہیں اور ان پر اربوں ڈالر کے خرچے ہوتے ہیں۔ تیسری چیز جہاں تک فاضل سینیٹر صاحب نے pricing کی بات کی ہے تو میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ ہم لوگ جس کو tariff differential subsidy کہتے ہیں یااس regime میں ہم لوگ چلے گئے تو پھر کیا ہوگا کہ FESCO, Faisalabad Electric, Islamabad Electric, Gujranwala Electric باقی electric companies کے جو صارفین ہیں وہ یہ کہیں گے کیوں کہ جن صوبوں میں بجلی کی deficiency ہیں جہاں پر line losses زیادہ ہوتے ہیں وہ کہیں گے ہم لوگ وہاں پر کیوں بیچیں، ان کا خمیازہ ہم لوگ کیوں بھگتیں؟ تو یہ سب federation کے لیے مناسب نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، شکریہ۔ سینیٹر عثمان خان کاکڑ! ضمنی سوال پوچھ لیں۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: مہربانی جناب چیئرمین! سراج الحق صاحب نے فی یونٹ کا سوال کیا ہے اور یہاں پر kilowattsمیں دیا گیا ہے، میرا یہی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

جناب عمر ایوب خان: مجھے سینیٹر صاحب کی آواز نہیں آئی۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: منسٹر صاحب! سراج الحق صاحب نے آپ سے فی یونٹ خرچے کا سوال کیا ہے اور آپ نے kilowattsمیں جواب دیا ہے۔

جناب عمر ایوب خان: جناب! miles per hourجو ہوتا ہے وہ ہوتا ہی kilowatts hourمیں ہے صرف ایکunit of measureہے، sameہے۔

جناب چیئرمین: Same ہے۔ سینیٹر غوث نیازی. supplementary please.

سینیٹر غوث محمد خان نیازی: شکریہ جناب چیئرمین! یہاں مختلف resources اور ان کی per unit cost لکھی ہے۔ Solar کا 22 روپے 15 پیسے لکھا ہے۔ میرا وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ اب تو ٹیکنالوجی ایڈوانس ہو گئی ہے، دبئی والوں نے اپنی کرنسی کے مطابق 4، 5 روپے فی یونٹ کے حساب سے ایک new technology introduce کروائی ہے۔ کیا آپ کا in future ایسی technology کو پاکستان لانے کا کوئی ارادہ ہے؟ کیوں کہ یہاں بجلی بہت costly ہے اور یہ new technology easily available source ہے۔

Mr. Chairman: Minister for Energy please.

جناب عمر ایوب خان: جناب چیئرمین! میں سینیٹر صاحب کا اس سوال پر مشکور ہوں۔ یہی تو المیہ ہے کہ جو پرانے solar projects اس وقت لگے تھے وہ مہنگے لگے تھے اور یہ ہماری حکومت میں نہیں لگے بلکہ سابقہ حکومتوں میں لگے تھے۔ میں آپ کو اس وقت کے award کردہ ریٹ آپ کو بتاتا ہوں کہ وہ کتنا ہے۔ 22 روپے 15 پیسے per unit rate اس وقت کی سابقہ حکومتوں Peoples Party اور PML(N) میں تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہتا چلوں کہ جس وقت سابقہ حکومتوں میں Cabinet Committee on Energy فیصلہ کر رہی تھی تو ایک طرف، یہ بات آپ غور سے سنیے گا کہ جناب چیئرمین! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ ایک طرف آپ کے پاس 3500, 4000 megawatt اور اس کی قیمت 4.5, 5 cent per unit تھی یعنی 7.5 روپے per unit تھے۔ دوسری طرف یہاں LNG کی قیمت 17.5 روپے per unit تھی۔ سابقہ حکومت نے ان projects کو اس مہنگی گیس کے projects کو ترجیح دی اور وہ 17.5 روپے یونٹ کے پراجیکٹ پر جس سے گیس کی بجلی بنتی ہے اسے لائے اور 7.5 روپے فی یونٹ کے alternate energy renewal projects کو ترک کیا۔ اس وقت جو ریٹ جا رہا ہے ابھی ہماری گورنمنٹ نے۔۔۔ بالکل شکریہ جناب لیڈر آف دی ہاؤس صاحب! اور اس سابقہ حکومت نے مزید ان پراجیکٹس پر پابندی بھی لگائی اور یہ کہا کہ یہ پراجیکٹس pipeline سے کاٹ دیں۔ اس وقت ہم جو ریٹ دے رہے ہیں وہ تقریباً 4 روپے 35 cent per unit پر آ گیا ہے یعنی 7.5 روپے سے بھی نیچے آ رہے ہیں اور آگے جا کر یہ ریٹ مزید گر رہا ہے۔ ہم new

technologyلا رہے ہیں اور میں آپ کو یہ بھی کہتا چلوں کہ ہم جو new alternative energy policyلائے اور اسے CCIسے approve بھی کروایا ہے،اس میں سارے صوبے موجود تھے۔اس پر ہمارا ٹارگٹ کیا ہے، پاکستان تحریک انصاف کا ٹارگٹ یہ ہے کہ 2025 تک ہمارا energy mix تقریباً 20% of energy mixیعنی کہ 8 ہزار میگا واٹ اور اس کے بعد by the year 2030, 30% of energy mixہوگا اور 2025 کے بعد یہ آپ کے لیے ضروری ہے کیوں کہ بلوچستان سے جس طرح چاغی اور اس فیڈر سے تقریباً 8 ہزار میگا واٹ productionہو گی۔

Mr. Chairman: Senator Mushtaq Sahib, supplementary please.

سینیٹر مشتاق صاحب کے supplementaryکا نمبر ہے۔ سینیٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔پہلے آپ یہ بتائیں کہ by turn چلوں یا نہیں؟ جی مشتاق صاحب! آپ سوال کریں۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں۔۔۔۔۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Supplementary please.

اب تشریف رکھیں، آپ نے اپنی turnان کو دے دی ہے۔جی سینیٹر پرویز رشید صاحب۔

سینیٹر پرویز رشید: میں آپ کو وقت دوں گا۔ جناب چیئرمین! مجھے آپ سے درخواست کرنی ہے۔جناب! آپ اس وقت House Custodian ہیں، آپ چیئر کر رہے ہیں۔اگر وزیر صاحب اپنے سوالات کے جوابات میں سابقہ حکومت، سابقہ حکومت، سابقہ حکومت کہہ کر ہم پر ایسی تنقید کریں گے تو جب سابقہ حکومت یہ سب کام کر رہی تھی تو اس وقت یہ خود ہمارے ساتھ تھے، ہمارے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔لہٰذا مجھے جواب دینے کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔ان سے کہیے کہ مہربانی فرما کر سوالوں کے جواب دیں اور سابقہ حکومت نہ کہیں ورنہ حاضر حکومت کے بارے میں بھی گفتگو ہو گی اور ان سے 300 ڈیموں کا پوچھا جائے گا۔

Mr. Chairman: Thank you.

تشریف رکھیں۔جی منسٹر صاحب۔ہاؤس کا ماحول خراب نہ کریں، تشریف رکھیں۔

جناب عمر ایوب خان: سینیٹر صاحب نے بات کی۔الحمدللہ میں نے اس وقت پارٹی سے resign کیا تھااور اس وقت بھی میں elect ہو کر آیا تھااور مجھے کوئی لایا نہیں تھااور اس وقت بھی میں۔۔۔

جناب چیئرمین: شکریہ منسٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔سینیٹر مشتاق صاحب! ضمنی سوال پوچھیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: یہ جو بجلی کا مسئلہ ہے، وزیر صاحب Haripur, KPK سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا تعلق وہاں سے ہے جہاں پر تربیلا ڈیم بھی موجود ہے۔ایک تو سردیوں میں خیبر پختون خوا میں load shedding ہے،دوسرا ہمیں priority نہیں دی جارہی۔ میں Constitution کا آرٹیکل 161 ایوان کے سامنے پڑھنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین:آپ کا supplementary question کیا ہے آپ وہ کریں Constitution سب کو پتہ ہے، سارے جانتے ہیں،آپ نے جو بات پوچھنی ہے وہ پوچھیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: وفاق میں PTI کی حکومت ہے، صوبوں میں PTI کی حکومت ہے، یہ ہمیں KCM (Kazi Committee Methodology) کہتے ہیں کہ Article 161 کے تحت جو 450 ارب روپے خیبر پختون خوا کے net hydel profit کے بنتے ہیں وہ کیوں نہیں دے رہے؟

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! کیوں نہیں دے رہے؟ Minister for Energy please.

جناب عمر ایوب خان: جناب چیئرمین! ہم net hydel profits کے flows بالکل صوبائی حکومت کو دے رہے ہیں۔ہم محمود خان صاحب کے ساتھ،ان کے فنانس منسٹر، تیمور خان جھگڑا صاحب کے ساتھ مسلسل in touch ہیں اور ہم لوگ facilitate کر رہے ہیں۔ آگے بھی دونوں حکومتیں Federal as well as Provincial ہم لوگوں نے ان شاء اللہ اپنے صوبوں کے حقوق کو پورا کرنا ہے۔ سینیٹر صاحب نے درست کہا ہے میرا خود تعلق اس ضلع سے ہے جس نے پاکستان کے لیے قربانیاں دی ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر رانا محمود الحسن صاحب۔ موجود نہیں ہیں۔ جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

*Q. No.27. Senator Rana Mahmood Ul Hassan: Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:

(a) the details of taxes and other duties included in the electricity bills of domestic consumers who consumes 300 or less units of electricity in a month; and

(b) whether it is a fact that average domestic electricity meter consumes more than 300 units in a month, if so, the steps being taken by the Government to provide more relief to such consumers?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) There is no change in electricity cost for consumers consuming 300 units: However following taxes and duties are charged in the electricity bills of domestic consumers who consume 300 or less units of electricity in a month:

- General Sale Tax = @ 17% to all consumers
- Electricity Duty = @ 1.5% to all Consumers
- Finance Costing Surcharge = @43 Paisa per unit (excluding life line consumers)
- Neelum Jhelum Surcharge = @ 10 Paisa per unit (excluding life line consumers)
- TV fees = @ Rs. 35/-

(b) The Category –Wise domestic consumers as on 05/2019;

- Upto 300 units = 20,658,614 Nos.
- Above 300 units = 3,411,806 nos.

Matter regarding provision of more relief to these consumers relate to GoP.

Consumers consuming upto 300 units get subsidized rate and the rates have not been changed.

جناب چیئرمین: سینیٹر کلثوم پروین صاحبہ۔ موجود نہیں ہیں۔ جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

*Q. No.28. Senator Kalsoom Perveen: Will the Ministry of Energy (Power Division) be pleased to state the amount allocated for solarization of agricultural tube wells in Balochistan in the budget for the current fiscal year (2019-20) indicating also the time by which work will be started on the same?

Mr. Omar Ayub Khan: As per the information received, the budget of Rs. 1 billion has been allocated for the project of conversion of existing tube wells in Balochistan to solar power for the current fiscal year. A detailed feasibility study is being carried out by NTDC as required by the Planning Commission for approval of PC-1 of the said project. Based on the said study, the work may be started on solarization of the tube wells.

جناب چیئرمین: سینیٹر سسی پلیجو صاحبہ۔

*Q. No.29. Senator Sassui Palijo: Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state:

(a) the details of oil exploration companies working in the country at present;
(b) whether M/S ExxonMobil is still drilling to explore oil reserves in the deep sea or otherwise; and
(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to allot new blocks in the deep sea for oil exploration to any company, if so, the details thereof?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) Presently, fifty (50) oil and gas exploration companies are working in Pakistan. The detail is attached as Annexure-I.

(b) M/s ExxonMobil has a 25 % participating working interest in offshore Indus-G Block, which is being operated- by M/s Eni Pakistan Limited. An exploration well, namely, Kekra-1, was drilled to the depth of 5,693 m in Indus-G Block and completed on 31-05-2019. Unfortunately the well was dry. Currently M/s ExxonMobil is not drilling any well in the offshore area of Pakistan.

(c) There are twelve (12) Exploration Blocks in Deep / Ultra-deep sea, which would be granted after security clearance from Ministry of Defense. The detail is attached as Annexure-II.

Annexure-I

Details of oil exploration companies working in the country at present

1. AL-Haj Enterprises Private Limited
2. Asia Resources Oil Limited
3. Balochistan Energy Holding Company (Pvt) Ltd
4. Bow Energy Resources (Pakistan) SRL.
5. China ZhenHua Oil Co. Ltd.
6. Dewan Petroleum (Pvt) Limited
7. Eni AEP Limited
8. Eni Pakistan (M) Ltd.
9. Eni Pakistan Ltd.
10. ExxonMobil
11. Frontier Holdings Limited
12. Government Holdings (Private) Limited
13. Gulf Petroleum Exploration Pakistan Ltd.
14. Heritage Oil & Gas Limited
15. Hycarbex American Energy Inc.
16. IPR Trans Oil Corporation
17. Khyber Pakhtunkhwa Oil & Gas Company Limited
18. Kirthar Pakistan B.V.
19. Kuwait Energy Pakistan Limited
20. Mari Petroleum Company Limited
21. MOL Pakistan Oil & Gas Co. B.V.
22. New Horizon Exploration & Production Ltd.
23. Ocean Pakistan Limited
24. Oil & Gas Development Company Limited
25. Orient Petroleum Pty Limited
26. Pakistan Oilfields Limited
27. Pakistan Petroleum Limited
28. Petroleum Exploration (Pvt) Limited

29. PKP Exploration 2 Limited
30. PKP Exploration Limited
31. PKP Kadanwari Limited
32. PKP Kirthar B.V
33. Polish Oil & Gas Company
34. PPL Europe E &P Limited
35. Premier Oil Pakistan Exploration Limited
36. Premier Oil Pakistan Kadanwari Limited
37. Premier Oil Pakistan Kirthar B.V
38. Pyramid Energy International Inc
39. Rally Energy Safed Koh Ltd.
40. Saif Energy Limited
41. Sindh Energy Holding Company (Pvt.) Ltd.
42. Sprint Energy (private) Limited
43. Spud Energy Pty Limited
44. Tallahassee Resources Inc.
45. The Attock Oil Company
46. Trakker Energy (Private) Limited
47. UEP Alpha Ltd.
48. UEP Beta
49. United Energy Pakistan
50. Zaver Petroleum Corporation Limited

Annexure-II

Offshore blocks sent for security clearance

S.No	Block	Area (Sq.Km)
1	2266-9 (Offshore Indus-U)	6294.28
2	2266-8 (Offshore -S)	2129.91
3	2265-4 (Offshore Indus-V)	7377.03
4	2264-1 (Offshore Indus-W)	7270.17
5	2267-1(Offshore-R)	1492.23
6	2366-6 (Eastern Off Indus-A)	2500
7	2365-3 (Offshore Indus-P)	900.36
8	2266-7 (Offshore Indus-O)	833.78
9	2466-7 (Offshore Indus North)	2,466.24
10	2465-3 (Offshore Indus-X)	2,482.83
11	2465-4 (Offshore Indus-Y)	2,482.33
12	2466-6 (Offshore Indus-Z)	2,489.49

Mr. Chairman: Supplementary please.

سینیٹر سسی پلیجو: جناب چیئرمین! میرا supplementary یہ ہے کہ یہ سوال oil exploration سے متعلق تھا اور اس میں مختلف کمپنیوں کے حوالے سے پوچھا گیا تھا۔ Section "C" کے بارے میں انہوں نے جو جواب دیا ہے کہ 12 Blocks میں security clearance کے بعد کام شروع ہوگا۔ اس security clearance پر کتنا وقت لگے گا اور دوسری بات یہ ہے کہ گہرے سمندر میں ہم جو oil exploration کی بات کر رہے ہیں تو وہ areas کونسے ہیں؟ ایک تو ساحل ٹھٹھہ، بدین اور سجاول بھی ہے۔ صوبہ بلوچستان میں بھی ایسے علاقے موجود ہیں لیکن زیادہ تر ہمیں پتا ہے کہ اس وقت کراچی، ٹھٹھہ اور بدین میں کام ہو رہا ہے۔ وہ ساحل بھی ہمیں بتادیں اور اس security clearance پر کتنا وقت لگے گا؟

Mr. Chairman: Minister for Energy please.

جناب عمر ایوب خان: جناب چیئرمین! جہاں تک security clearance کا تعلق ہے یہ جلد آجانی چاہیے۔ اس سمندر کی depth اتنی زیادہ نہیں ہے۔ یہ ساحل سمندر سے تقریباً

20کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہیں۔ جناب چیئرمین! Kekra تقریباً200کلومیٹر دور تھااور اس کی depth بھی بہت زیادہ تھی۔ وہاں پر تقریباً4000فٹ صرف پانی کی depth تھی اور اس کے نیچے پھر تقریباً4000فٹ جانا تھا۔ وہ technicallyایک بہت ہی سخت project تھا۔ یہ projects بھی سخت ہیں کیونکہ offshore drilling by natureوہ financially and technically risky activityہوتی ہے۔ سینیٹر صاحبہ نے سوال پوچھا ہے کہ یہ کن areas میں واقع ہیں۔ جناب چیئرمین! یہ پورے پاکستان کا coastal builtہے۔ جس میں بلوچستان بھی آتا ہے اور سندھ کا ساحل سمندر بھی آتا ہے۔ مختلف blocksہیں۔ وہاں پر ابھی کمپنیاں جاکر دیکھیں گے کہ کونسی جگہ ان کو مناسب لگتی ہے۔ وہاں پر وہdrilling کریں گے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد طلحہ محمود صاحبہ۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب چیئرمین! میں محترم وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پچھلے دنوں ایک بڑی خوشخبری ٹیلی ویژن پر آئی تھی کہ سمندر سے ایک بہت بڑا ذخیرہ دستیاب ہوگیا ہے لیکن اچانک اس پر خاموشی چھا گئی۔ اس میں کیا پراسراریت تھی یا کیا مسئلہ تھا کہ اس کو ختم کر دیا گیا جبکہ بتایا یہ جارہا تھا کہ اس سے پورے ملک کی قسمت تبدیل ہو جائے گی۔ توآخر اس میں کیا مسئلہ پیدا ہوا کہ اس کو بند کر دیا گیا۔

Mr. Chairman: Thank you. Minister for Energy, please.

جناب عمر ایوب خان: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ سینیٹر صاحب کا سوال Kekra Wellپر ہی ہوگا۔ میں یہ confirmکرنا چاہتا ہوں پھر مناسب جواب دوں گا۔ جناب چیئرمین! اس میں جواب دینے کے لیے آپ مجھے صرف دو منٹ کا وقت دیں گے کیونکہ technically یہ ضروری ہے کہ میں آپ کے توسط سے ہاؤس کو اور میڈیا کو یہ بتاسکوں۔ جناب چیئرمین! Kekraکا جہاں تک تعلق ہے Eni and Exxon Mobil نے وہاں پر drillingکی تھی۔ یہ سب سے advance drilling rig آئی تھی۔ اس کے ذریعے انہوں نے drillingکی تھی۔ جس وقت آپ سمندر کے فلور سے نیچے drillingکرتے ہیں تو آپ کے پاس صرف ایک چیز ہوتی ہے جس پر آپ dependکرتے ہیں اور وہ آپ کی technical expertise and dataہیں۔ جب وہ نیچے گئے تو وہاں پر kickآئی تھی یعنی pressure

increase ہوتا ہے۔ یہ دو وجوہات کی وجہ سے increase ہوتا ہے۔ وہاں پر گیس یا تیل آیا ہے یا کئی جگہوں پر پانی آتا ہے۔ اس کی consistency کا تب پتا چلتا ہے کہ جب آپ sample نکالتے ہیں۔ جب وہ اپنے target depth کے نیچے گئے تو وہاں پر اس boring well کے اندر ان کو جو kick نظر آئی اس کا sample جب اٹھا کر انہوں نے چیک کیا تو پتا لگا کہ گو کہ ان کا target area ٹھیک تھا جو اپنے حساب سے وہاں پر drill کر رہے تھے لیکن وہاں پر پانی کی seepage تھی۔ وہ salt water تھا نہ کہ کوئی گیس وغیرہ تھا۔ hydrocarbon کے بہت کم deposits تھے۔ ان کو molecules نظر آ رہے تھے۔ General area یہی تھا۔ اس سے پہلے 1960 میں یہاں سے تقریباً 200 کلومیٹر West کی طرف دور drilling ہوئی تھی۔ باقی جگہوں پر بھی drilling ہوئی تھی۔ یہ ایک high risk and high return activity ہوتی ہے۔ اس کے لیے exact science نہیں ہے ورنہ دنیا کے ہر ملک کو یہ چیز مل رہی ہوتی۔ لہٰذا ان کمپنیوں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی۔ بدقسمتی سے وہ results ہمیں نہ ملے جو ہم یا وہ کمپنیاں expect کر رہی تھیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر مولا بخش چانڈیو صاحب۔

سینیٹر مولا بخش چانڈیو: جناب چیئرمین! آپ کی مہربانی۔ میں تو پہلے منسٹر صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ بڑے ذہین اور قابل آدمی ہیں اور بڑی دانائی کے ساتھ جواب دیتے ہیں۔ بہت ہی کم لوگ ان کو گرفت میں لاتے ہیں۔ ہم سب ان کی قابلیت پر ان کو داد دیتے ہیں۔ ایک جملہ کہہ کر پھر میں اپنا سوال پوچھتا ہوں۔ انہوں نے بجلی کے متعلق بھی اسی انداز سے بڑی بڑی کتابی باتیں بتا کر کہا کہ لوڈشیڈنگ ختم ہو گئی ہے اور ہم منافع میں جا رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! یہ میرا سوال نہیں ہے میں صرف آپ کو مطلع کر رہا ہوں۔ لوڈشیڈنگ ختم نہیں ہوئی ہے۔ سندھ میں لوڈشیڈنگ کی قیامت ہے۔ میرے اپنے شہر اور علاقے میں چار چار اور چھ چھ گھنٹے light نہیں ہوتی۔ ہم افسران کو بھی بتا رہے ہیں۔ آپ نے جو دعوے کیے ہیں ان میں سے ایک بھی سچا نہیں نکلا۔ میں صرف آپ کو بتا رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: ضمنی سوال پوچھیں۔

سینیٹر مولا بخش چانڈیو: میرا ضمنی سوال ہے کہ آپ نے سارے مہربانوں کے نام لکھے ہیں جو آپ نے contractپر لیے ہیں۔ لیفٹیننٹ کرنل، میجر اور بریگیڈیئر سب کے نام لکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو زندگی دے۔ ان کے بغیر تو ہم چل نہیں سکتے۔ میں تو فخر محسوس کرتا ہوں لیکن دوسری بات یہ ہے کہ ان کے علاوہ کوئی سویلین ایسا نہیں تھا کہ وہ اس محکمے میں آ سکتا۔ چلیں نہیں ہوگا۔ تو اب آپ سے میرا سوال ہے کہ ان افراد کے پاس اس کام سے متعلقہ ڈگریاں ہیں یا ان کے لیے آپ نے کہیں ٹریننگ کا اہتمام کیا ہے؟

جناب عمر ایوب خان: یہ کونسا سوال ہے؟

جناب چیئرمین: یہ سوال نمبر کونسا ہے؟

سینیٹر مولا بخش چانڈیو: یہ تو آپ نے مجھے پھر پریشان کر دیا ہے۔ یہ سوال نمبر 21 ہے۔

جناب چیئرمین: اس وقت ہم سوال نمبر 29 پر ہیں۔ تشریف رکھیں۔ یہ سوال ہو چکا ہے۔ جی، منسٹر صاحب۔

جناب عمر ایوب خان: جی، میرے پاس جواب موجود ہے۔ میں چانڈیو صاحب کا اس وقت انتظار کر رہا تھا مگر چانڈیو صاحب تشریف نہیں لائے۔ میں نے سوال کے بارے میں اس لیے پوچھا کہ جب تک آپ سوال announce نہیں کریں گے وہ ہوگا ہی نہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں اس وقت تو چانڈیو صاحب موجود ہی نہیں تھے۔ وہ questionتو ویسے ہی چلا گیا ہے۔

جناب عمر ایوب خان: جناب چیئرمین! اگر آپ حکم دیں گے تو میں جواب دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: اس questionکا وقت تو ویسے ہی ختم ہو گیا ہے۔ سینیٹر عبدالرحمٰن ملک صاحب! جی، ضمنی سوال۔

سینیٹر عبدالرحمٰن ملک: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں معزز وزیر صاحب سے سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ قوم کی hopesبڑھا دی جاتی ہیں اور hopesجب نیچے گرتی ہیں تو تکلیف ہوتی ہے۔ ہم نے سنا، آپ نے سنا اور پوری قوم نے سنا کہ ہمارے ہاں اتنا تیل نکلے گا کہ باہر سے لوگ نوکریاں کرنے آئیں گے۔ ہم بہت آگے جا رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! میرا وزیر صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے

کہ جس کسی نے یہ disinformationآپ کو دی ہے کیا ان کے خلاف آپ نے کوئی actionلیا ہے؟ نمبر ایک۔

آپ نے scientifically بات کی ہے۔ Oil and Mineralsکی productions seismic valueسے determine ہوتی ہے۔ Has Pakistan taken any steps before taking such a venture?کیا وہ اس میں جاتے ہیں۔ Scientifically seismic value useکیے ہیں۔ اگر کیے ہیں تو وہ Kekra projectکے لیے استعمال ہوئی۔ اگر استعمال ہوئی ہے تو اس کی ڈگری کیا تھی اور اس کی depthکیا تھی؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب۔

جناب عمر ایوب خان: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ Kekra کا جہاز جو Eni and Exxon Mobil لایا تھا۔ دنیا میں اس طرح کے بہت کم Rigs ہوتے ہیں۔ سمندر میں جب drilling activityہو رہی تھی تو یہ جہاز کھڑا تھا تو اس کا کوئی لنگر نہیں تھا کیونکہ depth تقریباً 4000فٹ نیچے تھی۔ لنگر اس depthمیں جا نہیں سکتا تھا۔ GPS positionکے ساتھ اس کے output motorsتھے۔ یہ جہاز اپنی position one Centimetreتک maintain کرتا تھا۔ جس وقت گہرے سمندر میں لہریں آتی تھیں یا movementہوتی تھی وہ اپنی depth maintain کرتا تھا۔ آپ کے سوال کا پہلا جواب یہ ہے۔ اس levelکی technologyاستعمال ہوئی۔ دوسری چیز جو سائز میں dataاستعمال کیا گیا، The most advance available dataاستعمال کیا گیا۔ کمپنی نے اپنا پیسا داؤ پر لگایا ہوا تھا، وہ ایک multi-national company تھی، انہوں نے اپنے boardsکو جواب دہ ہونا ہوتا ہے لہٰذا بہترین companiesتھیں۔

Hopesکے بارے میں، Technologiesکے بارے میں سینیٹر صاحب نے بات کی، تو یہ میں بات کرتا جاؤں گا کہ جب بارش ہوتی ہے تو پانی آتا ہے، جب زیادہ بارش ہوتی ہے تو زیادہ پانی آتا ہے تو اس طرح کی انہوں نے جو بات کی۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں، تشریف رکھیں، ایوان کا ماحول خراب نہ کریں۔

Question Hour is over, the remaining Questions and their printed replies placed on the Table of the House shall be taken as read.

*Q. No.30. Senator Rana Mahmood Ul Hassan: Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:

(a) the details of complaints, received through the Pakistan Citizens Portal regarding the matters concerning the Power Division and departments under its administrative control since the inception of the portal; and

(b) whether it is a fact that a number of the said complaints have not been resolved so far, if so, the reasons thereof indicating also the steps being taken by the Government to resolve the same at the earliest?

Mr. Omar Ayub Khan: (a & b) The details a complaints received through the Pakistan Citizens Portal regarding the matters concerning the Power Division and departments under its administrative control is attached as Annexure-I.

ANNEX-I

Reply Part (a)								Reply of Part (b)
COMPANAY-WISE DETAIL /STATUS OF PMDU COMPLAINTS								Reply of Part (b)
Sr. #	Company	Total Complaints	New	In progress	Resolved	Escalated	Super Escalated	Reasons / Steps taken to resolve the complaints
1	LESCO	31446	350	95	31001	0	0	There is no pending complaint in respect of LESCO which is in Escalated or Super Escalated category. All the PMDU complaints are being resolved within allocated time-frame. As regards the steps taken by the Government, the field officers and other concerned officers have strictly been directed to ensure timely resolution of PMDU complaints failing which disciplinary action will be taken against the non-compliant officers.
2	GEPCO	14006	356	57	13593	0	0	97.48% complaints have been resolved. Inprocess complaints will be adressed/resolved within prescribed time period.
3	FESCO	22574	100	12	22462	0	0	Nil
4	IESCO	29549	298	43	29203	5	0	Nil
5	MEPCO	39300	472	88	38740	0	0	Inprocess complaints will be adressed/resolved within prescribed time period.
6	PESCO	30073	1069	677	28327	0	0	Replies are awaited and in some complaints bifurcation and inquiry required to resolve the issue of the complaint, due to that reason the complaints are under process.
7	HESCO	16269	32	369	15857	11	0	There is no complaint regarding Escalated/Super Escalated lying pending HESCO.
8	SEPCO	10634	144	18	10471	1	0	Only 16 Nos. complaints are in-progress and will be resolved in due course of time. The time line for resolving the complaints on Citizen Portal is 20 to 40 days.
9	QESCO	2431	32	74	2323	2	0	The complaints are tired to be resolved in due time.
10	TESCO	377	1	64	312	0	0	Nil
11	NTDC	873	9	71	768	19	6	As of now, NTDC has resolved 88% complaints received on Pakistan Citizen Portal. Presently, 95 complaints are in progress for resolution in which 46 are escalated which are being scrutinized from all aspects required by PMDU before responding to the complainants/citizens. These complaints will also be responded within prescribed period.
12	GHCL	279	12	6	261	0	0	Inprocess complaints will be adhered / resolved within prescribed time period.
13	PEPCO	271	18	10	243	0	0	Inprocess complaints will be adhered / resolved within prescribed time period.
14	AEDB	141	10	10	131	0	0	Inprocess complaints will be adhered / resolved within prescribed time period.
15	NEECA	6	0	0	6	0	0	
16	PPIB	63	0	3	60	0	0	Inprocess complaints will be adhered / resolved within prescribed time period.
Total		198,292	2,903	1,597	193,758	38	6	

*Q. No.31. Senator Rana Mahmood Ul Hassan: Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) the details of complaints received through the Pakistan Citizen Portal regarding the matters concerning the Ministry of Housing and Works and its attached departments since the inception of the portal; and

(b) whether it is a fact that a number of the said complaints have not been resolved so far, if so, the reasons thereof indicating also the steps being taken by the Government to resolve the same at the earliest?

Chaudhary Tariq Bashir Cheema: (a) The details of complaints received through the Pakistan Citizen Portal regarding the matter concerning the Ministry of Housing & Works and its attached departments are enclosed at Annex-I.

(b) It is not a fact that a number of complaints have not been resolved so far. The complaints received on respective Dashboards are processed/ resolved on day to day basis.

Government of Pakistan
Ministry of Housing & Works
****

Subject:- **SENATE STARRED QUESTION NO. 31 MOVED BY RANA MEHMOOD UL HASSAN, SENATOR.**

S.No.	Ministry/ Departments	Total Complaints	New Complaints	In progress	Resolved	Escalated	Super Escalated
1.	Ministry of Housing & Works	175	-	5	170	-	-
2.	Estate Office, Islamabad.	388	32	16	340	2	-
3.	Pak PWD	690	1	13	676	-	-
4.	National Housing Authority	1	1	-	-	-	-
5.	F.G.E Housing Authority	5160	-	7	5153	-	-
6.	PHA Foundation	322	3	1	318	-	-
7.	National Construction Limited	17	-	-	17	-	-

*Q. No.32. Senator Dr. Jehanzeb Jamaldini: Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state the details of increase made in electricity tariff during the last one year with month wise breakup; indicating also the reasons for the same?

Mr. Omar Ayub Khan: Consumer End Tariff was notified by the Federal government w.e.f March 23, 2018, which remained notified till December 31, 2018. Afterwards, a new tariff was notified by the Federal government w.e.f. January 01, 2019, which is still applicable. Category wise comparison of tariff notified by the Federal Government w.e.f. March 23, 2018 vis a vis tariff notified w.e.f. January 01, 2019 showing percentage increase is attached as Annexure-I.

Annex-I

Description	Fixed Charges	Notified Tariff 22-03-2018	Notified Tariff 01-01-2019	% Increase in Tariff
		Tariff Payable by Consumers Notified w.e.f. 22 March, 2018	Tariff Payable by Consumers Notified w.e.f. January 01, 2019	
		Variable Charges		
	Rs./ kW/M	Rs./ kWh		
Residential				
Up to 50 Units		2.00	2.00	0%
For peak load requirement less than 5 kW				
01-100 Units		5.79	5.79	0%
101-200 Units		8.11	8.11	0%
201-300 Units		10.20	10.20	0%
301-700Units		16.00	17.60	10%
Above 700 Units		18.00	20.70	15%
For peak load requirement exceeding 5 kW				
Time of Use (TOU) - Peak		18.00	20.70	15%
Time of Use (TOU) - Off-Peak		12.50	14.38	15%
Temporary Supply		22.26	20.84	(6%)
Total Residential				
Commercial - A2				
For peak load requirement less than 5 kW		18.00	18.00	0%
For peak load requirement exceeding 5 kW				
Regular	400	16.00	19.68	23%
Time of Use (TOU) - Peak		18.00	21.60	20%
Time of Use (TOU) - Off-Peak	400	12.50	15.63	25%
Temporary Supply		22.35	18.39	(18%)
Total Commercial				
General Services-A3		14.75	17.56	19%
Industrial				
B1		14.50	12.28	(18%)
B1 Peak		18.00	15.84	(14%)
B1 Off Peak		12.50	10.28	(18%)
B2	400	14.00	11.78	(18%)
B2 - TOU (Peak)		18.00	15.78	(18%)
B2 - TOU (Off-peak)	400	12.29	10.07	(18%)
B3 - TOU (Peak)		18.00	15.78	(18%)
B3 - TOU (Off-peak)	360	12.20	9.98	(18%)
B4 - TOU (Peak)		18.00	15.78	(18%)
B4 - TOU (Off-peak)	360	12.10	9.88	(18%)
Temporary Supply		19.86	13.36	(32%)

Total Industrial				
Single Point Supply for further distribution				
C1(a) Supply at 400 Volts-less than 5		15.00	18.68	25%
C1(b) Supply at 400 Volts-exceeding 5	400	14.50	18.18	25%
Time of Use (TOU) - Peak		18.00	21.60	20%
Time of Use (TOU) - Off-Peak	400	12.50	15.00	20%
C2 Supply at 11 kV	380	14.30	17.98	26%
Time of Use (TOU) - Peak		18.00	21.60	20%
Time of Use (TOU) - Off-Peak	380	12.30	14.80	20%
C3 Supply above 11 kV	360	14.20	17.88	26%
Time of Use (TOU) - Peak		18.00	21.60	20%
Time of Use (TOU) - Off-Peak	360	12.20	14.70	20%
Total Single Point Supply				
Agricultural Tube-well - Tariff D				
Scarp		12.00	15.68	31%
Time of Use (TOU) - Peak		15.00	18.60	24%
Time of Use (TOU) - Off-Peak	200	8.85	11.35	28%
Agricultual Tube-wells	200	11.50	5.35	(53%)
Time of Use (TOU) - Peak		10.35	5.35	(48%)
Time of Use (TOU) - Off-Peak	200	8.85	5.35	(40%)
Total Agricultural				
Public Lighting - Tariff G		15.00	18.68	25%
Residential Colonies - Tariff H		15.00	18.68	25%
Railway Traction Tariff I		15.00	18.68	25%
Tariff K - AJK	360	12.23	15.90	30%
Time of Use (TOU) - Peak		18.00	21.60	20%
Time of Use (TOU) - Off-Peak	360	12.20	14.70	20%
Tariff K -Rawal Lab		15.00	18.68	25%
Sub-Total				

'In addition the Federal Government vide SRO.12(I)/2019 dated January 01, 2019 notified that payment for the industrial consumers of all XWDISCOs & K-Electric be reduced Rs.3/kWh which shall be inclusive of any downward revision of Fuel Price Adjustment notified from time to time. Further to rationalize the payments for zero rated industrial consumer, XWDISCOs and K-Electric are to receive from such zero rated industrial consumer per above, it is hereby notified that payment from such zero rated industrial consumer shall be reduced upto the rate of 7.5 cent /kWh (inclusive of special relief package)

'' In the tariff notified w.e.f. March 22, 2018 differntial tariff for Category J was notified, however, for the purpose of comparison average has been used.

*Q. No.33. Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh: Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state;

(a) the number of hydro power projects completed in the county since 2010 indicating also the number of 'run of the river' projects out of the same with location wise break up;

(b) whether it is a fact that Pakistan has only utilized 16.25% of its total hydro power potential so far; and

(c) whether the Government has identified the areas / locations with hydro power potential in the country including Azad Jammu and Kashmir and Gilgit Balochistan, if so, the details thereof?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) Since 2010 following two private hydropower projects of 231 MW cumulative

power generation capacity have been completed through PPIB. Both these are run of river hydropower projects:

S.No.	Name of Project & location	Capacity	Completed on
1)	New Bong Escape Hydropower Project on River Jhelum at 7 km Downstream Mangla Dam, Azad Jammu & Kashmir.	84	23.03.2013
2)	Patrind Hydropower Project on Kunhar River (at tributary of River Jhelum), Muzaffarabad, AJ&K	147	08.11.2017

(b) Currently, the total installed capacity of hydropower in the country is 9,769 MW which is 16.28% of the total estimated hydro power potential of around 60,000 MW.

(c) It is estimated that Pakistan has hydropower potential of about 60,000 MW. It is estimated that the power generation potential of 21,125 MW lies in the Gilgit-Baltistan while 6,450 MW in Azad Jammu & Kashmir.

*Q. No.34. Senator Dr. Jehanzeb Jamaldini: Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:

(a) the number of electricity transformers which got damaged or went out of order in Sub-Division Moro-I, SEPO during the period from June, 2018 to June 2019;

(b) the number of the said transformers which were repaired during that period in the said Sub-Division indicating also the expenditure

incurred on the same and the source through which those expenditure were met in each case; and

(c) the number of electricity transformers presently under maintenance in the said Sub-Division indicating also the date since which the same were taken for maintenance in each case?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) 22 No. transformers were damage in Operation Sub-Division. SEPCO Moro-I during the period from 06/2018 to 06/2019 which were placed. The detail is as under:-

Transformer (Nos)				
25KVA	50KVA	100KVA	200KVA	Total
01	0	09	12	22

(b) The number of transformer repaired during June, 2018 to June 2019 indicating expenditure incurred and the source through which the same was met:

Name of Workshops	No. of transformers	Cost of Repairs (Rupees)	Expenditure Head
Pakistan WAPDA Foundation Workshop Sukkur	22	3,082.649	Maintenance (From SEPCO own sources)

(c) At present, no transformer is damaged under repair in the said Sub-Division.

*Q. No.202. Senator Muhammad Talha Mahmood: Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state:

(a) the details of increase or decrease made in the

prices of petroleum products in international market since January, 2018; and

(b) the details of increase or decrease made in the prices of petroleum products in the country since January, 2018 with date wise breakup?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) Requisite information is attached at Annex-I.

(b) Requisite information is attached at Annex-II to Annex-V, indicating increase/decrease in the country's oil prices.

The year wise oil pricing trend of Petrol/diesel and weight of tax thereon prevailed at the time when sale prices 'were at higher and lower stage during each Financial Year (FY) 2013-14 to 2018-19, are given below for further clarification:

MS (Petrol)

Year	**Highest** Sale Price during the FY (Rs/Liter)	% age of tax on sale price		**Lowest** Sale Price during the FY (Rs/Liter)	% age of tax on sale price
2013-14	Rs. 113.24	22%		Rs.101.77	24%
2014-15	Rs. 107.97	23%		Rs. 70.29	35%
2015-16	Rs. 77.79	24%		Rs. 62.77	40%
2016-17	Rs. 74.00	32%		Rs. 64.27	34%
2017-18	Rs. 91.96	24%		Rs. 96.50	33%
2018-19	Rs. 112.68	27%		Rs. 90.38	33%

HSD(Diesel)

Year	**Highest** Sale Price during the FY (Rs/Liter)	% age of tax on sale price		**Lowest** Sale Price during the FY (Rs/Liter)	% age of tax on sale price
2013-14	Rs. 116.00	25%		Rs.106.76	26%
2014-15	Rs. 109.34	27%		Rs. 80.61	40%
2015-16	Rs. 87.11	36%		Rs. 71.12	57%
2016-17	Rs. 83.00	41%		Rs. 72.52	43%
2017-18	Rs. 105.31	35%		Rs. 77.40	43%
2018-19	Rs. 126.82	34%		Rs. 106.57	30%

Details of increase or decrease data in international market in prices of petroleum products (on monthly average basis) since December 2017 to May 2019

Annex-I

Month/ F'Night	MS 92 ($/Barrel)	MS 95 ($/Barrel)	Naphtha ($/Ton)	Fuel Oil ($/Ton)	Kerosene ($/Barrel)	Diesel ($/Barrel)	Crude Oil ($/Barrel)	Ex. Rate Rs./US $
Dec,17	70.85	73.01	566.62	355.11	73.34	73.12	62.63	105.48
Jan,18	74.34	76.30	585.70	371.94	79.28	79.46	67.69	110.64
Feb,18	72.36	75.21	542.70	362.22	78.34	76.32	64.78	110.65
Mar,18	71.81	74.67	550.25	361.30	77.44	76.06	64.55	112.23
Apr,18	75.73	78.78	580.78	384.83	83.08	81.85	69.05	115.69
May,18	82.67	85.02	645.57	429.08	88.09	87.94	75.24	115.71
Jun,18	79.57	81.66	618.76	437.53	85.32	85.13	75.35	118.98
Jul,18	78.46	80.43	630.21	446.99	85.56	84.06	75.43	124.72
Aug,18	79.86	82.25	632.36	438.06	85.52	85.63	74.27	124.17
Sep,18	85.14	87.17	663.33	445.05	89.64	90.88	78.34	124.34
Oct,18	84.57	86.66	673.68	485.29	93.35	94.85	81.30	130.25
Nov,18	66.66	68.38	517.18	437.90	82.80	81.71	69.10	133.64
Dec,18	55.69	57.69	448.21	354.09	69.13	67.12	59.52	138.67
Jan,19	56.18	58.10	444.20	356.89	68.72	68.42	59.37	139.02
Feb,19	61.23	63.08	488.33	400.06	75.22	75.53	64.87	138.79
Mar,19	69.90	71.54	524.08	417.40	77.85	78.68	67.54	139.39
Aprl,19	76.17	78.06	556.29	419.50	80.52	80.74	71.77	141.39
May,19	72.90	72.76	535.41	408.34	79.93	80.50	71.54	145.28
June,19	63.16	64.86	453.38	371.34	72.54	72.67	63.91	153.29
July,19	68.90	71.37	490.30	413.82	76.22	76.48	66.06	159.89
Aug,19	64.51	67.90	447.39	347.95	73.12	73.32	62.43	158.77
Sep,19	66.68	71.78	467.24	384.34	75.48	75.25	63.13	156.57
Oct, 19	65.27	71.29	471.86	285.15	72.74	73.96	61.99	156.31
Nov, 19	67.93	72.80	498.12	236.78	72.32	72.85	65.12	155.69
Dec, 19	67.98	71.59	527.45	241.47	74.54	75.11	68.14	155.22

Details of month wise ex-depot sale prices of petroleum products since January 2018 to June 2019

Annex-II

A) Price Break-up of MS (Petrol)

Rs./Litre

Date	Ex-Refinery Price	Custom Duty	Petroleum Levy	Distributtion Margin	Delaers Commission	Inland Freight Equalization Margin	Sales Tax	Ex-Depot Sale Price
01-Jan-18	47.96	1.95	10.00	2.55	3.35	3.87	11.85	81.53
01-Feb-18	50.27	2.05	10.00	2.55	3.35	4.01	12.28	84.51
01-Mar-18	53.42	2.17	10.00	2.55	3.35	3.78	12.80	88.07
01-Apr-18	49.11	2.00	10.00	2.55	3.35	3.77	15.22	86.00
01-May-18	54.40	2.21	10.00	2.55	3.35	3.75	11.44	87.70
01-Jun-18	59.79	2.59	9.85	2.55	3.35	3.83	5.74	87.70
12-Jun-18	59.79	2.59	10.00	2.55	3.35	3.83	9.85	91.96
01-Jul-18	61.87	3.15	10.00	2.64	3.47	3.91	14.46	99.50
08-Jul-18	61.87	3.15	10.00	2.64	3.47	3.91	10.20	95.24
01-Aug-18	64.61	3.30	9.68	2.64	3.47	3.28	8.26	95.24
01-Sep-18	62.50	3.19	9.68	2.64	3.47	3.30	8.05	92.83
01-Oct-18	66.12	3.34	9.99	2.64	3.47	3.27	4.00	92.83
01-Nov-18	74.32	3.78	6.15	2.64	3.47	3.26	4.21	97.83
01-Dec-18	66.16	3.37	9.81	2.64	3.47	3.28	7.10	95.83
01-Jan-19	52.04	2.65	14.00	2.64	3.47	2.95	13.22	90.97
01-Feb-19	51.22	2.60	14.00	2.64	3.47	3.32	13.13	90.38
01-Mar-19	54.40	2.77	12.12	2.64	3.47	3.99	13.50	92.89
01-Apr-19	62.55	3.18	8.95	2.64	3.47	3.73	14.37	98.89
01-May-19	69.85	3.55	14.15	2.64	3.47	3.29	1.94	98.89
05-May-19	69.85	3.55	14.00	2.64	3.47	3.29	11.62	108.42
01-Jun-19	72.85	3.71	13.76	2.64	3.47	3.29	12.96	112.68
01-Jul-19	68.41	3.48	15.00	2.64	3.47	3.31	16.37	112.68
01-Aug-19	72.09	3.67	15.00	2.64	3.47	3.84	17.12	117.83
01-Sep-19	68.41	3.48	15.00	2.64	3.47	3.79	16.45	113.24
01-Oct-19	66.40	3.38	17.18	2.64	3.47	3.72	16.45	113.24
01-Nov-19	69.62	3.54	15.00	2.64	3.47	3.37	16.60	114.24
01-Dec-19	69.04	3.51	15.00	2.81	3.70	3.37	16.56	113.99
01-Jan-20	70.95	3.61	15.00	2.81	3.70	3.59	16.94	116.60

Annex-III

B) Price Break-up of HSD (High Speed Diesel)

Rs./Litre

Date	Ex-Refinery Price	Custom Duty	Petroleum Levy	Distributtion Margin	Delaers Commission	Inland Freight Equalization Margin	Sales Tax	Ex-Depot Sale Price
1-Jan-18	50.88	6.22	8.00	2.41	2.67	1.46	18.27	89.91
1-Feb-18	55.09	6.74	7.90	2.41	2.67	1.55	19.47	95.83
1-Mar-18	56.89	6.96	8.00	2.41	2.67	1.52	20.00	98.45
1-Apr-18	54.34	6.65	8.00	2.41	2.67	1.58	20.80	96.45
1-May-18	55.96	6.85	8.00	2.41	2.67	1.57	21.30	98.76
1-Jun-18	62.12	8.24	7.48	2.41	2.67	1.49	14.35	98.76
12-Jun-18	62.12	8.24	8.00	2.41	2.67	1.49	20.38	105.31
1-Jul-18	67.07	8.89	8.00	2.64	2.93	1.55	28.23	119.31
8-Jul-18	67.07	8.89	8.00	2.64	2.93	1.55	21.86	112.94
1-Aug-18	68.35	9.13	7.89	2.64	2.93	1.63	20.37	112.94
1-Sep-18	63.77	8.53	7.89	2.64	2.93	1.59	19.22	106.57
1-Oct-18	67.06	8.94	7.62	2.64	2.93	1.51	15.87	106.57
1-Nov-18	77.02	10.21	6.51	2.64	2.93	1.53	12.10	112.94
1-Dec-18	73.58	9.75	7.94	2.64	2.93	1.34	12.76	110.94
1-Jan-19	58.54	7.76	18.00	2.64	2.93	1.31	15.50	106.68
1-Feb-19	55.27	7.34	22.00	2.64	2.93	1.00	15.50	106.68
1-Mar-19	65.24	8.64	13.99	2.64	2.93	1.80	16.19	111.43
1-Apr-19	70.26	9.32	13.58	2.64	2.93	1.64	17.06	117.43
1-May-19	70.50	9.35	17.37	2.64	2.93	1.13	13.51	117.43
5-May-19	70.50	9.35	18.00	2.64	2.93	1.13	17.77	122.32
1-Jun-19	77.29	10.24	18.00	2.64	2.93	1.13	14.59	126.82
1-Jul-19	75.64	10.03	16.03	2.64	2.93	1.12	18.43	126.82
1-Aug-19	78.15	10.36	18.00	2.64	2.93	1.14	19.25	132.47
1-Sep-19	72.45	9.61	20.00	2.64	2.93	1.04	18.47	127.14
1-Oct-19	71.78	9.53	20.76	2.64	2.93	1.03	18.47	127.14
1-Nov-19	74.50	9.88	18.00	2.64	2.93	0.95	18.51	127.41
1-Dec-19	72.39	9.59	18.00	2.81	3.12	0.94	18.16	125.01
1-Jan-20	73.89	9.79	18.00	2.81	3.12	1.16	18.49	127.26

Annex-IV

C) Price Break-up of SKO (Superior Kerosene Oil)

Rs./Litre

Date	Ex-Refinery Price	Custom Duty	Petroleum Levy	Distributtion Margin	Delaers Commission	Inland Freight Equalization Margin	Sales Tax	Ex-Depot Sale Price
31-Jan-00	50.78		5.86	1.58		2.46	3.64	64.32
02-Mar-00	55.97		5.80	1.58		2.24	4.59	70.18
30-Mar-00	55.55		6.00	1.58		2.22	11.11	76.46
30-Apr-00	55.73		5.89	1.58		2.15	11.11	76.46
30-May-00	61.56		6.00	1.58		2.17	8.56	79.87
30-Jun-00	65.17		5.35	1.58		2.55	5.23	79.88
11-Jul-00	65.17		6.00	1.58		2.55	9.04	84.34
30-Jul-00	64.77		6.00	1.58		2.61	12.74	87.70
06-Aug-00	64.77		6.00	1.58		2.61	9.00	83.96
30-Aug-00	69.39		5.81	1.58		2.43	4.75	83.96
30-Sep-00	68.96		5.81	1.58		2.42	4.73	83.50
30-Oct-00	72.28		5.85	1.58		2.56	1.23	83.50
30-Nov-00	78.68		2.43	1.58		2.53	1.28	86.50
30-Dec-00	71.90		5.80	1.58		2.58	1.64	83.50
30-Jan-01	61.31		6.00	1.58		2.03	12.06	82.98
02-Mar-01	61.21		7.00	1.58		0.56	11.96	82.31
30-Mar-01	67.07		2.53	1.58		2.59	12.54	86.31
30-Apr-01	69.65		2.88	1.58		2.22	12.98	89.31
30-May-01	72.90		5.98	1.58		2.23	6.62	89.31
03-Jun-01	72.90		6.00	1.58		2.23	14.06	96.77
30-Jun-01	74.34		6.00	1.58		2.23	14.31	98.46
1-Jul-19	71.37		8.51	1.58		2.69	14.31	98.46
1-Aug-19	78.45		6.00	1.58		2.72	15.09	103.84
01-Sep-19	74.52		6.00	1.58		3.00	14.47	99.57
01-Oct-19	75.92		4.98	1.58		2.62	14.47	99.57
01-Nov-19	73.20		6.00	1.58		2.28	14.12	97.18
01-Dec-19	72.51		6.00	1.58		2.26	14.00	96.35
01-Jan-20	74.73		6.00	1.58		2.69	14.45	99.45

Annex-V

D) Price Break-up of LDO (Light Diesel Oil)

Rs./Litre

Date	Ex-Refinery Price	Custom Duty	Petroleum Levy	Distributtion Margin	Delaers Commission	Inland Freight Equalization Margin	Sales Tax	Ex-Depot Sale Price
01-Jan-18	49.52		2.85	1.61		1.09	3.30	58.37
01-Feb-18	54.40		2.90	1.61		0.90	4.49	64.30
01-Mar-18	50.34		3.00	1.61		0.86	9.49	65.30
01-Apr-18	50.89		2.77	1.61		0.78	9.25	65.30
01-May-18	56.37		3.00	1.61		0.77	7.10	68.85
01-Jun-18	63.38		2.37	1.61		0.81	0.68	68.85
12-Jun-18	63.38		3.00	1.61		0.81	6.19	74.99
01-Jul-18	63.72		3.00	1.61		0.82	11.76	80.91
08-Jul-18	63.72		3.00	1.61		0.82	6.22	75.37
01-Aug-18	69.02		2.90	1.61		1.09	0.75	75.37
01-Sep-18	69.62		2.90	1.61		1.08	0.75	75.96
01-Oct-18	73.18		0.30	1.61		0.87	-	75.96
01-Nov-18	79.80		0.30	1.61		0.73	-	82.44
01-Dec-18	71.77		2.93	1.61		0.74	0.39	77.44
01-Jan-19	59.37		3.00	1.61		0.36	10.94	75.28
01-Feb-19	60.52		2.00	1.61		-	10.90	75.03
01-Mar-19	63.49		0.77	1.61		0.40	11.27	77.54
01-Apr-19	66.44		0.02	1.61		0.77	11.70	80.54
01-May-19	68.94		2.58	1.61		0.76	6.65	80.54
05-May-19	68.94		3.00	1.61		0.76	12.63	86.94
01-Jun-19	70.37		3.00	1.61		0.76	12.88	88.62
1-Jul-19	70.61		2.77	1.61		0.75	12.88	88.62
1-Aug-19	77.96		3.00	1.61		0.78	14.17	97.52
01-Sep-19	73.02		3.00	1.61		0.91	13.35	91.89
01-Oct-19	70.97		5.06	1.61		0.90	13.35	91.89
01-Nov-19	67.12		3.00	1.61		1.20	12.40	85.33
01-Dec-19	64.66		3.00	1.61		1.18	11.98	82.43
01-Jan-20	66.39		3.00	1.61		1.23	12.28	84.51

*Q. No.203. Senator Muhammad Talha Mahmood: Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state:

(a) the details of profit earned or loss suffered by the OGDCL since July, 2015 with year wise breakup; and

(b) the steps being taken by the Government to improve the financial position and performance of OGDCL?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) Year-wise breakup of profit earned is as under:

(Rs. in Million)

	FY-2015-16	FY-2016-17	FY-2017-18	FY-2018-19	1Q 2019-20
Net Profit/(Loss)	59,971	63,803	78,736	118-386	27,316

(b) Steps taken to improve the financial position and performance of OGDCL is attached at Annexure-A.

Annexure-A

Steps taken by the Government to improve the financial position and performance of the Company:

Under the auspices and guidance from GoP, Ministry of Energy and DGPC, OGDCL is actively focused on exploratory endeavors coupled with maintaining conservative financial framework to deliver up-stream growth and improved profit margins in the future. In this regard, the Company will continue its investment in seismic data acquisition, drilling campaigns and processing/re-processing of seismic data to identify prospective areas that could offer commercial oil and gas reserves. Moreover, the Company also seeks suitable farm-in/farm-out opportunities and acquisition of

concessions wherein business low cost operator status comes into play for the purpose of reserves accretion and production enhancement.

In addition to the above, OGDCL is committed to spearhead Country's E&P sector by utilizing advance technology and best reservoir management practices to drive productivity improvements and supply hydrocarbon products efficiently and sustainably to meet rising oil and gas demands of the nation. Moving on, the Company will strive accelerate the pace of bringing new oil and gas reserves in production in shortest possible time in tandem with relying on state-of-the-art oil recovery methods to narrow down impact of natural decline in mature producing fields.

In an effort to boost productivity, OGDCL will carry on planned development activities at Nashpa and Mela fields to enhance oil, gas and LPG production. Furthermore, the Company looks to further strengthen value driven partnerships with JV partners having complementary skills and technological edge to explore new oil and gas reserves and optimize production, efficiently and cost effectively. The Company has also entered into strategic partnership with Gazprom International, MOL and KUFPEC.

In line with its ambitious E&P plan, OGDCL will continue to invest in its human resource by providing regular training and development through arranging workshops, seminars and conferences. Moreover, safety and environmental stewardship coupled with respect and care for the environment and systematic management of business risks is also high on the Company's radar. While

pursuing aforesaid goals and objectives, OGDCL remains steadfast to carry on CSR activities through investment in the areas of education, health, water supply, donations and sponsoring sport activities in the Country.

*Q. No.204. Senator Muhammad Talha Mahmood: Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state:

(a) the volume/quantity of gas being provided to CNG stations in the country on daily basis;
(b) whether it is a fact that the rate at which CNG is being sold varies from province to province, if so, the reasons thereof; and
(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to fix a flat rate of CNG for all the provinces, if so, when?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) The volume/ quantity of natural gas being supplied to CNG stations in the country is approximately 170-180 MMCFD.

(Natural gas = 130 MMCFD & RLNG = 40~50 MMCFD)

(b) The natural gas tariff for CNG sector fixed by OGRA is Rs. 1283/mmbtu. However, for Punjab RLNG is being supplied to CNG Sector at a rate of RLNG notification by OGRA from time to time which is US$. 10.4822 per mmbtu for the month of January 2020.

(c) The consumer price of CNG is deregulated and currently there is no provision in OGRA Ordinance, 2002 to regulate / fix the consumer price of CNG.

*Q. No.205. Senator Chaudhary Tanvir Khan: Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:

(a) whether it is a fact that a proposal has been made for establishment of 300 MW coal power plant in Gwadar, if so, the estimated cost, expected date of initiation and completion of work on the same; and

(b) the measures proposed to be taken to protect environment from pollution to be caused by the said plant?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) Yes, a proposal has been made for establishing a 300 MW power project at Gwadar.

- The Project is being developed under China Pakistan Economic Corridor (CPEC).
- The project initiation has taken place on issuance of LOI in favour of China Communication Construction Company (CCCC) on 26th May 2017.
- NEPRA has approved a cost of US$ 399.43 million for the power project.
- The project is expected to be completed by last quarter of 2022.

(b) The current Project configuration and location are based on the findings and recommendations of the comprehensive Environmental and Social Impact Study and is fully compliant with all the relevant Government of Pakistan, Government of Balochistan, World Bank / IFC and Chinese environment standards.

Balochistan Environmental Protection Agency (BEPA) has accorded its Environmental Approval to the Project on 6th July 2018.

*Q. No.206. Senator Mushtaq Ahmed: Will the Minister

for Energy (Power Division) be pleased to state:

(a) the details of Thar Coal Power Project indicating also the estimated cost, capacity and expected date of completion of the same;

(b) the expenditure incurred on the said project so far with head wise break up; and

(c) whether any embezzlement has been found in the expenditure of the said project, if so, the details of persons responsible for the same and action taken against them?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) Private Power and Infrastructure Board (PPIB) is processing Six (6) Thar coal based power projects with a cumulative capacity of 3,630 MW and a 100% Private Sector Investment amounting to 5.34 Billion USD.

(b) All Power projects processed by PPIB are developed in IPP mode with 100% Private Sector Investment.

(c) PPIB, being facilitator of private sector power projects (IPPs) is neither aware of any case of embezzlement in expenditure for Thar coal power projects, nor of any action taken in that regard.

*Q. No.207. Senator Mushtaq Ahmed: Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:

(a) whether any quota for provision of electricity to Khyber Pakhtunkhwa has been prescribed, if so, the details thereof; and

(b) whether electricity is being supplied to the said province according to that quota?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) There is no fix quota for provision of electricity to Khyber Pakhtunkhwa. All the

provinces / DISCOs are being supplied electricity as per their respective demand from the National Grid.

(b) As stated above, Khyber Pakhtunkhwa is being supplied electricity as per its respective demand. However, Khyber Pakhtunkhwa could not utilize its demanded Power due to high AT&C losses and Distribution Network Constraints.

*Q. No.208. Senator Mushtaq Ahmed: Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state:

(a) whether it is a fact that SNGPL and SSGCL are diverting their line losses to the consumers in the shape of overbilling, if so, the details of overbilling done by those companies during the last one year; and

(b) whether any facility of adjustment in gas bills has been provided to the consumers by the said companies during that period, if so, the details thereof?

(c) amount of line losses of SNGPL and SSGCL at present?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) Both the utility Companies i.e. SNGPL and SSGC have reported that they are not diverting their line losses to their consumers in the shape of overbilling. At present, the OGRA allows certain percentage of losses as UFG in the annual revenue requirement of Companies. Any loss over this percentage is borne by the Companies.

(b) SNGPL has reported that recently an exercise regarding verification of pressure factor applied in the bills is in process. In case any anomaly is observed at site, same is being rectified by allowing appropriately

adjustment/ reversal to consumers.

SSGC has reported that the Company reviews the complaint and after having proper justification, provides appropriate adjustment / facility, whenever needed.

(c) Unaccounted For Gas (UFG) figures of gas utility companies for FY 2017-18 are as under:

Company	Volumetric loss (MMCF)	Amount (Rs. In Million)
SNGPL	49,982	17,649
SSGCL	70,579	26,130

*Q. No.209. Senator Sirajul Haq: Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state:

(a) the details of fluctuations registered in the prices of crude oil in international market during the period from 1st July, 2018 to 30th June, 2019;

(b) the increase or decrease made in the prices of petroleum products in the country during the said period; and

(c) whether it is a fact that the increase made in the prices of petroleum products in the country is more than the increase registered in the prices of crude oil in international market during that period, if so the reasons thereof?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) Requisite information is detailed at Annexure-I.

(b) Requisite information is detailed at Annexure-II.

(c) No. The prices of petroleum products in the country are linked with the International Arab Gulf market prices which fluctuate on daily basis and not in

the control of Government. Accordingly, the domestic oil prices are increased /decreased by including notified taxes and other cost components incurred on the supply of oil across the country. Despite this the Government takes steps from time to time for providing relief to the consumers by adjusting the hike in international oil prices through reduction in the rate of taxes.

The year wise oil pricing trend of Petrol/diesel and weight of tax thereon prevailed at the time when sale prices were at higher and lower stage during each Financial Year (FY) 2013-14 to 2018-19, are given below for further clarification:

MS (Petrol)

Year	**Highest** Sale Price during the FY (Rs/Liter)	% age of tax on sale price	**Lowest** Sale Price during the FY (Rs/Liter)	% age of tax on sale price
2013-14	Rs. 113.24	22%	Rs.101.77	24%
2014-15	Rs. 107.97	23%	Rs. 70.29	35%
2015-16	Rs. 77.79	24%	Rs. 62.77	40%
2016-17	Rs. 74.00	32%	Rs. 64.27	34%
2017-18	Rs. 91.96	24%	Rs. 96.50	33%
2018-19	Rs. 112.68	27%	Rs. 90.38	33%

HSD(Diesel)

Year	**Highest** Sale Price during the FY (Rs/Liter)	% age of tax on sale price	**Lowest** Sale Price during the FY (Rs/Liter)	% age of tax on sale price
2013-14	Rs. 116.00	25%	Rs.106.76	26%
2014-15	Rs. 109.34	27%	Rs. 80.61	40%
2015-16	Rs. 87.11	36%	Rs. 71.12	57%
2016-17	Rs. 83.00	41%	Rs. 72.52	43%
2017-18	Rs. 105.31	35%	Rs. 77.40	43%
2018-19	Rs. 126.82	34%	Rs. 106.57	30%

Annex-I

Arab Gulf Market Average Monthly Prices

Month	Crude Oil ($/Barrel)	Ex. Rate Rs./US $
Jun,18	75.35	118.98
Jul,18	75.43	124.72
Aug,18	74.27	124.17
Sep,18	78.34	124.34
Oct,18	81.30	130.25
Nov,18	69.10	133.64
Dec,18	59.52	138.67
Jan,19	59.37	139.02
Feb,19	64.87	138.79
Mar,19	67.54	139.39
Aprl,19	71.77	141.39
May,19	71.54	145.28
June,19	63.91	153.29

Annex-II

Ex-Depot Sale Prices of Petroleum Products (Rs./Litre)

Date	MS	Kerosene	HSD	LDO
1-Jul-18	99.50	87.70	119.31	80.91
8-Jul-18	95.24	83.96	112.94	75.37
1-Aug-18	95.24	83.96	112.94	75.37
1-Sep-18	92.83	83.50	106.57	75.96
1-Oct-18	92.83	83.50	106.57	75.96
1-Nov-18	97.83	86.50	112.94	82.44
1-Dec-18	95.83	83.50	110.94	77.44
1-Jan-19	90.97	82.98	106.68	75.28
1-Feb-19	90.38	82.31	106.68	75.03
1-Mar-19	92.89	86.31	111.43	77.54
1-Apr-19	98.89	89.31	117.43	80.54
1-May-19	98.89	89.31	117.43	80.54
5-May-19	108.42	96.77	122.32	86.94
1-Jun-19	112.68	98.46	126.82	88.62
1-Jul-19	112.68	98.46	126.82	88.62

*Q. No.210. Senator Sirajul Haq: Will the Federal Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state:

(a) the increase made in the prices of gas for domestic, commercial and industrial consumers separately during the last one year; and

(b) the overall effect of the said increase on the gas bills of domestic consumers indicating also the reasons of that increase for them?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) Attached at Annex 'A'.

(b) In the current billing mechanism the benefit of one previous slab is available to domestic consumers (residential use) in line with the practice being followed for electricity consumers. With one slab benefit, the effective increase in bill would be a lesser percentage than the nominal increase in the rate. The tariff for consumers above $4hm^3$ and bulk domestic consumers remains unchanged at Rs. 1,460/MMBTU and Rs. 780/MMBTU respectively. The main reason for sale price revision of natural gas is that the SSGCL and SNGPL were selling gas at a sale price which was lower than their prescribed price (revenue required to operate including cost of gas). This situation caused an unprecedented revenue shortfall of Rs. 143 billion for SNGPL & Rs. 24 billion for SSGCL. Furthermore the objective of the Government is to gradually bring the gas tariff closer to the cost of supply for most consumers while protecting the low end consumers. This is necessary for the long term sustainability of gas sector. Under the current tariff regime 90% consumers upto $3hm^3$ are being subsidized.

Annex A

Sale/Consumers Prices

Sectors	w.e.f. 27.09.18
DOMESTIC	
Upto 0.5 hm^3 per month	121
Upto1 hm^3 per month	127
Upto 2 hm^3 per month	264
Upto 3 hm^3 per month	275
Upto 4 hm^3 per month	780
Upto 5 hm^3 per month	1,460
Over 5 hm3 per month	1,460
COMMERCIAL	980
INDUSTRIAL	780

Sectors	w.e.f 01.07.2019
DOMESTIC	
Upto 0.5 hm^3 per month	121
Upto1 hm^3 per month	300
Upto 2 hm^3 per month	553
Upto 3 hm^3 per month	738
Upto 4 hm^3 per month	1,107
Above 4 hm^3 per month	1,460
COMMERCIAL	1,283
INDUSTRIAL	1,021

*Q. No.211. Senator Sirajul Haq: Will the Minister for Water Resources be pleased to state whether it is a fact that the underground water level has decreased drastically in the country, if so, the steps taken / being taken by the Government in this regard?

Mr. Muhammad Faisal Vawda: Due to increase in population and lack of surface water storage, excessive extraction of ground water has resulted in constantly decreasing of groundwater drastically in the country.

Surface water and rainfall are the only sources for groundwater recharge. Therefore, additional reservoirs are required to supply water to groundwater stressed areas.

WAPDA has prepared a comprehensive plan to store flood water during high flow season and utilize the same during lean season.

- In last decade, WAPDA has completed Mangla Dam Raising (2.88 MAF), Gomal Zam Dam (0.892 MAF), Satpara Dam (0.053 MAF) and Darawat Dam (0.089 MAF) to store water.
- While Diamer Basha Dam (6.4 MAF), Mohmand (Munda) Dam (0.676 MAF) and Nai Gaj Dam (0.16 MAF) are at implementation stage.
- WAPDA is also planning to construct Kurram Tangi Dam Stage-II (0.90 MAF), Chiniot Dam (0.85 MAF), Shyok Dam (5.0 MAF), Akhori Dam (6.0 MAF), Kalabagh Dam (6.1 MAF), Dudhnial Dam (1.00 MAF), Skardu Dam (3.20 MAF) and Sindh Barrage (2.00 MAF) to cope with the issues of water shortage in the country.

*Q. No.213. Senator Rana Mahmood Ul Hassan: Will the Minister for Law and Justice be pleased to state:

(a) the details of complaints received through the Pakistan Citizens Portal regarding the matters concerning the Ministry of Law and Justice and its attached departments since the inception of the portal; and

(b) whether it is a fact that a number of the said complaints have not been resolved so far, if so, the reasons thereof indicating also the steps being taken by the Government to resolve the same at the earliest?

Dr. Muhammad Farogh Naseem: (a) Total 417 actionable complaints were received on the Citizen Portal of Secretary Law and Justice up to 8th January, 2020. 395 complaints have been disposed of, 22 complaints are in progress and in the relevant sections of Ministry of Law and Justice for reply. The report of the citizen portal's Dashboard of Secretary Law and Justice is appended.

(b) It is not a fact for reason stated above.

*Q. No.214. Senator Rana Mahmood Ul Hassan: Will the Minister for Religious Affairs and Inter-Faith Harmony be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Pakistani pilgrims faced difficulties regarding transport, availability of tents and food during the five days of actual hajj i.e. from 8th to 13 Zilhaj during Hajj, 2019, if so, the details thereof;

(b) whether the said issue was taken up with the concerned authorities of Hajj, if so, the details thereof also the remedial steps taken / being

taken by the Government in this regard;

(c) the criteria and procedure laid down for hiring of maktabs for Hujjaj; and

(d) whether any post evaluation of the said maktabs is conducted, if so, the details thereof?

Mr. Noor-ul-Haq Qadri: (a) The Pakistani Hujjaj faced some problems, during Hajj days from 8th to 13th Zilhajj. Those complaints were immediately, taken up with the Saudi authorities for redressal. It may be informed that all arrangements including transport, tents and food etc. for the Hujjaj during stay at Mashaa'rs is the responsibility of Saudi Makatibs.

(b) Those complaints were taken up with Chairman Moassassah South Asia vide letter dated 16-08-2019, 18-08-2019, 19-08-2019, 20-08-2019, 21-08-2019, 02-09-2019 and 04-09-2019 for strict necessary action against concerned Makatib as annexed.

In response, reportedly administration of two Makatab has been suspended.

(c) Moassassah South Asia (M/o Hajj & Umrah, KSA) allocates Makatabs to Pakistan, India Bangladesh, Afghanistan etc as per country quota. The Makatibs are allocated by the Moassassah, keeping in view, location to ensure a balance, so that all the countries get a fair chance of utilizing train, nearness to Jamarat and Old Mina.

(d) Moassassah South Asia (M/o Hajj & Umrah, KSA) has its own performance appraisal system to evaluate performance of the Makatibs. Office of the Pilgrim Affairs of Pakistan (OPAP) forward all the

complaints raised by Pakistani Hujjaj to Moassassah South Asia for redressal and necessary action.

Office of the Pilgrim Affairs of Pakistan (OPAP) has requested to Moassassah South Asia (M/o Hajj & Umrah KSA) not to allocate those Makatab that performed poorly during Hajj–2019.

Annexure

No.1(1)/2019-D.G(H)

مکتب شؤون حجاج پاکستان

OFFICE OF PILGRIM AFFAIRS PAKISTAN
P.O.Box 182
JEDDAH 21411
Dated: August 18, 2019

Subject: **PROBLEMS/ISSUES FACED BY HUJJAJ DURING MASHA'IR DUE TO NEGLIGENCE/MISMANAGEMENT BY THE MAKATIB.**

Dear Brother,

I would like to congratulate the Kingdom of Saudi Arabia for a completely safe, largely well managed and well-coordinated Hajj operation 1440. I would also like to appreciate efforts of the Moassasah South Asia for its all-out efforts to make stay of our Hujjaj pleasant and comfortable during pre-Hajj period as well as Masha'ir days. Our hujjaj also commend the new steps taken by the KSA and Moassasahto facilitate their arrival and stay here in Makkah.

2. As you know, Masha'ir is the most stressful and important phase of the Hajj operation, and it is understandably quite difficult one to manage. But we always try together to make it less demanding for the guests of Allah, the Almighty. I appreciate the cooperation and efforts of Moassasah South Asia in this regard but would also like to pinpoint some of the Makatib performance which was either pathetic or less satisfactory on different counts including food, drinking water, allied services, space, transport, cleanliness and attitude towards Hujjaj. Their slackness could have damaged reputation of your organization, our Mission and the KSA had you not intervened timely in some of the cases where Hujjaj started agitation after their failure to impress the management of the Makatib to improve their services. The broader list of low performing Makatib includes 10, 13, 72, 80, 81, 82, 84, 87, 88, 89, 90, 93, 94, 95, 96, 97, 98, 100, 102, 106, 108 and is indicated where our Hujjaj faced severe problems during Masha'ir days.

3. I would like to reiterate our earlier stance that the operations of the Makatib during Masha'ir are opaque. Most of the Makatib try to provide good services but many of them take it as an opportunity to make their day. In this regard, we had requested earlier as well and now reiterate that our Moavineens may be accommodated in the Makatib for close coordination with the Makatib staff, facilitation in provision of services like food, transport, space, etc being provided to our Hujjaj, and for well-being and welfare of ourHujjaj.

4. The issues faced during Masha'ir are as mentioned below:

- **Food:**
    - It was submitted earlier as well that "ready to eat" packed food is not to the liking of our Hujjaj. Further,packed food of Indian make was provided to our Hujjaj which generated their resentment despite our highlightingclearly that our Hujjaj tend not to accept Indian made food for religious and national reasons. To add fuel to the fire,some of the food was near to expiry (e.g. Hujjaj with Maktab 108 complained supply of made in India and near to expiry food).

- Quality, quantity and schedule of food supply was inappropriate in some of Makatib.Many a times, after standing in the queue for food, the hujjaj were told that the food has finished. Hujjaj reported they were taking food from the tents of other countries or from shops outside the tents.
- Food wasreportedly not provided at all by some Makatib, especially before movement to Arafat or Muzdalfa.
- Menu of food was repetitive in some Makatib which created genuine concerns and doubts among the Hujjaj for being provided stale food or leftover from previous servings (e.g. Hujjaj with Maktab 80 complained supply of same food in lunch & dinner).

- **Drinking Water:**
  - In a few cases, unhygienic tap water was provided by some Makatib and in others, substandard bottled water (e.g. Hujjaj with Maktab 80 complained availability of only tap water).
  - Shortage of water was also reported by Hujjaj in some Makatib (e.g. Hujjaj with Maktab 93 complained scarcity of water).
  - Disposable glasses were not available.
- **Tentage-Space, Services and Cleanliness:**
  - There were severe issues pertaining to services in the newly and hurriedly built Makatib which generated a lot of ill will and bad perception amongst the Hujjaj. Had the tents been established well in time and their services, tested well before the Masha'ir days, the constant electricity failure would have been avoided.
  - Our Hujjaj are averse to bunk bed due to cultural reasons, health and age profile. It would be more appropriate that the Makatib given to us should not have bunk bed arrangement.
  - Either the tents were overcrowded or space was not provided at all. Tents were packed.
    - Due to limited space, Hujjaj stayed in the open sky, and had to sleep in corridors and in the front of Washrooms (e.g. Hujjaj with Maktab 90 were shifted by Moassassah to Maktab 33& 65).
    - Moreover, in a few cases male and female Hujjaj were living in same tents (e.g. H[illegible] with Maktab 94 sent videos of the occasion).
    - Some of the tents were also occupied by Hujjaj from other countries.
  - There were serious and large scale complaints of cleanliness in tents, washrooms and corridors.
  - In some tents, there was inadequate cooling system, not functioning properly.At times faulty air coolers were repaired after hours
- **Management Attitude:**
  - Management of some Makatib was not responding to the genuine complaints of Hujjaj.

- The catering staff was reported to be ill-mannered and non-accommodating.
- Instances of rude behavior of the management have been reported by Hujjaj and our staff.

- **Transport:**
  - Overall transportation mechanism was comparatively better managed this time, however during Arafat-Muzdalfa movement, there were some issues of long delays in second trips, time of travel, quality of buses and inadequacy of transport due to mis-management of Makatib.

5. It is requested and would be highly appreciated if necessary actions may be taken in this regard so that similar incidents can be avoided in the future.

6. It will be pertinent to mention that the Kingdom and its relevant institutions spend billions of Saudi Rialson infrastructure and put all out efforts to facilitate Hujjaj, and earn good will of Muslim Ummah which is highly regarded and appreciated but this investment must not be allowed to be spoiled by some inefficient or non-responsive Makatib.

With best regards,

(Dr. Sajid Yoosufani)
(Director General, OPAP)

The Chairman,
Moassasah South Asia,
Makkah Mukarramah.

*Q. No.215. Senator Rana Mahmood Ul Hassan: Will the Minister for Religious Affairs and Inter-Faith Harmony be pleased to state:

(a) the names, designations, names of departments and age of the persons who have been selected for duty as Movinain in Hajj, 2019;

(b) the names, designations, names of departments and age of the said persons who have been selected for that duty more than thrice in violation of the policy approved by the Cabinet for Hajj, 2019 indicating also the reasons for the same;

(c) the names authority which relaxed the said policy of the Cabinet, in respect of Hajj duty by those persons; and

(d) whether the said authority had powers to relax that policy approved by the Cabinet, if so, the details thereof?

Mr. Noor-ul-Haq Qadri: (a) Detail of moavineen for Hajj-2019 are placed at (Annex-A).

(b) On the recommendation of DG (Hajj), Jeddah and Director (Moavineen) repeater Moavineen as per Annex-B were selected keeping in view their vast experience and to train fresh Moavineen for next Hajj operation. However, above referred repeaters would not be considered in future for any Hajj operation at KSA.

(c) As clarified In para "B" above no such violation was made.

(d) As clarified in Para "C" above.

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library)

*Q. No.216. Senator Syed Muhammad Sabir Shah: Will the Minister for Water Resources be pleased to state whether it is a fact that heavy traffic passes on the Ghazi Brotha Barrage which may cause damage to it, if so, whether there is any proposal under consideration of the Government to stop the passing of heavy vehicles on the same?

Mr. Muhammad Faisal Vawda: • Bridge is properly designed for heavy traffic and serving accordingly since commissioning in the year 2003. So far, no damage is noticed.

• There is no such proposal for stoppage of heavy traffic from GBHP WAPDA Bridge connecting Ghazi

(Haripur) and Topi Swabi).

*Q. No.217. Senator Sassui Palijo: Will the Minister for Water Resources be pleased to state:

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to construct Sindh Barrage on River Indus, if so, the details thereof; and

(b) whether the Government has consulted the Government of Sindh and other stakeholders about the said proposal, if so, the details thereof?

Mr. Muhammad Faisal Vawda: (a) Sindh Barrage Project is proposed on Indus River 180 Km downstream Kotri & 45 Km upstream Indus River outfall into Arabian Sea. The Project is envisaged with the objectives to prevent sea intrusion, improvement in mangrove growth, flood mitigation, improve ecology of Indus River downstream of Kotri, augmenting irrigation supplies for southern part of Sajawal and Thatta, ground water recharge, drinking water supply for major cities and towns in project vicinity, recreation / tourism and socio-economic uplift of the area.

PC-II for Feasibility Study of Sindh Barrage was approved by DDWP and Administrative Approval issued by Ministry of Water Resources on 17-12-2019. Accordingly, Feasibility Study has been initiated.

(b) A briefing under the chairmanship of Chief Minister Sindh held on 23-08-2019, wherein it was unanimously agreed to undertake the Feasibility Study & implementation of the Project by WAPDA, Further, on the recommendation of Govt. of Sindh, a Technical

Committee comprising of the stakeholders has been constituted for the Project study.

*Q. No.218. Senator Syed Muhammad Sabir Shah: Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to refer to Senate starred Question number 23 replied on 5th October, 2018 and state the time by which gas will be provided to the area from Char Bagh to Showind, Tehsil Razar, District Swabi?

Mr. Omar Ayub Khan: SNGPL has reported that area from Charbagh to Showind is situated in Union Council Cheknodeh and Tarakai, which are included in those Union Councils for which the project has been approved & an amount of Rs. 600 Million out of Rs. 813 Million has been transferred to SNGPL. Furthermore, work on Phase-I of Cheknodeh and Tarakai is in progress. Whereas request for Job Numbers of Phase-II for remaining areas of these Union Councils including the areas of Charbagh to Showind are also under process. After approval of the Job Numbers, provision of gas to the above localities will be started and is expected to be completed in the next year, subject to unforeseen circumstances.

*Q. No.219. Senator Gianchand: Will the Minister for Water Resources be pleased to state whether the 5% quota reserved for minorities in appointments is being implemented by the Ministry of Water Resources, if so, the number of persons appointed in the Ministry against the said quota during the last five years with grade wise break up?

Reply not received.

*Q. No.220. Senator Gianchand: Will the Minister for

Energy (Power Division) be pleased to state:

(a) whether the transmission line from Thar Coal Power Project to National Transmission Grid at Mitiari has been completed, if so, the expenditure incurred on the same;

(b) the present status of work on the Thar Coal Power Plant indicating also its capacity and the time by which the same will become functional; and

(c) whether the people of Thar will be provided electricity from the said power plant, if so, the steps taken for the same so far?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) A 500kV Quad -Bundle Transmission Line (247 km long) has been constructed and commissioned by NTDC as 31-07-2018 for evacuation of power from 330x2MW Engro-Thar Coal-Fired Power Plant (CFPP) through existing AC transmission network. The expenditure incurred on construction or this line KR 16,465,825,832 (approximately).

(b) PPIB is processing six (06) power projects based on thar coal having a cumulative capacity of 3,630 MN./ Out of these, 660 MW Thar coal based Engro Powergen Project has already been commissioned suppling electricity while others are at various stages of implementation. Details thereof is placed at Annex-I.

(c) Power from Coal-Fired Power Plants in Thar Blocks-I & II will be injected into the national grid utilizing the ± 660kV Matiari-Lahore HVDC Transmission Line (880 km long) for further dispatch to different load centers in all parts of country through DISCOs including Thar area as

well. Direct provision of power from plants is not possible.

ANNEX-I

THAR COAL BASED POWER PROJECTS

S. No	Project Name	Location	Capacity (MW)	Expected Commercial Operation Date
1.	Engro Powergen Thar Coal Power Project	Thar Block-II, Sindh	660	Achieved COD on 10th July 2019
2.	Lucky Electric Thar Coal based Power Project	Karachi, Sindh	660	March 2021 (Under Construction)
3.	Hub Thar coal based Power Project	Thar Block-II Sindh	330	March 2021 (Under Financial Close)
4.	ThalNova Thar coal based Power Project	Thar Block-II Sindh	330	March 2021 (Under Financial Close)
5.	Siddiqsons Thar Coal based Power Project	Thar Block-II, Sindh	330	March 2022 (Under Financial Close)
6.	Shanghai Electric Thar Coal based Power Project	Thar Block-I, Sindh	1,320	February 2023 (Under Financial Close)
		Total (MW)	3,630	

*Q. No.221. Senator Moula Bux Chandio: Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:

(a) the rules/ guidelines laid down for suspension of an officer in WAPDA, NTDC, PEPCO, and DISCOs separately indicating also the period for which an officer can be kept suspended;

(b) whether an officer of the said departments is required to attend the office and, mark his attendance during his suspension period, if so, the details of relevant rules in this regard;

(c) the details of allowances admissible to an officer of those departments during suspension period; and

(d) the rules laid down for initiation of legal action against a suspended officer of the said departments indicating also the legal status of

disciplinary action initiated against a suspended officer after the lapse of 90 days of suspension?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) As per Rule-5 (Inquiry Procedure) under the Pakistan WAPDA Employee (Efficiency and Discipline) Rules 1978, (Annex-I) where an employee is accused of subversion or mis-conduct, the competent authority may require him to proceed on leave or suspend him, provided that any continuation of such leave or suspension shall require approval of the next higher authority after every three months.

(b) Yes, the suspended officer is required to attend office as contained under Rule-5 (ii) of the Pakistan WAPDA Employees (E&D) Rules.

(c) An employee, who is placed under suspension is entitled to subsistence grant as admissible under the rules i.e. full amount of his salary and all other benefits and facilities provided to him under the contract of' service, during the period of his suspension under FR-53 (b)

(d) The status of officer will remain under suspension even after 90 days of inquiry proceedings, if his suspension is approved by the next hider authority. The disciplinary action can be initiated against an officer under suspension at any stage, even after initial 90 days spell. However, suspension is not a punishment and suspended officer is entitled to full pay as admissible under FR-53(b).

*[1] 5. Inquiry Procedure

The following procedure shall be observed when a Wapda employee is proceeded against under these rules:-

(i) In case where a Wapda employee is accused of subversion, corruption or misconduct, the competent authority may require him to proceed on leave or, suspend him, provided that any continuation of such leave or *[2]suspension shall require approval of the next higher authority after every three months.

*[3] (ii) While under suspension, as aforesaid, the employee shall inform the appointing authority about his movements and shall not leave his station/place of posting without permission in writing of the appointing authority.

*[3] (iii) The competent authority shall decide whether in the light of facts of the case or the interest of justice an inquiry should be conducted through an Inquiry Officer or Inquiry Committee. If he so decides, the procedure indicated in Rule 6 shall apply.

*[3] (iv) If the competent authority decides that it is not necessary to have an inquiry conducted through an Inquiry Officer or Inquiry Committee, he shall.

(a) by order, in writing, inform the accused of the action proposed to be taken in regard to him and the grounds of the action: and

*[4](b) give him an opportunity to submit a written explanation against the action proposed to be taken, within a period of not more than 14 days from the day the explanation letter has been communicated to him, and will also require the accused to state at the same time in his written explanation whether he desires to be heard in person.

---

*[1] Detailed instructions for Competent authorities and Inquiry officers are issued vide o/o No. D/DD (Rules)/07456/21/7193-7542 dt 14-05-1981 (Annex-IV).

*[2] Guidelines for suspension from service issued vide o/o No. GM (A)/DD (R)/07456/3/82364-83483 dated 18/20.06.1988 (Annexure-XXVII)

*[3] Added and renumbered vide O/O No. SO(R)24(E&D)/4285-4884 dt. 14.02.1980. (Annexure-II)

*[4] Substituted Vide O.M. No. S/DD (Rules)/07456/20/86113-86933 dated 5-11-1985 (Annexure-XXIII)

CHAPTER VIII. – DISMISSAL, REMOVAL AND SUSPENSION

F. R. 52. The pay and allowances of a Government servant who is dismissed or removed from service cease from the date of such dismissal or removal.

F. R. 53. A Government servant under suspension is entitled to the following payments:–

(a) In the case of [1][an employee of the Armed Forces] who is liable to revert to Military duty, to the pay and allowances to which he would have been entitled had he been suspended while in military employment.

[2][(b) In the case of a Government servant under suspension, other than that specified in clause (a), he shall be entitled to full amount of his salary and all other benefits and facilities provided to him under the contract of service, during the period of his suspension.]

Government decision –

It has been decided that the rate of the subsistence grant payable to suspended Government servants governed by F.R. 53(b) shall be enhanced from one-third to one-half of the pay of the suspended Government servant.

A doubt has been raised as to whether, in the case of a Government servant who has been suspended while on leave, the subsistence grant should be calculated with reference to his leave salary or with reference to his pay. Attention in this connection is invited to F.R. 55, which prohibits grant of leave to Government servants under suspension. Such a Government servant, therefore, ceases to be on leave as soon as he is placed under suspension, and the subsistence grant in his case also has to be calculated with reference to the pay which was admissible to him on the eve of the commencement of the leave.

These orders take effect from the 1st of December, 1969.

[G.P., M.F., O.M. No. F. 12(32)-R3/70, dated the 14th February, 1970.]

---

[1]In F.R. 53, in clause (a) substituted by the S.R.O. 718(I)/93, 2nd August, 1993, Gaz. of Pak., Extra., Pt. II, P. No. 1339, Aug. 22, 1993.

[2]In F.R. 53, clause (b) substituted by the S.R.O. 1173 (I)/94, dt. 21-9-1994, Gaz. of Pak. Extra., Pt. II, dated 5th December, 1994.

*Q. No.222. Senator Muhammad Usman Khan Kakar: Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:

(a) the names, designation, grades and place of domicile of employees working in the Islamabad Electric Supply, company (IESCO); and

(b) the names, designations and grades of the persons appointed in the said company under the "Aghaz-e- Haqooqe-e-Balochistan" programme during the last ten years?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) Details of names, designation, grade and place of domicile of employees working in IESCO Islamabad are hereby Attached as Annex-I.

(b) The names, designation and grades of the persons appointed in IESCO under the "Aghaz-e-Haqooqe-e-Balochistan" Programme during the last ten years are as under:-

Name	Designation	BPS
Ghulam Mustafa	Jr. Engineer	17
Bari Dad	Jr. Engineer	17
Irfan Ahmed Malik	Jr. Engineer	17
Najeeb Ullah	Jr. Engineer	17
Naqeeb Ullah	Jr. Engineer	17
Sana Ullah	Jr. Engineer	17
Sher Khan	Jr. Engineer	17
Asif Haider	Jr. Engineer	17
Zia Ullah	Jr. Engineer	17
Touseef Noor	Jr. Engineer	17
Ali Murad Khan	Assistant Manager (CS/Ro)	17
Syed Jawad Hussain	Assistant Manager (Store)	17

(Annexure has been placed on the Table of the House as well as Library)

*Q. No.223. Senator Gianchand: Will the Minister for Energy (Power Division)be pleased to state whether the 5% quota reserved for minorities in appointments is implemented by the Power Division, if so, the number of persons appointed in the Division against that quota during the last five years with grade wise break up?

Mr. Omar Ayub Khan: Mr. Nobel Jams was appointed as Naib Qasid against 5% minorities' quota and now he was also promoted as LDC.

*Q. No.224. Senator Abida Muhammad Azeem: Will the Minister for Religious Affairs and Inter Faith Harmony be pleased to state whether it is a fact that the Government had signed a contract with private Haj Tour Operators according to which they were bound to send 5% of the Hujaj on the rates prescribed by the Government, if so, the status of implementation of the said provision during the Haj 2019?

Mr. Noor-ul-Haq Qadri: It is a fact that the Ministry of Religious Affairs and Interfaith Harmony included provisions in the Service Provider Agreement (SPA) that each private tour operator will accommodate their hujjaj in the allocated quota at the rate of government hajj package for hajj 2019. The said provision of SPA was, however, challenged in the High Court of Sindh at Karachi. The Honorable Sindh High Court, set aside the said provision in SPA vide Order dated 26th June, 2019.

*Q. No. 225 Senator Fida Muhammad: Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state the details of renewable energy projects completed in the country during the last five years indicating also the date

of completion and quantum of electricity produced by each of the same?

Mr. Omar Ayub Khan: A total of thirty (30) renewable energy projects with a cumulative capacity of 1565.17 MW have been completed in the country during the last five (5) years. The details of the said projects are provided at Annex-I.

ANNEX-I

Sr. #	Name of Project	Capacity (MW)	Location	Completion Date
Wind Power Projects				
1	Foundation Wind Energy – I Ltd.	50	Gharo	11 Apr, 2015
2	Sapphire Wind Power Company Ltd	52.8	Jhampir	22 Nov, 2015
3	Yunus Energy Ltd.	50	Jhampir	16 Sep, 2016
4	Metro Power Company Ltd.	50	Jhampir	16 Sep, 2016
5	Tapal Wind Energy Pvt. Ltd.	30	Jhampir	7 Oct, 2016
6	Tenaga Generasi Ltd.	49.5	Gharo	11Oct, 2016
7	Master Wind Energy Pvt. Ltd.	52.8	Jhampir	14 Oct, 2016
8	Gul Wind Energy Ltd	50	Jhampir	18 Oct, 2016
9	Hydro China Dawood Power Pvt. Ltd. ***(CPEC)***	49.5	Gharo	5 Apr, 2017
10	Sachal Energy Development Pvt. Ltd. ***(CPEC)***	49.5	Jhampir	18 Apr, 2017
11	United Energy Pakistan Pvt. Ltd ***(CPEC)***	99	Jhampir	16 Jun, 2017
12	Hawa Energy Pvt. Limited	49.735	Jhampir	15 Mar, 2018
13	Jhampir Wind Power Limited	49.735	Jhampir	16 Mar, 2018
14	Artistic Energy Pvt. Ltd.	49.3	Jhampir	16 Mar, 2018
15	Three Gorges Second Wind Farm Pvt. Ltd. ***(CPEC)***	49.5	Jhampir	30 Jun, 2018
16	Three Gorges Third Wind Farm Pvt. Ltd. (CPEC)	49.5	Jhampir	9 Jul, 2018
17	Tricon Boston Consulting Corporation Pvt. Limited (A)	49.6	Jhampir	16 Aug, 2018
18	Zephyr Power (Pvt.) Ltd	48.3	Gharo	27 Mar, 2019
	Total Wind Projects	928.77		
Solar Power Projects				
1	QA Solar Pvt.Ltd.	100	Bahawalpur	Jul 15, 2015
2	Appolo Solar Pakistan Ltd. ***(CPEC)***	100	Bahawalpur	31 May, 2016
3	Crest Energy Pakistan Ltd. ***(CPEC)***	100	Bahawalpur	31 Jun, 2016
4	Best Green Energy Pakistan Ltd. ***(CPEC)***	100	Bahawalpur	31 Jun, 2016
5	Harrapa Solar Pvt. Ltd.	18	Sahiwal	Oct 14, 2017
6	AJ Power Pvt. Ltd.	12	Pind Dadan	12 Dec, 2017
	Total Solar Projects	430		
Bagasse Power Projects				

1	RYK Mills Limited	30	Rahim Yar Khan	24 Mar 2015
2	Chiniot Power Ltd.	62.4	Chiniot	28 Nov 2015
3	Hamza Sugar Mill Limited.	15	Rahim Yar Khan	10 Mar 2017
4	Layyah Sugar Mills	41	Layyah	1 Dec 2017
5	Almoiz Industries Ltd.	36	District Mianwali	4 Jan, 2019
6	Chanar Energy Limited	22	Faisalabad	15 Feb, 2019
	Total Bagasse Projects	206.4		
	Total RE Projects	**1565.17**		

*Q. No.226. Senator Syed Muhammad Sabir Shah: Will the Minister for Water Resources be pleased to state the names, designations, educational qualifications and place of domicile of the persons working in the Tarbella Power Station/ House with province wise break up?

Mr. Muhammad Faisal Vawda: The names, designation, educational qualification and place of domicile of the persons working in the Tarbela Power Station / Power House with province wise breakup is attached at Annex-A.

(Annexure has been placed on the Table of the House as well as Library)

*Q. No.227. Senator Bahramand Khan Tangi: Will the Minister for Water Resources be pleased to state the details of the project for construction of Kurram Tangi Dam indicating also the initial estimated cost, the revised cost, the date of awarding the contract for construction of dam, work done so far and expected date of completion of the same?

Mr. Muhammad Faisal Vawda: Kurram Tangi Dam Project is located across Kurram River at about 14 Km upstream of Kurram Garhi Headwork and 30 Km North of Bannu City in North Waziristan agency, Khyber Pakhtunkhwa.

The project has been divided into two stages i.e. Stage I & II.

Stage-I (Kaitu Weir Irrigation and Power Project)

Silent Features:

• Height of Kaitu Weir	18 ft
• Feeder Tunnel Discharge Capacity	633.4 cusecs
• Spaira Ragha Canal (CCA)	4,080 acres
• Sheratalla Canal (CCA)	12,300 acres
• Installed Capacity	18.9 MW
• Annual Energy	79 GWh

According to the details obtained from WAPDA being the executing agency construction activities are in progress as per following details:

Rs in million

Sr. No.	Description	Details
1.	Initial estimated cost as per PC-I (April 2014)	12,662
2.	Revised cost as per 1st Revised PC-I (May 2016)	21,059
3.	Date of award of Contract	07-06-2016
4.	Physical Progress	44%
5.	Expected date of completion	June 2021

Stage-II (Main Dam, Appurtenant Structures, Irrigation and Power Components)

Silent Features:

• Height of Dam	322 ft.
• Gross Storage	1.20 MAF
• Live Storage	0.90 MAF
• Power Generation	64.5 MW

ADB approved grant amounting to US$ 225,000 as Technical Assistance to hire Consultants to identify

information gap & scope of survey & geo-technical Investigations.

*Q. No.228. Senator Kalsoom Perveen: Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Office be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to hand over possession of plots to the affectees of 2005 earthquake in new Balakot City, Mansehra, if so, the procedure to be adopted and the time by possession will be handed over to the eligible persons?

Minister Incharge of the Prime Minister's Office: National Disaster Management Authority (NDMA) has proposed to conceptualize New Balakot City as a tourism hub and development/ completion of project on Public Private Partnership mode.

In pursuance of decision taken in meeting chaired by the Prime Minister, the Provincial Govt will examine and explore the possibility of designing a compensation package for payment to the affectees of existing Balakot City. NDMA will carry out a detailed feasibility study to transform New Balakot City into a tourism hub in coordination with Govt. of KPK for in-principle approval of Provincial Cabinet before launch of the project.

*Q. No.229. Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh: Will the Minister for Water Resources be pleased to state:

(a) whether it is a fact that out of 145 MAF water available, Pakistan is storing only 14 MAF, if so, the reasons thereof;
(b) whether it is also a fact that Pakistan has been releasing
30 MAF annually into the ocean against the

requirement of 8 MAF under the Kotri Barrage, if so, the reasons thereof ; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to formulate and implement an efficient water management system in the country to control the wastage of water, if so, the details thereof?

Mr. Muhammad Faisal Vawda: (a) • In Pakistan, average annual surface water availability in Indus Basin is about 144 MAF (Annex-I) whereas currently storage capacity of Tarbela, Mangla & Chashma reservoirs is about 14 MAF (Annex-II). This storage is about 10% of annual system inflows against the world average of about 40%.

• The reason behind lesser storage is lack of storage reservoirs. Existing storages are being fully utilized to store the water during high flow season and use the same during lean season. Further, storage capacity of 4.963 MAF of existing reservoirs have been lost due to sedimentation.

(b) • Average annual water releases downstream Kotri Barrage is about 28 MAF (Annex-III) against the requirement of 8.6 MAF recommended by International Panel of Experts (Annex-IV).

• At present, due to lack of storage reservoir, excessive water cannot be stored and released into sea.

(c) • National Water Policy has been approved in 2018 by the Government of Pakistan in which integrated Water Resources Management has been stressed. Main components of National Water Policy are as under:

- Promoting sustainable consumption and production patterns throughout the water sector from exploitation to utilization.
- Augmentation of the available water resources of the country through judicious and equitable utilization via reservoirs, conservation and efficient use;
- Promoting behavioral change to reduce wastage of water by raising public awareness through media campaigns and incorporating water conservation lessons in syllabi/ curricula at primary, secondary and tertiary levels; etc.

WAPDA has prepared a comprehensive plan to store flood water during high flow season and utilize the same during lean season.

- In last decade, WAPDA has completed Mangla Dam Raising (2.88 MAF), Gomal Zam Dam (0.892 MAF), Satpara Dam (0.053 MAF) and Darawat Dam (0.089 MAF) to store water.
- While Diamer Basha Dam (6.4 MAF), Mohmand (Munda) Dam (0.676 MAF) and Nai Gaj Dam (0.16 MAF) are at implementation stage.
- WAPDA is also planning to construct Kurram Tangi Dam Stage-II (0.90 MAF), Chiniot Dam (0.85 MAF), Shyok Dam (5.0 MAF), Akhori Dam (6.0 MAF), Kalabagh Dam (6.1 MAF), Dudhnial Dam (1.00 MAF), Skardu Dam (3.20 MAF) and Sindh Barrage (2.00 MAF) to cope with the issues of water shortage in the country.

- In addition to construction of reservoirs, High Efficiency Irrigation Systems & other water conservation measures are to be implemented by Provincial Governments for efficient use of water resources and to control wastage of water.

Annex-I

RIM-STATIONS INFLOWS

[MAF Values in MAF]

Period	Western Rivers												Eastern Rivers						Grand Total		
	Indus at Kalabagh (Un-Regulated)			Jhelum at Mangla			Chenab at Marala			Sub-Total (1)			Ravi at Balloki			Sutlej at suliemanki			Sub-Total (2)					
	Kharif	Rabi	Total	Kharif	Rabi	Total	Kharif	Rabi	Total	Kharif	Rabi	Total	Kharif	Rabi	Total	Kharif	Rabi	Total	Kharif	Rabi	Total	Kharif	Rabi	Total
1976-77	70.88	10.66	81.53	20.62	4.03	24.64	25.44	3.74	29.18	116.93	18.43	135.36	9.84	1.20	11.04	6.96	1.61	8.57	16.80	2.81	19.61	133.73	21.24	154.97
1977-78	68.20	13.03	81.23	14.54	5.09	19.63	21.62	4.98	26.59	104.37	23.09	127.46	6.92	1.58	8.50	3.44	0.56	4.00	10.36	2.14	12.50	114.73	25.23	139.96
1978-79	90.81	15.77	106.58	19.73	4.89	24.62	26.91	5.37	32.27	137.45	26.03	163.47	6.90	2.46	9.36	9.59	1.03	10.62	16.49	3.49	19.98	153.94	29.52	183.45
1979-80	73.01	13.98	86.99	15.51	5.20	20.72	20.32	3.96	24.29	108.85	23.15	132.00	2.61	0.84	3.47	1.56	0.08	1.64	4.19	0.92	5.11	113.04	24.07	137.11
1980-81	71.60	15.16	86.76	17.73	5.71	23.44	20.48	5.71	26.19	109.81	26.58	136.39	5.05	1.96	7.01	1.72	0.12	1.84	6.77	2.08	8.85	116.58	28.66	145.24
1981-82	75.87	14.07	89.94	18.37	4.22	22.59	23.45	4.64	28.09	117.68	27.93	140.61	4.81	1.75	6.56	0.47	0.20	0.67	5.28	1.95	7.23	122.96	29.88	147.84
1982-83	58.57	14.67	73.24	15.65	5.68	21.32	22.88	4.92	27.79	97.10	25.26	122.36	3.50	1.59	5.09	0.66	0.22	0.88	4.16	1.81	5.97	101.26	27.07	128.33
1983-84	79.36	14.55	93.91	22.72	3.50	26.22	26.20	3.62	29.82	128.28	21.67	149.95	4.71	0.91	5.67	1.25	0.63	1.88	5.96	1.54	7.50	134.24	23.21	157.45
1984-85	79.05	13.12	92.17	15.66	3.01	18.68	21.28	2.80	24.08	115.99	18.94	134.93	3.33	0.88	4.27	0.36	0.08	0.44	3.75	0.96	4.71	119.74	19.90	139.64
1985-86	60.22	15.61	75.83	12.07	5.57	17.64	19.37	4.86	24.23	91.66	26.03	117.70	2.96	1.56	4.52	1.16	0.22	1.38	4.12	1.78	5.90	95.78	27.81	123.60
1986-87	73.57	17.54	91.11	20.62	7.22	27.84	22.19	5.51	27.70	116.38	30.27	146.65	3.82	1.41	5.23	0.73	0.38	1.11	4.55	1.79	6.34	120.93	32.06	152.99
1987-88	70.00	18.03	88.03	21.38	6.45	27.83	20.41	4.80	25.21	111.79	29.28	141.07	1.58	1.08	2.66	0.30	0.04	0.34	1.88	1.12	3.00	113.67	30.40	144.07
1988-89	89.36	15.37	104.73	19.74	4.24	23.98	27.46	5.23	32.69	136.56	24.85	161.40	6.21	2.77	8.98	4.05	3.55	7.60	10.26	6.32	16.58	146.82	31.17	177.98
1989-90	64.26	16.94	81.20	18.01	6.70	24.71	19.74	5.67	25.42	102.01	29.31	131.32	1.66	0.65	2.31	0.54	0.16	0.70	2.20	0.81	3.01	104.21	30.12	134.33
1990-91	87.85	20.89	108.74	19.71	7.69	27.39	23.42	6.68	30.10	130.97	35.26	166.23	3.28	1.67	4.95	4.66	0.30	4.96	7.94	1.97	9.91	138.91	37.23	176.14
1991-92	93.14	19.04	112.18	25.18	5.98	31.11	23.25	5.61	28.86	141.52	30.63	172.15	2.50	1.52	4.02	0.51	0.14	0.65	3.01	1.66	4.67	144.53	32.29	176.82
1992-93	90.84	19.06	109.90	25.18	6.82	32.00	22.58	5.15	27.73	138.60	31.03	169.63	4.96	0.70	5.66	3.48	0.33	3.81	8.44	1.03	9.47	147.04	32.06	179.10
1993-94	66.46	15.33	81.78	18.69	4.01	22.70	19.53	3.45	22.98	104.68	22.79	127.47	3.47	0.11	3.58	2.81	0.05	2.86	6.28	0.16	6.44	110.96	22.95	133.91
1994-95	92.65	16.47	109.12	20.82	5.67	26.49	24.52	5.65	30.17	138.00	27.79	165.78	4.80	0.43	5.23	7.31	0.34	7.65	12.11	0.77	12.88	150.11	28.56	178.66
1995-96	81.49	17.33	98.82	21.91	6.17	28.07	26.38	5.47	31.85	129.78	28.97	158.75	6.89	0.79	7.68	6.88	0.70	7.58	13.77	1.49	15.26	143.55	30.46	174.01
1996-97	85.08	15.23	100.32	24.93	4.11	29.04	27.42	4.42	31.84	137.43	23.76	161.19	5.14	0.47	5.61	2.48	0.46	2.94	7.62	0.93	8.55	145.05	24.69	169.74
1997-98	71.45	18.48	89.93	16.96	7.06	24.02	21.84	6.31	28.15	110.24	31.86	142.10	3.91	2.00	5.91	1.79	1.68	3.47	5.70	3.68	9.38	115.94	35.54	151.48
1998-99	83.71	16.18	99.89	18.11	3.61	21.72	23.17	4.79	27.96	124.99	24.58	149.57	3.40	1.20	4.60	4.08	3.58	7.66	7.48	4.78	12.26	132.47	29.36	161.83
1999-00	77.51	14.57	92.09	11.24	3.19	14.43	18.70	4.35	23.05	107.46	22.11	129.57	0.97	0.26	1.23	1.15	0.17	1.32	2.12	0.43	2.55	109.58	22.54	132.12
2000-01	58.86	11.55	70.41	10.27	2.28	12.55	17.22	2.73	19.95	86.35	16.56	102.91	0.56	0.11	0.67	0.30	0.10	0.40	0.86	0.21	1.07	87.21	16.77	103.98
2001-02	55.65	10.72	66.38	8.23	3.66	11.89	16.00	2.90	18.89	79.88	17.28	97.16	0.93	0.43	1.36	0.01	0.01	0.02	0.94	0.44	1.38	80.82	17.72	98.54
2002-03	64.64	12.49	77.13	12.31	5.10	17.40	17.08	5.32	23.31	94.93	22.91	117.84	0.41	0.45	0.86	0.00	0.03	0.03	0.41	0.48	0.89	95.34	23.39	118.73
2003-04	76.61	12.79	89.41	17.67	5.00	22.68	21.51	4.36	25.87	115.79	22.16	137.95	0.93	0.09	1.02	0.02	0.09	0.11	0.95	0.18	1.13	116.74	22.34	139.08
2004-05	55.43	17.32	72.75	11.74	6.72	18.45	14.90	6.42	21.32	82.07	30.45	112.52	0.39	0.40	0.79	0.00	0.04	0.04	0.39	0.44	0.83	87.46	30.89	113.35
2005-06	82.37	14.45	96.83	17.73	5.46	23.19	19.33	4.51	23.84	119.43	24.42	143.85	0.70	0.14	0.84	0.31	0.04	0.35	1.01	0.18	1.19	120.44	24.60	145.04
2006-07	74.02	17.73	91.75	16.44	6.78	23.22	21.37	6.32	27.69	111.84	30.83	142.67	1.16	0.32	1.48	0.07	0.08	0.15	1.23	0.40	1.63	113.07	31.23	144.30
2007-08	75.40	12.39	87.79	13.51	4.18	17.69	16.95	3.61	20.56	105.87	20.17	126.04	0.81	0.23	1.04	0.16	0.04	0.20	0.97	0.27	1.24	106.84	20.44	127.28
2008-09	65.89	13.51	79.40	13.38	5.88	19.25	16.21	3.61	19.82	95.47	22.99	118.47	1.58	0.26	1.84	2.17	0.02	2.19	3.75	0.28	4.03	99.22	23.27	122.50
2009-10	68.18	13.22	81.40	16.48	4.57	21.05	14.47	3.39	17.87	99.14	21.18	120.32	0.11	0.17	0.28	0.00	0.01	0.01	0.11	0.18	0.29	99.25	21.36	120.61
2010-11	91.18	14.52	105.69	20.31	5.42	25.73	20.91	4.78	25.69	132.40	24.72	157.12	1.38	0.66	2.04	1.87	0.38	2.25	3.75	1.04	4.79	135.65	25.76	161.41
2011-12	65.85	10.93	76.78	15.29	4.17	19.46	18.87	3.60	22.48	100.01	18.70	118.72	1.48	1.08	2.56	3.57	0.22	3.79	5.05	1.30	6.35	105.06	20.00	125.07
2012-13	66.27	15.37	81.64	14.71	5.38	20.09	17.14	4.43	21.57	98.12	25.18	123.30	0.97	0.64	1.61	0.15	0.02	0.17	1.12	0.66	1.78	99.24	25.84	125.08
2013-14	82.38	14.88	97.26	15.34	5.07	20.40	18.69	4.45	23.14	116.41	24.40	140.81	3.79	0.98	4.77	1.60	0.05	1.65	5.39	1.03	6.42	121.80	25.43	147.23
2014-15	65.88	15.52	81.40	19.93	6.39	26.32	21.14	5.47	26.61	106.95	27.38	134.32	2.60	1.10	3.70	0.13	0.07	0.20	2.73	1.17	3.90	109.68	28.55	138.22
2015-16	83.20	17.76	100.96	20.71	7.87	28.58	22.83	4.48	27.31	126.74	30.11	156.85	3.00	0.94	3.94	2.02	0.14	2.16	5.02	1.08	6.10	131.76	31.19	162.95
2016-17	76.43	13.66	90.09	15.14	4.57	19.71	18.00	4.00	22.00	109.57	22.23	131.80	1.67	0.79	2.46	0.82	0.93	0.35	1.79	1.02	2.81	111.36	23.25	134.61
2017-18	72.32	11.94	84.26	15.80	1.41	18.21	20.70	2.84	23.54	108.82	17.19	126.01	2.20	0.63	2.83	0.40	0.95	1.35	2.60	1.58	4.18	111.42	18.77	130.19
2018-19	58.94	12.92	71.86	11.18	4.71	15.89	16.82	4.77	21.59	86.94	22.40	109.34	2.04	0.84	2.88	0.21	0.64	0.85	2.25	1.48	3.73	89.19	23.88	113.07
Average	74.39	14.99	89.28	17.24	5.15	22.39	20.92	4.64	25.56	112.45	24.79	137.24	3.02	0.93	3.95	1.88	0.46	2.35	4.91	1.39	6.30	117.36	26.18	143.54

Annex-II

RESERVOIR CAPACITIES (MAF)

RESERVOIR	ORIGINAL			PRESENT (2019)			LOSS		
	GROSS	LIVE	DEAD	GROSS	LIVE	DEAD	GROSS	LIVE	DEAD
TARBELA (1300/1392 - 1550)	11.616	9.692	1.924	6.856	6.049	0.807	4.760	3.643	1.117
							41%	38%	58%
MANGLA (1040/1050 - 1242)	8.778	8.237	0.541	7.387	7.356	0.031	1.391	0.881	0.510
							16%	11%	94%
CHASHMA (637/638.15 - 649)	0.870	0.717	0.153	0.341	0.278	0.063	0.529	0.439	0.090
							61%	61%	59%
TOTAL	**21.264**	**18.646**	**2.618**	**14.584**	**13.683**	**0.900**	**6.680**	**4.963**	**1.718**
							31%	**27%**	**66%**

Annex-III

Escapages Below Kotri
(Post Tarbela)

(All Figures in MAF)

Year	Kharif	Rabi	Total
1976-77	64.05	5.03	69.08
1977-78	29.00	1.39	30.39
1978-79	75.03	5.56	80.59
1979-80	29.38	0.43	29.81
1980-81	18.74	1.36	20.10
1981-82	33.53	0.26	33.79
1982-83	9.43	0.25	9.68
1983-84	43.81	2.09	45.91
1984-85	28.64	0.91	29.55
1985-86	10.93	0.04	10.98
1986-87	26.72	0.18	26.90
1987-88	17.45	0.08	17.53
1988-89	44.17	8.69	52.86
1989-90	16.85	0.37	17.22
1990-91	38.19	4.14	42.34
1991-92	50.05	3.24	53.29
1992-93	69.19	12.30	81.49
1993-94	28.47	0.64	29.11
1994-95	88.18	3.65	91.82
1995-96	61.05	1.71	62.76
1996-97	44.72	0.68	45.40
1997-98	16.98	3.81	20.79
1998-99	32.50	2.65	35.15
1999-00	8.72	0.11	8.83
2000-01	0.77	0.00	0.77
2001-02	1.93	0.00	1.93
2002-03	2.32	0.05	2.37
2003-04	20.12	0.07	20.19
2004-05	0.21	0.08	0.29
2005-06	24.40	0.14	24.54
2006-07	20.16	1.56	21.72
2007-08	15.77	0.06	15.84
2008-09	5.68	0.15	5.82
2009-10	4.00	0.07	4.07
2010-11	50.50	4.03	54.53
2011-12	11.81	2.31	14.12
2012-13	5.30	0.70	6.00
2013-14	18.15	0.13	18.28
2014-15	5.03	1.83	6.86
2015-16	36.24	0.36	36.60
2016-17	10.49	0.08	10.57
2017-18	9.42	0.07	9.49
2018-19	1.75	0.04	1.79
Average (1976-77 to 2018-19)	**26.27**	**1.66**	**27.93**

Annex-IV

E-mail Version

FINAL REPORT OF IPOE

FOR REVIEW OF STUDIES ON

WATER ESCAPAGES BELOW KOTRI BARRAGE

Fernando J Gonzalez
Thinus Basson
Bart Schultz

Delft, the Netherlands
20th of November 2005

IPOE
- Dr Fernando J Gonzalez
- Dr Thinus Basson
- Dr Bart Schultz

Signed on behalf of the IPOE

Delft 20th of November, 2005
Bart Schultz

EXECUTIVE SUMMARY

I. Three studies were commissioned to reach consensus on the minimum required escapages below Kotri Barrage, which is the main outstanding item of the Water Apportionment Accord (WAA). It concerns:

- Study I. *Water escapages below Kotri Barrage to check seawater intrusion;*
- Study II. *Water escapages downstream of the Kotri Barrage to address environmental concerns;*
- Study III. *Environmental concerns of all the four provinces.*

In order to have an independent external review of the studies an international panel of experts (IPOE) was appointed. The IPOE took good note of the historical developments and the WAA, especially of para 7 on *The need for certain minimum escapages to the sea, below Kotri, to check sea intrusion*. The IPOE reviewed the studies at relevant stages, had in depth discussions with government staff at Federal and Provincial level as well as with the consultants, and analysed international experiences and practices.

II. The following aspects primarily justify the need for water escapages below Kotri Barrage. (i) salinity encroachment in the river, aquifer and coastal zone; (ii) requirement of coastal stability; (iii) requirement of a sustainable environment; (iv) fisheries; (v) prevention of salinity accumulation in Indus Basin. In addition other factors may play a role: riverine forests, riverine agriculture, pollution control and drinking water supply.

III In the determination of the IPOE's recommendations on the minimum escapages the following considerations have played a role: (i) to check seawater intrusion downstream of Kotri Barrage as identified in Study I; (ii) the needed environmental flows upstream of Kotri Barrage as provisionally indicated in Study III; (iii) the impact of the recommended environmental flows on the availability of water for economic and social needs (irrigation, domestic and industrial water supply) as indicated in Study III; (iv) the minimum needs for fisheries and maintenance of mangroves in the Expanded Delta as indicated in Study II; (v) flows to keep the river morphology in good condition; (vi) the international developments and practices with respect to environmental flows; (vii) the recognition that a structural solution will not be feasible.

IV An escapage at Kotri Barrage of 5000 cfs throughout the year is considered to be required to check seawater intrusion, accommodate the needs for fisheries and environmental sustainability, and to maintain the river channel. The IPOE likes to stress that seawater intrusion only concerns problems related to surface water, because salinity in the aquifer is predominantly due to fossil water salinity from geological origin.

V The IPOE understands the problem of sea intrusion coastal erosion as occurring in the Indus Delta area and considers this as a National problem. The reasons for this problem are primarily: (i) reduction in sediment supply by Indus River as indicated in Studies I and II; (ii) reduction in the mangrove vegetation as indicated in Study II; (iii) prevention of flooding of the outlying delta areas due to the river bunds; (iv) sea level rise; (v) recent extreme weather conditions possibly due to climate change. With respect to the required sediment supply and mangrove vegetation the IPOE likes to give the following

IPOE:

- Dr. Fernando J Gonzalez
- Dr. Thinus Basson
- Dr. Bart Schultz

I

Signed on behalf of the IPOE

Delft 20th of November, 2005
Bart Schultz

observations and recommendations.

VI. As far as the sediment supply is concerned a substantial reduction has taken place over the years due to the diversion of most of the water for irrigation. The original supply of sediment is estimated at 400 million tons/year. Then the coastal accretion was about 30 m/year. A substantially smaller amount of sediment is needed to establish a stable coastline, especially when this supply is combined with coastal protection measures. By far most of the sediment is supplied during peak flows. It is recommended that a total volume of 25 MAF in any 5 years period (an annual equivalent amount of 5 MAF) be released in a concentrated way as flood flow (Kharif period), to be adjusted according to the ruling storage in the reservoirs and the volume discharged in the four previous years.

VII. As far as the mangrove vegetation is concerned a certain flow and sediment supply will be required, together with control of camel grazing and fire wood cutting, and mangrove replanting. In order to spread the water over the flats a concentrated high flow would be needed during the Kharif season. The amounts of fresh water as mentioned under item VI will be sufficient for a sustainable mangrove growth. It is considered to be of utmost importance to manage the mangroves in such a way that a sufficiently wide mangrove belt is being maintained in front of the coastline. The IPOE recommends that this be considered to be a National responsibility.

VIII. Based on the above considerations the IPOE recommends the escapages below Kotri Barrage as shown in Table I. The flows can be adjusted according to the proportions of the allocations delivered to irrigation. In addition the IPOE recommends that peak discharges during the Kharif period, as explained in item VI, will be made to supply sediment to the delta, sustain mangrove vegetation and preserve river morphology.

Table I. Recommended escapages below Kotri Barrage in cfs and MAF

	Kharif						Rabi *)						Totals		
	Apr	May	June	July	Aug	Sept	Oct	Nov.	Dec	Jan	Feb	Mar	Year	Rabi	Kharif
In cfs	5000	5000	5000	5000	5000	5000	5000	5000	5000	5000	5000	5000			
In MAF	=0.3	=0.3	=0.3	=0.3	=0.3	=0.3	0.3	0.3	0.3	0.3	0.3	0.3	3.6 –**)	1.8	1.8 –**)

*) In a dry year the amount can be proportionally reduced in relation to the reductions in irrigated water supply

**) A total volume of 25 MAF in any 5 years period (an annual equivalent amount of 5 MAF) to be released in a concentrated way as flood flow (Kharif period), to be adjusted according to the ruling storage in the reservoirs and the volume discharged in the four previous years

IX. Based on the post Tarbela flow data the above recommendations would result in a required additional release downstream of Kotri Barrage during low flow months of 1.26 MAF in an average year and 2.20 MAF in a typical dry year. This will require additional storage capacity to prevent a reduction of water availability for irrigated agriculture. Environmental flows would as and when appropriate be routed via upper rivers before release downstream of Kotri Barrage.

X. The IPOE recommends that the proposals as made by Study III with respect to the environmental concerns of the provinces, not reducing the escapages downstream of Kotri Barrage as recommended in item VIII and acceptable to the concerned province.

IPOE:

- Dr. Fernando J. Gonzalez
- Dr. Thimi Barton
- Dr. Bart Schultz

II

Signed on behalf of the IPOE

Delft 20th of November, 2005
Bart Schultz

*Q. No.230. Senator Fida Muhammad: Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state:

(a) the names and designations of the employees working in the Headquarter of Geological Survey of Pakistan Quetta, who died in service during the period from 2013 to 2018;

(b) the details of payments including financial assistance and other remunerations, under the Prime Minister's Assistance Package, paid to their families so far in each case; and

(c) the details of pending cases of payments of pension, gratuity, GP Fund and other emoluments admissible to the said bereaved families indicating also the reasons for the delay and the time by which the same will be finalized?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) The names and designations of the employees working in the Geological Survey of Pakistan Headquarters Office Quetta, who died in service during the period from 2013 to 2018 along-with the details of payments including financial assistance and other remunerations, under the Prime Minister's Assistance Package, paid to their families so far in each case in Annex-A.

(b) As above

(c) It is further submitted that no cases of pension, gratuity, GP Fund and other emoluments are pending as all admissible dues are being paid to the families of these employees.

Annex-A

LIST OF EMPLOYEES WHO DIED DURING SERVICE DURING THE YEAR 2013 TO 2018

Sr. No.	Name & Designation	Date of Death	Lump sum grant	Commutation	Monthly Benevolent Fund & Group Insurance Grant	Allotment of Plot	Employement	Marriage Grant	Waived off House Building/Motorcycle/Cycle Advance	Payment of Pension through Direct Credit Scheme (DCS)
1.	Zareef Iqbal Brohi, Geophysicist	23.01.2017	240000	2645075/-	9000/- 1000000/-	Not applied	Not applied	Not applied	1155831/- H.B.A Waived Off	45416/- Per Month
2.	Muhammad Ashraf, Superintendant	10.02.2015	1500000/-	602758/--	7700/- 550000/-	7 Million	Contract of Son	8 Hundred Thousand	Nil	28644/- Per Month
3.	Ghulam Naib, Assistant	07.02.2016	1200000/-	750956/-	7700/- 560000/- Paid	5 Million Paid	Appointed his son as Section Cutter w.e.f 06.05.2016	Not Applied so far	Nl	28581/- per Month
4.	Said Khan, Chowkidar	04.12.2013	200000/-	343753/-	5600/- 379000/- Paid	Not applicable that time	Appointed his as Chowkidar w.e.f 24.04.2014	Not applicable that time	Nil	9321/- Per Month
5.	Muhammad Ibrahim, Naib Qasid	22.01.2015	200000/- Paid	227512/- paid	3000/- 284000/- Paid	Not applicable that time	Appointed his son as Naib Qasid w.e.f 20.04.2016	Not applicable that time	H.B.A 6492/- Cycle Advance 5800/- Total 12292/- Waived Off	6024/- Per Month
6.	Muhammad Anwar, Naib Qasid	06.10.2017	600000/- Paid	628824/- Paid	7100/- 500000/- Paid	2 Million Paid	Appionted his son as Naib Qasid w.e.f 10.11.2017	800000/- Paid	Motorcycle Advance 38600/- Motorcycle Intrerest 9189/- Total 47789/- Waived Off	20754/- Per Month
7.	Muhammad Aslam, Daftary	05.01.2018	600000/- Paid	730705/- Paid	7100/- 550000/- Paid	2 Million Paid	Appointed his son as Naib Qasid w.e.f 02.04.2018	800000/- Paid	H.B.A 43920/- Motorcycle 16500/- Total 60420/- Waived Off	20970/- Per Month
8.	Muhammad Aslam, Chowkidar	27.03.2018	600000/- Paid	570325/- Paid	6800/- 510000/-	2 Million Paid	Not Applied so far	Not Applied So far	Motorcyle Advance 71250/- Waive Off	12829/- Per Month

(ZAHID HUSSAIN KHAN)
Deputy Director (Admin)
for Director General.

*Q. No.231. Senator Bahramand Khan Tangi: Will the Minister for Energy(Petroleum Division) be pleased to state whether it is fact that LNG import has resulted in increase in gas prices for the commercial and industrial consumers in the country, if so, the steps being taken by the Government to protect these consumers from gas price hike?

Mr. Omar Ayub Khan: Commercial consumers are getting indigenous gas at notified tariff of Rs. 1,283 per Million British Thermal Units (MMBTU) and the industrial consumers who consume domestic/ indigenous gas are charged tariff of Rs. 1,021/MMBTU. The price of indigenous gas is linked with the Annual Revenue Requirement of both Sui Companies which includes the cost of gas purchased from fields.

The pricing of RLNG is done under Petroleum Products (Petroleum Levy) Ordinance, 1961 by OGRA and its accounting is ring fenced meaning thereby, there is no RLNG pricing impact on indigenous gas consumers. RLNG price is higher than indigenous gas price and those consumers who get RLNG are paying the market price of RLNG. The RLNG price for the month of December, 2019 as determined by OGRA is US$ 10.8349 per MMBTU (Rs. 1679 per MMBTU).

RLNG is also being provided to zero rated industries and the fertilizer sector with a Subsidy from the Government. We are burdened with expensive LNG because of contracts that were done in the previous government, which were at the high end of the market. We are working on lowering overall cost of LNG through better procurement for the rest to lower our average cost.

*Q. No.232. Senator Bahramand Khan Tangi: Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state whether it is a fact that in rural areas of the country voltages of electricity remains very low due to which some of the home appliances do not work, if so, the steps being taken by the present Government to the improve the transmission system of electricity in the country?

Mr. Omar Ayub Khan: At present, no load shedding in being carried out due to generation shortfall. However, load management is being carried out by DISCOs on the basis a "Aggregate Technical and Commercial" (AT&C) losses recorded on each feeder in compliance to the directive of Federal Cabinet.

At present, the low voltage in rural areas is not permanent, it may have occurred sometime for a short duration of time due to some problem in local distribution system for which DISCOs are making improvement in their system through their Annual System Augmentation Programs (Detail is attached as Annex-A) The results are quite encouraging.

Annex-A
A-1

System Augmentation Programme

July - June 2019

Name of Company	H.T.PROPOSALS COMPLETED							L.T.PROPOSALS COMPLETED						Total Expenditure (Rs. In Million)
	Area Planning & Bifurcation proposals			Augmentation /Rehabilitation/ Reconductoring & other Misc. Works			Expenditure (Rs. In Million)	No. of LT works	H.T.Line Added (K.M)	L.T.Line Added (KM)	L.T.Line Replaced (K.M)	Transformers Added & Augmented (Nos.)	Expenditure (Rs. In Million)	
	No. OF HT WORKS	HT Line Added (KM)	HT Line Replaced (KM)	No.	HT Line Added (KM)	HT Line Replaced (KM)								
LESCO	131	868.14	100.60	24	47.06	2.45	830	1504	108.25	303.08	27.37	1,458	873	1,703
GEPCO	15	169.64	44.95	5	5.55	4.30	252	1703	97.43	259.05	129.41	2,052	906	1,156
FESCO	26	156.60	79.20	10	1.94	0.00	351	746	32.25	194.99	64.23	715	364	715
IESCO	40	295.85	50.16	37	20.30	128.79	704	1965	146.21	464.30	29.83	1,876	1,136	1,841
MEPCO	78	760.05	493.20	13	28.26	130.90	2,091	772	73.62	320.51	115.12	1,619	785	2,876
PESCO	40	293.19	70.88	7	2.24	24.14	396	625	109.70	119.82	33.68	610	317	713
HESCO	11	32.66	15.77	11	11.79	21.14	122	74	13.38	15.68	55.01	47	47	169
QESCO	14	40.10	0.00	2	0.00	9.30	60	19	2.40	2.73	0.05	17	10	70
TOTAL	*355*	*2616.24*	*854.76*	*109*	*117.14*	*321.03*	*4,806*	*7408*	*583.23*	*1680.16*	*454.70*	*8,394*	*4,437*	9,243

Source : CE (D&S) NTDC

Annex-A
A-2

System Augmentation Programme
July - June 2019

DISCOs	BUDGET 2018-19 (Rs.In Mln.)	EXPENDITURE		ACHIEVEMENTS		
		HT & LT LINES (Rs.IN Min)	METERS REPLACED (Rs.IN Min)	HT LINE (BIFURCATION & RECONDUCTORING (KM)	LT LINE (BIFURCATION & RECONDUCTORING (KM)	METERS REPLACED (NOS.)
LESCO	1,600	1,703	38	1,127	330	24,816
GEPCO	775	1,158	269	322	388	226,288
FESCO	235	715	602	238	259	227,657
IESCO	1,870	1,938	444	641	494	191,606
MEPCO	AWAITED	2,876	475	1,486	436	282,248
PUNJAB	4,480	8,390	1,828	3,813	1,908	952,615
PESCO	4,450	713	218	500	154	190,172
HESCO	842	169	75	95	71	36,570
QESCO	400	70	20	52	3	19,553
TOTAL	10,172	9,341	2,140	4,460	2,135	1,198,910

Source: CE (D &S) NTDC

System Augmentation Programme
July - November 2019

DISCOs	BUDGET 2019-20 (Rs.In Mln.)	EXPENDITURE		ACHIEVEMENTS		
		HT & LT LINES (Rs.IN Min)	METERS REPLACED (Rs.IN Min)	HT LINE (BIFURCATION & RECONDUCTORING (KM)	LT LINE (BIFURCATION & RECONDUCTORING (KM)	METERS REPLACED (NOS.)
LESCO	1,550	908	6	366	233	3,714
GEPCO	AWAITED	354	219	115	117	126,263
FESCO	AWAITED	374	241	155	135	86,915
IESCO	1,098	873	189	197	209	81,516
MEPCO	AWAITED	1,309	194	567	140	102,081
PUNJAB	2,648	3,819	848	1,400	833	400,489
PESCO	3,550	341	117	185	125	115,084
HESCO	550	75	25	33	9	12,454
QESCO	400	3	15	4	2	15,394
TOTAL	7,148	4,237	1,006	1,621	969	543,421

Source: CE (D &S) NTDC

System Augmentation Programme

July - November 2019

Name of Company	H.T.PROPOSALS COMPLETED							L.T.PROPOSALS COMPLETED						Total Expenditure (Rs. in Million)
	Area Planning & Bifurcation proposals			Augmentation /Rehabilitatioin/ Reconductoring & other Misc. Works			Expenditure (Rs. In Million)	No. of LT works	H.T.Line Added (K.M)	L.T.Line Added (KM)	L.T.Line Replaced (K.M)	Tranformers Added & Augmented (Nos.)	Expenditure (Rs. In Million)	
	No. OF HT WORKS	HT Line Added (KM)	HT Line Replaced (KM)	No.	HT Line Added (KM)	HT Line Replaced (KM)								
LESCO	41	283.08	24.03	4	14.19	5.65	336	1046	38.70	187.64	45.65	1,019	572	908
GEPCO	3	54.25	23.75	2	4.37	3.34	88	514	28.90	86.50	30.09	660	266	354
FESCO	25	93.11	62.08	0	0.00	0.00	180	378	21.27	107.23	27.72	364	193	374
IESCO	5	63.60	30.67	23	16.68	7.05	289	1255	55.14	199.37	9.19	1,174	584	873
MEPCO	40	274.72	196.98	6	11.51	52.57	854	250	31.39	108.64	31.35	1,214	455	1,309
PESCO	11	72.83	23.82	1	0.00	0.00	162	430	87.86	90.57	34.11	424	178	341
HESCO	2	14.20	2.01	3	4.31	9.86	59	20	2.97	6.99	2.42	23	16	75
QESCO	0	0.00	0.00	2	0.00	0.90	3	13	2.80	1.09	0.22	12	7	10
TOTAL	*127*	*855.79*	*363.33*	*41*	*51.06*	*79.37*	*1,973*	*3906*	*269.02*	*788.02*	*180.76*	*4,890*	*2,271*	4,244

Source : CE (D&S) NTDC

*Q. No.233. Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh: Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Office be pleased to state:

(a) the number of houses which were demolished in the earthquake on 8th October, 2005;
(b) the amount spent on the reconstruction of the said houses so far indicating also the amount provided to each affectee for reconstruction of the house; and
(c) the number of the said houses which have been reconstructed so far?

Minister In-charge of the Prime Minister's Office: (a) As per survey conducted by Army Assistance &

Inspection (AI) Teams, total 635,779 houses were damaged in KPK & AJ&K in Earthquake, 2005. These are categorized as under:

S No	Damage Assessment	Total
1	Houses Surveyed	635,779
2	Completely Destroyed **(CD)**	481,893
3	Partially Damaged **(PD)**	109,695
4	Negligibly Damaged **(ND)**	44,191

(b) Rural Housing Cash Grant Programme was launched ERRA for financial assistance to over six lacs affectees of Earthquake 2005 with the help of foreign funding/donors for reconstruction of destroyed/ damaged houses in the 9 affected districts, 5 districts of KP and 4 districts of AJ&K. The amount disbursed till to date is Rs.58,895.675 million. The disbursements were made to households were categorized as under:

S No	Damage Assessment	Total	Payment Made per Household
1.	Completely Destroyed **(CD)**	481,893	Rs 175,000/-
2.	Partially Damaged **(PD)**	109,695	Rs 75,000/-
3.	Negligibly Damaged **(ND)**	44,191	Rs 25,000/-

The amount was disbursed in 4x tranches as under:

Tranche	Amount	Category of Damage
I	Rs 25,000/-	All Surveyed Houses
II	Rs 75,000/- & Rs 50,000/-	CD & PD respectively
III	Rs 25,000/-	CD
IV	Rs 50,000/-	CD

(c) Out of 591,588 (completely and partially

damage) houses which were to be constructed, 510,746 houses have been paid all Tranches for reconstruction and rehabilitation. From the leftover 80,842 houses, 51,894 houses were paid Tranche II and III, whereas 28,954 houses were paid Tranche II only. Payment of Tranches III and IV was suspended due to one of the following reasons on part of the affectees rendering them ineligible for further payment, based on ERRA Council/ Board decisions:

(a) No Work Started (NWS) by 22,097 houses, decision taken during 10th ERRA Council Meeting held on 12 Dec, 2008.

(b) Non-Compliant Beyond Rectification (NCBR) are 3,523 houses. Decision was taken during 12th ERRA Board Meeting held on 9th July, 2009 where Construction was not according to ERRA Construction Regime (Seismic Resistant).

(c) The Programme was closed on 18th December 2012 after the approval of 18th ERRA Board Meeting.

(d) A Grievance Redressal Mechanism is in place and genuine complaints are addressed accordingly.

*Q. No.234. Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh: Will the Minister In-charge of the Prime Minister's Office be pleased to state:

(a) the number of houses demolished in Azad Jammu & Kashmir during the earthquake on 24th September, 2019; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to provide

compensation to the affectees in order to rebuild their houses, if so, its details?

Minister Incharge of the Prime Minister's Office: (a) The number of damaged houses as per survey of ERRA is 8,315. Union Council-wise details are at Annexure-I.

(b) NDMA has moved a Summary Through Finance Division for grant of ex-gratia financial assistance of Rs. 618.350 million to the owners of damaged houses.

Annexure-I

ERRA/ NRSP UC Wise Data Comparison
(Earthquake 2019, Mirpur Survey – 06.11.2019)

UC	Fully Damaged		Partially Damaged		No / Minor Damaged		Total	
	NRSP/SDMA	ERRA/NDMA	NRSP/SDMA	ERRA/NDMA	NRSP/SDMA	ERRA/NDMA	NRSP/SDMA	ERRA/NDMA
Samwal Sharif	1126	631	1891	947	29	489	3046	2067
Municiple Corporation	292	148	1709	580	13	422	2014	1150
Pindi Sabarwal	320	398	1547	584	15	147	1882	1129
Afzal Pur	441	239	1318	401	0	213	1759	853
Khari khas	79	128	774	363	3	135	856	626
Nograan	98	136	519	312	3	75	620	523
Kharak	139	45	252	78	8	40	399	163
Kalri	72	70	292	146	1	8	365	224
Panjiri	15	17	119	83	0	8	134	108
Potha Bansi	3	3	20	62	0	50	23	115
Rathoa	91	70	670	498	1	16	762	584
Kasguma	17	9	49	35	0	7	66	51
Abdupur	4	2	5	8	1	7	10	17
Mangla	259	80	306	121	0	19	565	220
Abdupur	4	1	1	2	1	1	6	4
Jarol Kalan	2	0	27	23	0	4	29	27
Mirpur City	89	67	252	180	25	11	366	258
MDHA	12	5	579	160	5	5	596	170
Islam Gorrah	No data	0	No data	25	No data	1	No data	26
Total	**3063**	**2049**	**10330**	**4608**	**105**	**1658**	**13498**	**8315**

*Q. No.235. Senator Nuzhat Sadiq: Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state:

(a) whether it is a fact that as per the concession agreement signed with M/s MOL (Pvt.) Ltd. for drilling of Well No. II Mardankhel in District Kohat, it was mandatory for the company to provide drinking water supply and other facilities to the residents of village Ghurzandi, Tehsil Lachi, District Kohat, under the CSR obligations, if so, the details thereof; and

(b) whether the said company has fulfilled its obligations regarding supply of drinking water and other facilities to the residents of that village, if so, the details thereof and if not the reasons thereof?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) No. As per Petroleum TAL Concession Agreement (PCA)/ Revised Social Welfare Guidelines 2017, the M/s MOL Pakistan is bound to deposit the Social Welfare Obligations directly in the joint accounts of concerned DCOs/DCs, which has to be utilized in the sector of health, education, water supply and drainage through a district level Committee, Chaired by the concerned MNA. Copy of Social Welfare Guidelines is enclosed at Annex "A".

(b) MOL Pakistan has fulfilled its Social Welfare Obligation up to 31st December, 2019 by depositing the Social Welfare Obligation of US$ 934,356/- in the joint account of district Kohat. The utilization of the fund is to be utilized through Social Welfare Committee.

Annexure-I

Guidelines for utilization of Social Welfare Funds 2017

The Ministry of Petroleum & Natural Resources, Government of Pakistan has been pleased to issue the following Revised Guidelines for utilization of Social Welfare Funds in and around the licence/ lease areas in a fair and transparent manner:-

1. The Social Welfare schemes shall be based on the requirement of Area, as mentioned in para-2, against the specified minimum financial obligations which will be identified and implemented by the following 'Social Welfare Committee':

MNA(s) of the Concerned Constituency	Chairman*
MPA(s) of the concerned constituency	Member
DCO/DC of the district	Member / Secretary
E&P Companies	Member
District Nazim / Chairman of the District Council	Member
Tehsil Nazim / Chairman of the Tehsil Council	Member(s)
Nazim/Chairman of concerned Union Councils	Member(s)

* In case, Area of a Block falls in more than one constituency, the MNA of the Constituency having larger part of area will be the Chairman.

2. The area of interaction of such schemes shall be in the sectors of health, education, water supply, and drainage, and will only be confined to the areas under active exploration work at the exploration stage. The additional social welfare amount to be generated due to incremental production shall be calculated on the basis of production share of each D &P Lease. This amount shall be further distributed among the Tehsil/District concerned on the basis of the lease area, falling therein.

3. Cash donations will be strictly prohibited whereas supplies of material/medicines etc. will be through local dispensaries.

4. E&P companies will open a joint bank account with DCOs/DCs concerned and will deposit the Social Welfare Contribution fund within one month of signing of PCA and subsequently by 31st of January each year. The interest accrued on the deposits will also be considered as part of the social welfare fund.

5. The social welfare schemes would be executed and monitored by the DCO/DC through relevant agency under intimation to the MNA and relevant Union Council.

6. The Chairman will take the following steps while considering, evaluating and implementing the schemes to ensure transparency:-

   (i) The social welfare obligations of E&P Companies are timely fulfilled;

   (ii) Proposed schemes receive due publicity and inputs from the final recipients and beneficiaries or their representatives;

   (iii) Evaluate progress and completion of welfare schemes;

   (iv) Have public hearings for receiving local level inputs in respect of selection, completion etc. of welfare schemes.

7. Once every sixth months, the DCO/DC shall effect the publication of a notice online and in the most widely-read newspaper in the district, announcing a public hearing to solicit any comments or reservations that the inhabitants of the district in general, and the purported direct beneficiaries of the scheme in particular, may have with regard to the schemes completed, initiated, or ongoing during the preceding six months. A list of all such schemes shall be included in the public notice along with their location, budget and current status. This shall be strictly monitored by the provincial governments.

8. Such notices for public hearings shall be sent to all district level trade organizations, chambers of commerce, Bar Associations and other prominent organizations and social welfare organizations. Notices shall also be sent to the provincial ombudsmen. Such public notices of the public hearings shall also be promptly placed on the website of the district and provincial governments.

9. A report in respect of completed schemes shall be sent by the provincial governments to the Federal and Provincial Ombudsmen and to the Human Rights Cell of the Supreme Court of Pakistan on six monthly basis by end July and end January of each year.

10. In case due to topographical/habitat limitations the work cannot be carried out in a specific D&PL lease area, the company will obtain the approval of the regulatory authority (DGPC), after consulting the concerned Committees, to undertake the social welfare schemes in a locality which is adjacent/nearest to the area of activities of E &P Companies.

11. The plan covering the social welfare schemes, duly approved by the Committee for each calendar year will be submitted by the concerned DCO/DC as per prescribed format to DGPC by March 31 of that year for information only.

12. The DCO/DC shall submit bi-annual reports to the Provincial Governments and DGPC in respect of all licences/leases on their social welfare obligations towards the local community.

13. The DCO/DC shall submit including among other things, the locations, budgets and status of schemes completed, ongoing, or initiated during those six months, by end January and July each year. The district and provincial governments shall exhibit the reports on their websites for information of general public.

14. On completion of the work, a prescribed 'Completion Certificate' will be issued by the DCO/DC concerned within 30 days. Annual progress report of the previous

calendar year will also be forwarded by the DCO/DC to DGPC by March 31 of the following year alongwith a copy of completion certificate for information.

15. In case, a scheme has to be funded by more than one Operator, then DGPC will be consulted for final decision by the MNA.

16. Social welfare funds earmarked for a specific license /lease will neither be linked to the schemes of other license (s) / lease (s) nor used for schemes outside a specific license / lease without prior approval of the DGPC and concerned MNAs.

17. The DCO/DC will ensure transparency in award of social welfare contracts/works.

18. The E&P Companies will provide audit certificate annually from their statutory auditors that the due amount of social welfare obligation has been discharged by transferring to the joint account as per PCA and Social Welfare Guidelines.

19. The Auditor General of Pakistan will conduct annual audit of the accounts maintained by the concerned DCO/DC to ensure utilization of funds in a transparent and competitive manner.

20. The Ministry of Petroleum &.N.R. / Federal Government can modify these guidelines as deemed appropriate from time to time.

[No. DGPC-CSR-3(17)/2017]

(Saeed Ullah Shah)
Director General (Petroleum Concessions)

*Q. No.236. Senator Dr. Jehanzeb Jamaldini: Will the Minister for Housing and Works be pleased to state the detail of funds released and spent by the Pakistan PWD for Civil and E/M works separately in Cat-II houses in Islamabad during the fiscal year 2018-19 with house wise breakup?

Chaudhary Tariq Bashir Cheema: Funds amounting to Rs. 64.713 Million were released for repair / maintenance works for 4508 houses of category I to V located at Islamabad. Out of this Rs.27.570 Million were

spent for Civil & E/M Works in Cat-II houses during fiscal year 2018-19, detail as under:-

Detail Expenditure (Rs. in Million)

Total Release 2018-19	Civil Expenditure 2018-19	E/M Expenditure 2018-19
64.713	26.649	0.921

- The House wise breakup is at Annex-A.

Annex-A

A/R & M/O AND SPECIAL REPAIR OF CAT-II HOUSES IN ISLAMABAD.

Civil Works

Sr.	Description	Amount
1.	A/R & M/O to Govt. Owned House /Flats Cat-I, II & IV G-10/3, Islamabad (SH: Repainting of House # 7 Cat-II)	120,952
2.	S/R to House # 20 Cat-II at Enquiry Office G-10/2, Islamabad (SH: Tile flooring)	108,803
3.	A/R & M/O to Govt. Owned House /Flats Cat-I, II & IV G-10/3, Islamabad (SH: Sewerage line and PVC Paneling of House # 2 Cat-II G-10/3, Islamabad)	120,952
4.	A/R & M/O Govt. Owned House/Flats Cat-I, II, III, IV & V G-10/2, Islamabad (SH: Repainting of House # 9 Cat-II)	145,698
5.	A/R & M/O to Govt. Owned House /Flats Cat-I, II & IV G-10/3, Islamabad (SH: Repainting of House No.36 Cat-II (Internal / External)	199,937
6.	S/R to House # 400 Income Tax Cat-II at Enquiry Office G-10/2, Islamabad (SH: Roof treatment)	6,175
7.	A/R & M/O Govt. Owned House/Flats Cat-I, II, III, IV & V G-10/2, Islamabad (SH: Repainting of House # 22 Cat-II (External)	85,181
8.	S/R to Govt Owned Houses/Flats Cat-I, II, III, IV & V G-10/2, Islamabad (SH: Providing and fixing Shed Cat-II House # 19)	211,742
9.	A/R & M/O Govt. Owned House/Flats Cat-I, II, III, IV & V G-10/2, Islamabad (SH: Roof Treatment of House # 9 Cat-II (External)	182,180
10.	S/R to Govt. Owned House / Flats Cat-I, II & IV at G-10/3, Islamabad House # 3, Cat-II G-10/3 Islamabad)	142,312
11.	A/R & M/O Govt. Owned House/Flats Cat-I, II, III, IV & V G-10/2, Islamabad (SH: Repainting Work of House # 28 Cat-II (External)	70,985
12.	A/R & M/O Govt. Owned House/Flats Cat-I, II, III, IV & V G-10/2, Islamabad (SH: Repainting of House # 22 Cat-II	45,000
13.	S/R to House # 20 Cat-II at Enquiry Office G-10/2, Islamabad (SH: Renovation of bath room House and partition)	81,771
14.	A/R & M/O to Govt. Owned House /Flats Cat-I, II & IV G-10/3, Islamabad (SH: Two Nos of bathroom house # 11 Cat-II)	284,180
15.	R/M of Govt. Owned House / Flats Cat-I, II & IV at Enquiry Office G-10/3, Islamabad (SH: House No.34 Cat-II, G-10/3, Islamabad)	263,958
16.	A/R & M/O Govt. Owned House/Flats Enquiry Office at G-10/2, Islamabad (SH: Repainting of House 20 Cat-II)	52,261
17.	S/R to House # 20 Cat-II at Enquiry Office G-10/2, Islamabad (SH: Renovation of bath room House and partition)	150,888
18.	S/R to Govt. Owned House / Flats Cat-I, II & IV at G-10/3, Islamabad (SH: PVC Panalling of House # 3, Cat-II G-10/3 Islamabad)	91,943
19.	S/R & M/O House # 16 Cat-II G-10/2, Islamabad (SH: Renovation of bathroom)	218,491
20.	S/R & Maintenance to Various Flats, Houses # 13,14 Cat-II, G-10/2, Islamabad	160,398

21.	S/R Govt. Owned House/Flats Cat-I, II, III, IV & V G-10/2, Islamabad (SH: Street Flooring Tuff Tile upraising of gate pillar and drain with Gate of House No.24 Cat-II G-10/2)	124,104
22.	S/R & Maintenance of House # 27-A G-10/2 Islamabad (SH: Replacement of Almirah, Renovation Bed room, Kitchen & Misc work)	249,250
23.	S/R & Maintenance of House # 27-A G-10/2 Islamabad (SH: Renovation of 03 Nos Bathroom)	473,960
24.	A/R & M/O Govt. Owned House/Flats Cat-I, II, III, IV & V G-10/2, Islamabad(SH: Repainting of House # 27-A Cat-II G-10/2 (External / Internal))	156,348
25.	Repair & Maintenance of Govt. Owned House/Flats Cat-I, II & IV Enquiry Office G-10/3, Islamabad (SH: House # 33 Cat-II)	405,953
26.	A/R & M/O Govt. Owned House/Flats Cat-I, II, III, IV & V G-10/2, Islamabad (SH: Repainting of House # 22 Cat-II (External)	41,414
27.	S/R to Govt. Owned House/Flats Cat-I, II, III, IV & V G-10/2, Islamabad((SH: Roof Treatment House # 16 Cat-II)	91,402
28.	S/R to House19 Cat-II at G-10/2, Islamabad (SH: Kitchen tile floor cabinet)	257,398
29.	S/R to House 19 Cat-II, at G-10/2, Islamabad (SH: Door Shutter, Aluminum window)	273,942
30.	S/R to House19 Cat-II, at G-10/2, Islamabad (SH: Kitchen Cabinet)	38,682
31.	S/R to Govt. Owned House /Flats Cat-I, II & IV G-10/3, Islamabad (SH: Bitumen Coating of House # 25 Cat-II)	82,414
32.	A/R & M/O to Govt. Owned House /Flats Cat-I, II & IV G-10/3, Islamabad (SH: Repainting of House # 25 Cat-II)	190,479
33.	S/R to Govt. Owned House/Flats Cat-I, II & IV at G-10/3, Islamabad (SH: Roof Treatment House No.14 & 31 Cat-II)	152,756
34.	A/R & M/O Govt. Owned House/Flats Cat-I, II & IV at G-10/3, Islamabad (SH: Repainting of House No.24 Cat-II (External / Internal)	136,140
35.	A/R & M/O to Govt. Owned House /Flats Cat-I, II & IV G-10/3, Islamabad (SH: Sewerage line and PVC Paneling of House # 2 Cat-II G-10/3, Islamabad)	88,925
36.	S/R to Govt. Owned House/Flats Cat-I, II & IV at G-10/3, Islamabad (SH: Bath on ground floor House No.24 Cat-II)	180,948
37.	A/R & M/O to Govt. Owned House/Flats Cat-I, II & IV at G-10/3, Islamabad (SH: Repainting of house No.31 Cat-II, G-10/3 (Internal / External)	138,538
38.	S/R of Govt Owned House # 2 Cat-II, at G-9/2, Islamabad (SH: Roof Treatment & Fixing of main gate)	37,891
39.	A/R & M/O to Govt. Owned House /Flats Cat-I, II & IV G-10/3, Islamabad (SH: Repainting of House # 3, Cat-II)	75,091
40.	A/R & M/O to Govt. Owned House /Flats Cat-I, II & IV G-10/3, Islamabad (SH:Repainting of House No.7 Cat-II (Internal)	129,306
41.	A/R & M/O to Govt. Owned House /Flats Cat-I, II & IV G-10/3, Islamabad (SH:Repainting of House No.14 Cat-II (Internal / External)	142,165
42.	S/R of Govt. Owned House /Flats Cat-I, II & IV G-10/3, Islamabad (SH:02 Nos Barhs on 1st floor of House No.36 Cat-II)	253,120
43.	S/R of Govt. Owned House /Flats Cat-I, II & IV G-10/3, Islamabad (SH: Tile flooring on 1st floor & Roof Treatment of House No.36 Cat-II)	388,361

44.	Special Repair Of Government Owned House No.1 Cat-Ii G-9/2, Islamabad (Sh:02 Nos Baths Rooms)	160,965
45.	Repair And Maintenance Government Owned House / Flats Cat-I,II & IV At G-10/3, Islamabad (Sh: Repainting Work External /Internal, Roof Treatment And Raising Of Boundary Wall Of House No.15 Cat-II G-10/3, Islamabad	59,859
46.	A/R & M/O to Govt. Owned House /Flats Cat-I, II & IV G-10/3, Islamabad (SH: Sewerage line and PVC Paneling of House # 2 Cat-II G-10/3, Islamabad)	120,000
47.	Special Repair Of Government Owned House/Flats Cat-I,II & IV At G-10/3, Islamabad (Sh: Repainting Of Work Internal / External And Tile Flooring In Ground Floor And 1st Floor Of House No.28 Cat-II, G-10/3, Islamabad	175,281
48	P/L of Marble and Wooden Stair Railing of House # 24.Cat-II, I-8/1.	500,000
49	Replacement of Main Gate of House # 112.Cat-II, I-8/1.	69,512
50	Roof treatment of House # 12.Cat-II, I-8/1.	216,785
51	Repainting Work of House # 19.Cat-II, I-8/1. (EXTERNAL).	142,794
52	Misc: Repair Work of House # 18.Cat-II, I-8/1.	78,071
53	P/L of Tiles in Bed Room of House # 26.Cat-II, I-8/1	118,208
54	Renovation of Bath Room of House # 94.Cat-II, I-8/1 (GF).	146,863
55	Repainting Work of House # 26.Cat-II, I-8/1. (EXTERNAL).	167,586
56	Renovation of Bath Room of House # 96.Cat-II, I-8/1. (GF).	123,232
57	Renovation of Kitchen of House # 26.Cat-II, I-8/1.	151,117
58	Renovation of Bath Room of House # 100.Cat-II, I-8/1. (GF).	160,992
59	Renovation of Kitchen of House # 100.Cat-II, I-8/1.	274,816
60	Roof Treatment of of House # 101.Cat-II, I-8/1.	168,751
61	Repainting Work of House # 08.Cat-II, I-8/1. (INTERNAL).	174,521
62	Repainting Work of House # 19.Cat-II, I-8/1. (INTERNAL).	113,400
63	Renovation of Bath Room of House # 101.Cat-II, I-8/1.	130,854
64	Repainting Work of House # 90.Cat-II, I-8/1.(INTERNAL/EXTERNAL)	275,863
65	Renovation of Kitchen of House # 101.Cat-II, I-8/1.	170,601
66	Repainting Work of House # 31.Cat-Ii, I-8/1. (INTERNAL).	105,381
67	P/F of Fiber Glass Shed on driveway of House # 91.Cat-II, I-8/1.	492,656
68	Renovation of Bath Room of House # 11.Cat-II, I-8/1.	278,645
69	Repainting Work of House # 31.Cat-II, I-8/1. (EXTERNAL).	104,130
70	Renovation of Kitchen & Misc: Repair Work of House # 13.Cat-II, I-8/1.	174,374
71	Repainting Work of House # 91.Cat-II, I-8/1 (INTERNAL/EXTERNAL)	279,313
72	Repainting Work of House # 30.Cat-II, I-8/1. (INTERNAL).	104,103
73	Repainting Work of House # 33.Cat-II, I-8/1. (EXTERNAL).	82,306
74	Renovation of Bath Room of House # 12.Cat-II, I-8/1.	57,157
75	P/F of Fiber Glass Shed on driveway of House # 03.Cat-II, I-8/1.	78,115
76	P/L of floor tiles & fixing of Fiber Glass Shed of House # 91.Cat-II, I-8/1.	475,374
77	Renovation of Bath Room of House # 23.Cat-II, I-8/1. (GF).	165,622
78	Renovation of 01-Bath Room of House # 17.Cat-II, I-8/1.	80,482
79	Repainting of Work of House # 11.Cat-II, I-8/1.(INTERNAL/EXTERNAL).	192,366
80	P/L of Cement Tiles on driveway of House # 87.Cat-II, I-8/1.	111,818
81	Repainting Work of House # 102.Cat-Ii, I-8/1. (EXERNAL).	96,354
82	Repainting Work of House # 21.Cat II, I-8/1. (EXERNAL).	80,909
83	Repainting Work of House # 114.Cat-II, I-8/1. (INTERNAL).	85,037

84	Repainting Work of House # 11.Cat-II, I-8/1. (INTERNAL/EXTERNAL).	193,594
85	Repainting of Work of House # 19.Cat-II, I-8/1. (EXTERNAL).	59,715
86	Renovation of Kitchen of House # 09.Cat-II, I-8/1.	137,978
87	Repainting Work of House # 21.Cat-II, I-8/1. (INTERNAL).	101,468
88	Renovation of Kitchen of House # 33.Cat-II, I-8/1.	108,668
89	Renovation of Kitchen & Misc: Repair Work of House # 91.Cat-II, I-8/1.	418,072
90	Providing/Laying of Tiles in Kitchen of House # 87.Cat-II, I-8/1.	106,484
91	Rising of B/Wall of House # 16.Cat-II, I-8/1.	180,292
92	Repainting Work of House # 27.Cat-II, I-8/1. INTERNAL.	123,285
93	Repainting Work of House # 114.Cat-II, I-8/1. EXTERNAL.	82,306
94	Renovation of 01-Bath Room of House # 112.Cat-II, I-8/1 (GF).	107,515
95	Replacement of Wooden Almirah of House # 11.Cat-II, I-8/1.	103,924
96	Replacement of wornout door shutters of House # 11.Cat-II, I-8/1.	122,138
97	Renovation of Bath Room of House # 27.Cat-II, I-8/1.	193,124
98	Renovation of Bath Room & Misc: R/O items of House # 27.Cat-II, I-8/1.	300,024
99	Renovation of 03-Bath Rooms of House # 12.Cat-II, I-8/1.	149,771
100	Repainting Work of House # 28.Cat-II, I-8/1. EXTERNAL.	152,582
101	Repainting Work of House # 28.Cat-II, I-8/1. INTERNAL.	107,232
102	Renovation of Bath Room of House # 20.Cat-II, I-8/1. (FF).	168,678
103	Roof Treatment of House # 20.Cat-II, I-8/1.	292,501
104	Renovation of 01-Bath Room of House # 08.Cat-II, I-8/1. (FF).	135,925
105	Misc: Repair Work of House # 18.Cat-II, G-8/2.	78,071
106	P/F of Door with frame & marble on stair in House # 21.Cat-II, G-8/2.	40,818
107	Renovation of Bath Room of House # 13.Cat-II, G-8/2.	169,411
108	Repainting of Work of House # 13.Cat-II, G-8/2. (INTERNAL).	111,422
109	Repainting of Work of House # 13.Cat-II, G-8/2. (EXTERNAL).	108,852
110	Repainting of Work of House # 18-A.Cat-II, G-8/2. (INTERNAL).	108,852
111	Repainting of Work of House # 19.Cat-II, G-8/2. (EXTERNAL).	121,645
112	Repainting of Work of House # 03.Cat-II, G-8/2. (INTERNAL).	90,390
113	Renovation of Bath Room of House # 03.Cat-II, G-8/2. (GF).	55,450
114	Repair of U/G Water Tank of House # 03.Cat-II, G-8/2.	206,513
115	Renovation of Kitchen & Aluminium Work of House # 05.Cat-II, G-8/2.	33,287
116	Repainting of Work of House # 11.Cat-II, G-8/2 (INTERNAL/EXTERNAL).	192,366
117	Repainting of Work of House # 19.Cat-II, (EXTERNAL).	59,715
118	P/F of Cement Tiles in House # 01.Cat-II, G-8/2.	165,622
119	Repair of Driveway of House # 03.Cat-II, G-8/2. Balance Work.	233,252
120	Repainting Work of House # 18.Cat-II, G-8/2. (INTERNAL).	97,565
121	Repainting Work of House # 18.Cat-II, G-8/2. (EXTERNAL).	79,626
122	S/R to APO House No.14-B St No.27, F-8/1 Islamabad.	1,303,907
123	S/R to APO House No.9-A St No.2, F-7/3-8-B St No.33 F-8/1 Islamabad.	491,792
124	S/R to APO House No.13-B Park Road F-8/1 Islamabad.	1,446,511
125	S/R to APO House No.4-B St No.31, F-8/1 Islamabad.	482,976
126	S/R to APO House No.9-B St No.2 F-7/3 Islamabad.	457,684
127	S/R to APO House No.3-A St No.62 F-8/4 Islamabad.	385,600
128	S/R to APO House No.8-A St No.24, F-8/2 Islamabad.	1,205,107
129	S/R to APO House 34-B Masjid Road F-6/4 Islamabad.	644,708

130	S/R to APO House No.1-A St No.15, F-6/3 Islamabad.	450,000
131	S/Rto APO House No.6-A St No.7 F-8/3 Islamabad.	500,000
132	S/R to APO House No.33-A Park Road F-8/1 & 57-A School Road F-6/2 Islamabad.	385,871
	Total A	**26,648,896**

E/M Works

Sr.	Description	Amount
1.	House NO.17- Cat-II G-8/2 Islamabad Replacement of Gas Geyser	39,045
2.	House No 15 Cat-II G-8/2 Islamabad Replacement of Cooking Range 3 Burner	29,284
3.	69- A St No.36 APO Houses, Replacement of Cooking Range 3 Burner	29,284
4.	2 Cat-II G-8/2 Rewinding of Motors and replacement of Ball bearing	4,418
5.	15 Cat-11 St No.10 I-8/1 Islamabad. Replacement of Gas Geysers, Replacement of Cooking Range 3 Burner , Replacement of 1 HP Motor Pumping set	77,388
6.	Replacement of Switches , Dimmer, Power Plug LED light ,6 to 32 SP MCCB	29,653
7.	H.No.8-B Street No.7, F-8/3 Islamabad. Wiring for plug point , fan point Replacement of Plug point, Double Arm wall Bracket Fan etc.	49,305
8.	H.NO.29A, St No.56 F-6/4 Replacement of 6 AMPs, Socket , S.P Switch, SP Flush type dimmer, 56 Ceiling fan, LED Light and 16" Wall Bracket fan	38,019
9.	H.No.1, Cat –II G-8/2 Islamabad 56" Ceiling Fan, 16 Seep Wall Bracket, IHP Motor Pumping Set.	39,700
10.	H.No.21 Cat-II G-8/2, Replacement of Light fitting, cooking range 5 Burner 35 Gallons Geyser	44,530
11.	H.No.2, Cat-I, G-8/2, Replacement of G.I Pipe 2", 1" 1-1/4	9,150
12.	H.No.23 Cat-I G-8/2 Islamabad 5 Burner , Cooking Range, kitchen Hood for cooking range with electricity supply , with exhaust fan gas geyser.	82,114
13.	H.No.3, Cat-II G-8/2, 5 Burner Cooking Range G.I Pipe	34,355
14.	H.No.1 & 7 Cat-II G-8/2 Islamabad, Replacement of water pumping set	26,785
15.	House No. 92, Cat-III-8/1 Islamabad, Wiring work , fitting & fixture, Replacement of ceiling fan, Exhaust fan, Gas Geyser, Gas Heater etc.	100,000
16.	H.No.19 Cat-II I-8/1 Islamabad Replacement of fitting and fixture and Gas geyser 35 Gallons.	79,758
17.	H.No.9 Cat-II I-8/1 Islamabad, Replacement of fitting and fixture 56" Ceiling Fan	39,566
18.	H.No.14 Cat-II I-8/1 Islamabad, Wiring work and 35 Gallons Gas Geyser	30,149
19.	H.No.87 Cat-II, I-8/1 Islamabad, Replacement of Accessories switch, SP MCCB, 56 Ceiling Fan	23,803
20.	H.No.112 Cat-II I-8/1 Islamabad, Replacement of Gas Cooling Range.	28,500
21.	House No.27-A Cat-II G-10/2 Islamabad.	86,105
	Total B	**920,911**
	Total Expenditure incurred during 2018-19 on Cat-II-Houses at Islamabad(A+B):-	**27,569,807**

*Q. No.237. Senator Kalsoom Perveen: Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state the per unit tariff of electricity for domestic, commercial and industrial consumers in the country as on 19th August,

2018 and 10th November, 2019, separately?

Mr. Omar Ayub Khan: Consumer - End Tariff for XWDISCOs attached as Annex-I

It's worth mentioning here that a subsidy of 226 billion is provided to various categories of consumers. Out of 226 billion, 136 billion is provided as Tariff Differential Subsidy (TDS). Agricultural consumers are provided with 25 billion subsidy in budget and 63 billion as cross subsidy, Industrial consumers (Peak Consumption) are provided Rs. 3/unit Industrial Support. Package (ISP) and Zero Rated consumers are provided electricity at flat rate of 7.5 Cents per unit.

Annex I

Consumer-End Tariff for XWDISCOs

Description	Fixed Charges	Applicable Tariff as of 19th August 2018	Applicable Tariff as of 10th November 2019	Increase / (Decrease)
		Variable Charges	Variable Charges	Variable Charges
	Rs./ kW/M	Rs./kWh	Rs./kWh	Rs./kWh
Residential				
Up to 50 Units		2.00	2.00	-
For peak load requirement less than 5 kW				
01-100 Units		5.79	5.79	-
101-200 Units		8.11	8.11	-
201-300 Units		10.20	10.20	-
301-700Units		16.00	19.18	3.18
Above 700 Units		16.00	22.28	4.28
For peak load requirement exceeding 5 kW)				
Time of Use (TOU) - Peak		18.00	22.28	4.28
Time of Use (TOU) - Off-Peak		12.50	15.96	3.46
Temporary Supply		22.26	23.47	1.21
Commercial - A2				
For peak load requirement less than 5 kW		18.00	18.83	0.8
For peak load requirement exceeding 5 kW				
Regular	400	16.00	22.31	6.3
Time of Use (TOU) - Peak		18.00	24.23	6.2
Time of Use (TOU) - Off-Peak	400	12.50	18.26	5.7
Temporary Supply		22.35	21.02	(1.33
Industrial				
B1		14.50	17.91	3.4
B1 Peak		18.00	21.47	3.4
B1 Off Peak		12.50	15.91	3.4
B2	400	14.00	17.41	3.4
B2 - TOU (Peak)		18.00	21.41	3.4
B2 - TOU (Off-peak)	400	12.29	15.7	3.4
B3 - TOU (Peak)		18.00	21.41	3.4
B3 - TOU (Off-peak)	380	12.20	15.61	3.4
B4 - TOU (Peak)		18.00	21.41	3.4
B4 - TOU (Off-peak)	360	12.10	15.51	3.4
Temporary Supply		19.85	18.99	(0.85

Note: The above rates for industrial consmuers do not inlcude Industrial Support Package (ISP).

*Q. No.238. Senator Kalsoom Perveen: Will the Minister for Housing and Works be pleased to state whether it is a fact that the Federal Government Housing Foundation has been converted into Federal Government Housing Authority if so, the details of new vacancies to be created in that authority, indicating also the nomenclature, basic pay scale, educational qualification and provincial quota set prescribed for each post/ vacancy?

Chaudhary Tariq Bashir Cheema: Yes, The FGE Housing Authority has been established through an act of Parliament (Act No. 4/2020) and has been issued in the Gazette of Pakistan on 15-01-2020. The details of new vacancies created in the FGE Housing Authority is at Annexure-A.

Annex-A

S#	Name of post	No of posts	Maximum age limit	Minimum qualification/relevant experience
01	Director Planning (BS-19)	01 (Merit)	45-years	Second class Master Degree in city or Regional Planning from any recognized university. 12 years' experience in relevant field Registered as Town planner with PCATP
02	Director Security (BS-19)	01 (Merit)	45-years	Second class Master's Degree 12-15 years' experience in the relative field in Government / Semi Government Organization. OR Ex-Army Officer to the rank of Lt. Col (Retired from the service not more than 5 years). Age limit 50-55 year
03	Director Technical-II (BS-19)	01 (Merit)	45-years	Second class Master Degree in Civil Engineering or Master Degree in Construction Management and Structure with 12 years' experience in any public /Private Sector Firm in BS-17 and above post in relevant field. Or Second class B.SC (Civil Engineering) with 15 years' experience in any public /Private Sector firm in BS-17 and above post in relevant field. Registered with PEC
04	Deputy Director (Security) (BS-18)	01 (Merit)	40-years	Second class Master's Degree or equivalent qualification preferably in Public / Business Administration or Administrative Science. 05-07 years' experience in relative field in Government / Semi Government Organization. OR Ex-Army Officer to the rank of Major (Retired from the service not more than 5 years). Age limit 45-50 years
05	Deputy Director (Architect) (BS-18)	01 (Merit)	40-years	Degree in Architecture from any recognized University. Registered with PCATP. 7 years' experience in relevant filed.
06	Deputy Director (Town Planner) (BS-18)	01 (Merit)	40-years	Degree in City & Regional Planning from any recognized University. Registered with PCATP. 7 years' experience in relevant filed.
07	Deputy Director Tech (Civil) (BS-18)	01 (Merit)	40-years	Second class Masters Degree in Civil Engineering with 05 years experience or Second class B.Sc. Civil Engineering with 7 years experience Registered with PEC
08	Deputy Director Tech (E/M) (BS-18)	01 (Merit)	40-years	Second class Master Degree in Electrical and Mechanical Engineering with 5 years experience or Second class B.Sc. Electrical & Mechanical Engineering with 7 years

				experience. Registered with PEC.
09	Deputy Director (EIA) (BS-18)	01 (Merit)	40-years	MS in Environmental Science. 7 years relevant experience. 35 years age.
10	Assistant Director (Security) (BS-17)	01 (Merit)	35-years	Second class Master's Degree 03-05 years experience in the relative field in Government / Semi Government Organization. Or Ex-Army Officer to the rank of Capt. (Retired from the service not more than 5 years). Age limit 40-45 year
11	Assistant Director (Tech) (Civil) (BS-17)	**06 (Total)** {(03 Punjab, 01 Sindh R, 01 KPK, 01 Merit)}	35-years	Second class Bachelor's Degree in Civil Engineering from recognized University. 03-05 years experience in relevant field. Registered with PEC
12	Assistant Director (Contract specialist) (BS-17)	01 (Merit)	35-years	Second class Bachelor's Degree in Civil Engineering from recognized University. Preferably M.Sc. Project/ Contract Management. 03 years experience in case of B.Sc. Registered with PEC
13	Assistant Director (Town Planner) (BS-17)	02 (Merit)	35-years	Bachelor's Degree in City & Regional Planning. Registered with PCATP. 03 years experience in relevant field.
14	Assistant Director (Architect) (BS-17)	01 (Merit)	35-years	Bachelor's Degree in Architectural Engineering. Registered with PCATP. 03 years experience in relevant field.
15	Deputy Assistant Director (Revenue) (BS-16)	01 (Merit)	35-years	B.A. LLB or B.A along with 3-5 years experience as Tehsildar / Naib Tehsildar.
16	Deputy Assistant Director (Security) (BS-16)	01 (Merit)	35-years	Second class Masters degree. 3-05 years experience in relevant field in Government /Semi Government organization. Or Ex-Army officer to the rank of JCO (Retired from service not more than 5 years). Maximum age 40-45.
17	Sub Engineer (Civil) (BS-11)	**06 (Total)** {(01 Punjab) (01 Balochistan) (04 Merit)}	35-years	Diploma in civil Engineering from any recognized institute with minimum 03 years experience.
18	Sub Engineer (E/M) (BS-11)	**03 (Total)** {(01 Punjab) (01 Balochistan) (01 Merit)}	35-years	Diploma in E/M Engineering from any recognized institute with minimum 03 years experience.

*Q. No.239. Senator Seemee Ezdi: Will the Minister for Law and Justice be pleased to state:

(a) the number of cases lying pending in the Civil Courts Islamabad, the Islamabad High Court

and the Supreme Court for the last five years, with year wise break up indicating also the reasons for delay in the disposal of the same; and

(b) the number of judges in the said courts at present?

Dr. Muhammad Farogh Naseem: (a) The information regarding number of cases lying pending in the Civil Courts Islamabad, the Islamabad High Court and the Supreme Court is not being maintained by Law and Justice Division, therefore, the Registrars of Supreme Court of Pakistan and Islamabad High Court, Islamabad as well as Law and Justice Commission of Pakistan has been requested to furnish the same vide letter dated 02-12-2019. In response, the Law and Justice Commission of Pakistan is of the view that the said information is not the ambit of that Secretariat, whereas, the replies of Supreme Court and Islamabad High Court are still awaited.

(b) The requisite information received from Law and Justice Commission of Pakistan vide letter dated 05-12-2019 is as under:-

S.No.	Name of Court	Working Strength of Judges
1.	Supreme Court of Pakistan	16
2.	Islamabad High Court	07
3.	District Judiciary, Islamabad (District & Sessions Judges)	10
4.	Additional District & Sessions Judges	15
5.	Senior Civil Judges	06
6.	Civil Judges/ Judicial Magistrates/ Family Judges	47

*Q. No.240. Senator Sajjad Hussain Turi: Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:

(a) the steps taken / being taken by the Government to reduce the electricity line losses; and

(b) the steps being taken by the Government to reduce dependence on fossil oil for electricity generation and increase projects of renewable energy in the country?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) The following steps are being taken/ by DISCOs to reduce the electricity line losses:

- Surveillance and theft control through anti-theft drive/ night Chowkidara to reduce line losses.
- Construction of new grids and up-gradation of existing grid stations.
- Augmentation of Power transformers.
- Replacement of undersize conductors.
- Installation and replacement of defective capacitors.
- Replacement of undersize conductors of 11 kV feeders.
- Replacement of old and defective meters.
- Augmentation and addition of Distribution transformers.
- Replacement of defective transformers.
- Ensuring billing accuracy through Mobile Meter Reading (MMR).
- HT/LT ratio in low performing DISCO's is being improved.

(b) Generation of cheap electricity utilizing indigenous renewable energy resources is amongst the top priorities of the Government. Significant measures to promote the development of renewable energy based power projects have been taken by the Government. Some of the initiatives/measures taken are as follows:

1. New Alternative & Renewable Energy Policy has been formulated targeting a higher share of ARE technologies in the energy mix of 20% by 2025 and 30% by 2030. The policy has an enhanced scope and includes all types of alternative and renewable energy technologies including hybrid configurations. The policy focuses on project development primarily to competitive bidding and also promoting local manufacturing.
2. Several RE projects that had achieved significant project milestones but could not get completed due to certain decisions of the Cabinet Committee of Energy (CCoE) made in December, 2017 have been allowed by the CCoE to complete their projects subject to fulfillment of certain pre-conditions. Accordingly, AEDB is facilitating the projects for their development. Twelve (12) wind power projects with a cumulative capacity of 610 MW have recently achieved financial close of their respective projects.
3. Several studies have been initiated with the support of donor agencies with the objective of increasing the share of wind and solar

energy in the energy mix of the country and making associated grid augmentations.

4. A study on identifying and developing renewable energy zones has been initiated with the support of World Bank.
5. Development of RPF documents for carrying out competitive bidding for projects falling under category-III as per CCoE decision dated 27th February, 2019 is near completion.

*Q. No.241. Senator Naseebullah Bazai: Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:

(a) the number of applicants who have deposited the demand notices for installation of electricity meters in PESCO Sub-Division Gari Kapora, District Mardan; and
(b) whether it is a fact that the installation of electricity meters of the said persons has been delayed, if so, the reasons thereof indicating also the time by which the same will be installed?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) Presently, there are 273 applicants who have deposited demand notices, but installation of electricity connection against them are pending.

(b) Yes, the installation of connections has been delayed due to shortage of material for new connections. However, at present, sufficient quantity of material has been provided to the said Sub Division and the pending connections will he installed/ energized within 07-days, i.e by 16-01-2020. The paid demand notices are pending for last four months. However, it may be noted that 179-

Nos. connections have been installed in the said Sub Division during last 02-months.

*Q. No.242. Senator Naseebullah Bazai: Will the Minister for Law and Justice be pleased to state:-

(a) the names, age, place of domicile, educational qualifications, experience in the relevant field and date of present appointment of the present Mohtasibs of the Banking Mohtasib, Wafaqi Mohtasib (Ombudsman), Federal Insurance Ombudsman, Federal Tax Ombudsman and Federal Ombudsman For Protection Against Harassment at workplace indicating also the salary, allowances and other fringe benefits admissible to each of them; and

(b) the criteria and procedure laid down for appointment of the said Mohtasibs?

Dr. Muhammad Farogh Naseem: (a) Reply is at Annex-I.

(b) Reply is at Annex-II.

ANNEX-I

INFORMATION REGARDING FEDERAL OMBUDSMEN

S.NO.	NAME OF INCUMBENT	OFFICE	AGE	PLACE OF DOMICILE	EDUCATIONAL QUALIFICATIONS	EXPERIENCE	DATE OF APPOINTMENT
1.	Syed Tahir Shahbaz	Wafaqi Mohtasib (Ombudsman)	61 years 05.03.1958	Punjab	M.Sc (Geology) and LL.M	A retired Secretary, Establishment Division. Served around 35 years against various assignment in both Federal and Provincial Government	21.07.2017
Pay, Privileges and Allowances as admissible to a Judge of Supreme Court of Pakistan in terms of Establishment Division's letter No.1(7)/83-D.S.(C), dated 01.06.1992 (**Approved by the President**)							
2.	Mr. Mushtaq Ahmed Sukhera	Federal Tax Ombudsman	62 ½ years 11.04.1957	Okara, Punjab	B.A. LLB	Remained posted as IGP (BS-22), Balochistan and Punjab provinces.	08.09.2017
Pay, Privileges and Allowances as admissible to a Judge of Supreme Court approved by the President on a Summary moved by Ministry of Law and Justice. (**Approved by the President**)							
3.	Ms. Kashmala Tariq	Federal Ombudsperson for Protection against Harassment of Women at the Workplace	47 years 24.01.1972	Lahore, Punjab	B.A. LLB, LLM	Experience in Political work and as Corporate Lawyer from 1993 to 2013.	27.02.2018
Salary, allowances and privileges as admissible to a judge of High Court approved by the President, notified by Ministry of Law and Justice Notification dated 11.05.2018 (**Approved by the President**)							
4.	Mr. Muhammad Kamran Shahzad	Banking Mohtasib	68 years	Punjab	MBA, M.A. Economics	Ex-Deputy Governor State Bank of Pakistan. Prior to joining SBP he has experience of 20 years in banking, oil and gas sector. He has also been a part of UBL for 14 years and Industrial Development Bank of Pakistan (IDBP) and Pakistan State Oil (PSO)	15.04.2019
The Banking Mohtasib shall be entitled to the same salary and allowances as Judge of a High Court in terms of Section 82B of the Banking Companies Ordinance, 1962 (LVII of 1962)							
5.	Dr. Muhammad Khawar Jameel	Federal Insurance Ombudsman	63 years 23.09.1956	Sindh (U)	BA, LLB, M.A. (Eco), LLM. MBA, PhD	Experience of more than 36 years in administrative management and magisterial work. Remained Member Incharge of Wafaqi Mohtasib Sectt. For approximately two and half years.	12.12.2019
The Insurance Ombudsman shall be entitled to the same salary and allowances as a Judge of a High Court in terms of Section 126 of Insurance Ombudsman, 2000.							

Annex-II

INFORMATION REGARDING FEDERAL OMBUDSMEN

Wafaqi Mohtasib (Ombudsman) (Section 3 of P.O. 1 of 1983)	(1) There shall be a Wafaqi Mohtasib (Ombudsman), who shall be appointed by the President (2) Before entering upon office, the Mohtasib shall take an oath before the President in the form set out in the First Schedule. (3) The Mohtasib shall, in all matters, perform his functions and exercise his powers fairly, honestly, diligently and independently of the Executive, and all executive authorities throughout Pakistan shall act in aid of the Mohtasib.
Federal Ombudsperson for Protection against Harassment of Women at the workplace (Section 7 of Protection against Harassment of Women at the Workplace Act, 2010)	1) The respective Governments shall appoint an Ombudsman at the Federal and Provincial levels. 2) A person shall be qualified to be appointed as an Ombudsman who has been a judge of High Court or qualified to be appointed as a judge of High Court. The Ombudsman may recruit such staff as required to achieve the purposes of this Act and the finances will be provided by the respective Governments.
Banking Mohtasib Pakistan (Section 82A of The Banking Companies Ordinance, 1962 (LVII of 1962)	1) There shall be a Banking Mohtasib who shall be appointed by the President in consultation with the Governor of the State Bank of Pakistan 2) The Banking Mohtasib shall be a person of high integrity and unimpeachable banking or legal credentials who is not a share-holder of a banking company or financial institution and is not, and has not, been a bank defaulter
Federal Tax Ombudsman (Section 3 of Federal Tax Ombudsman Ordinance, 2000.)	1) There shall be a Federal Tax Ombudsman who shall be appointed by the President. 2) Before entering upon Office, the Federal Tax Ombudsman shall make oath before the President in the form set out in the Schedule to this Ordinance. 3) The Federal Tax Ombudsman shall, in all matters, perform his functions and exercise his powers fairly, honestly, diligently and independently of the executive and all executive authorities throughout Pakistan shall act in aid of the Federal Tax Ombudsman.
Federal Insurance Ombudsman Section 125 of Insurance Ordinance, 2000	1) As soon as may be, after the commencement of this Ordinance, the Federal Government shall appoint an Insurance Ombudsman. 2) The Insurance Ombudsman shall be a natural person having high integrity and ability and unimpeachable insurance or legal credentials, and shall not at the date of his appointment be more than seventy years of age. He shall not be a shareholder of an insurance company.
Section 3 of the Federal Ombudsmen Institutional Reforms Act, 2013 States as under:- (3) Tenure of the Ombudsman – The Ombudsman shall hold office for a period of four years and shall not be eligible for any extension of tenure or re-appointment as Ombudsman under any circumstances. Provided that the Ombudsman shall continue to hold office after expiry of his tenure till his successor enters upon the office.	

*Q. No.243. Senator Naseebullah Bazai: Will the Minister for Law and Justice be pleased to state:

(a) the names, age, place of domicile, educational qualifications, experience in the relevant field and date of present appointment of the Advisors presently working in the Banking Mohtasib, Wafaqi Mohtasib (Ombudsman),

Federal Insurance Ombudsman, Federal Tax Ombudsman and Federal Ombudsman For Protection Against Harassment at workplace indicating also the period for which their appointment has been made, period remaining in each case and the salary, allowances and other fringe benefits admissible to each of them; and

(b) the criteria and procedure laid down for appointment of the said Advisors?

Dr. Muhammad Farogh Naseem: (a) Reply is at Annex-I.

(b) Reply is at Annex-II.

ANNEX-I

INFORMATION REGARDING ADVISORS APPONTMENT IN OMBUDSMEN SECRETARIATS

S.NO.	NAME	DESIGNATION	AGE / DOB	DOMICILE	EDUCATIONAL QUALIFICATION	EXPERIENCE IN THE RELEVANT FIELD	DATE OF INITIAL APPOINTMENT	PERIOD OF APPOINTMENT / EXPIRY OF CONTRACT	REMAINING PERIOD OF CONTRACT	SALARY AND OTHER BENEFITS
1. WAFAQI MOHTASIB SECRETARIAT										
WAFAQI MOHTASIB SECRETARIAT (HEAD OFFICE, ISLAMABAD)										
1.	Syed Anwar Mehmood	Honorary Sr. Advisor	71	Islamabad	M.A. Economics	Former Federal Secretary	14.01.2013	Till further orders		Not admissible (honorary appointee)
2.	Mr. Ejaz Ahmed Qureshi	Sr. Advisor (Appraisal)	71	KPK	M.A. Political Science / Post Graduate Course in Public Policy & Planning	Former Federal Secretary / Chief Secretary KPK & Sindh	17.07.2014	Till further orders		UNICEF has placed the officer at the disposal of Wafaqi Mohtasib as National Commissioner for Children
3.	Mr. Abdul Khaliq	Sr. Advisor	65	Punjab	Ph.D / M.A. Economics / M.Sc Defence & Strategic Studies	Former Federal Secretary	01.11.2017	02.01.2020 to 30.06.2020	05 months 20 days	Rs.200,000/-
4.	Ms. Raana Seerat	Sr. Advisor	62	Punjab	M.A. English Literature	Former Senior Member FBR	01.07.2018	02.01.2020 to 31.03.2020	02 months 20 days	Rs.200,000/-
5.	Mr. ShahidUllah Baig	Sr. Advisor	64	GB	B.A.	Former Federal Secretary	01.07.2019	02.01.2020 to 31.03.2020	02 months 20 days	Rs.200,000/-
6.	Mr. M. Asghar Chaudhry	Sr. Advisor	61	Punjab	M.Sc. MBA	Former Federal Secretary	07.10.2018	02.01.2020 to 31.03.2020	02 months 20 days	Rs.200,000/-
7.	Hafiz Ahsan Ahmad Khokhar	Sr. Advisor (Law)	46	Punjab	MA. LLB	Advocate Supreme Court (17 years legal experience)	30.04.2013	02.01.2020 to 31.03.2020	02 months 20 days	Rs.350,000/-
8.	Mr. Omar H. Sajjad	Honorary Sr. Advisor	36	Punjab	LLB Hons / post Graduate Diploma Law	Barrister at Law (14 years legal experience	01.01.2017	Till further orders		Not admissible (honorary appointee)
9.	Mr. Shahid	Advisor	72	Punjab	M.Sc Chemistry	Former	01.01.2017	02.01.2020 to	05 months	Rs.175,000/-

	Humayun				& M.A. (Eco) & Social Studies	Additional Secretary		30.06.2020	20 days	
10.	Raja Akhlaq Hussain	Advisor	62	Punjab	LLM	Former District and Sessions Judge	09.05.2019	02.01.2020 to 30.06.2020	05 months 20 days	Rs.175,000/-
11.	Dr. Raana Ahsan (Raania)	Honorary Advisor	63	AJK	Ph.D	Former Executive Director General	29.11.2016	Till further orders		Not admissible (honorary appointee)
12.	Ms. Viquar Un Nisa Hashmi	Honorary Advisor	54	Sindh	M. Phil/ LLM	Legal Experience / Attorney & Consultant (20 years)	07.09.2016	Till further orders		Not admissible (honorary appointee)
13.	Mr. Muhammad Tanvir Mir	Advisor	64	Punjab	BA. LLB	Former District & Sessions Judge	01.11.2017	02.01.2020 to 30.06.2020	05 months 20 days	Rs.175,000/-
14.	Mr. Mohammad Amir Sial	Advisor	62	Punjab	M.A. (Pol. Sc) LLB	Former Additional Secretary	02.10.2019	02.01.2020 to 31.03.2020	02 months 20 days	Rs.175,000/-
15.	Mr. Tahir Ali Khilji	Advisor	64	Punjab	M.A. International Development / LLM	Professional voluntary work with local, regional and international organizations (20 years experience)	01.11.2019	01.11.2019 to 31.03.2020	02 months 20 days	Rs.175,000/-
16.	Mr. Khalid Masood Ahmed	Advisor	70	Punjab	MPA / LLB	Former Additional Secretary	20.11.2019	20.11.2019 to 31.03.2020	02 months 20 days	Rs.175,000/-
17.	Syed Qamar Mustafa Shah	Associate Advisor	65	Punjab	B.Sc	Former Joint Secretary	02.06.2014	02.01.2020 to 30.06.2020	05 months 20 days	Rs.150,000/-
18.	Dr. Muhammad Asif ur Rehman	Associate Advisor	64	Punjab	MBA / MBBS / DMART	Former Director General	02.07.2019	02.01.2020 to 31.03.2020	02 months 20 days	Rs.150,000/-
WAFAQI MOHTASIB SECRETARIAT (REGIONAL OFFICE, LAHORE)										
19.	Malik Asif Hayat	Hon. Sr. Advisor	71	Punjab	BSc	Former Federal Secretary /	11.03.2015	Till further orders		Not admissible

						Chairman, FPSC / IG Police				(honorary appointee)
20.	Mr. Nadeem Ashraf	Senior Advisor	63	Punjab	BA/LLB & Post Graduate Diploma in Public Ad.	Former Federal Secretary	02.07.2019	02.01.2020 to 30.06.2020	05 months 20 days	Rs.200,000/-
21.	Mr. Khalid Hanif	Senior Advisor	63	KPK	BA	Former Federal Secretary	02.07.2019	02.01.2020 to 30.06.2020	05 months 20 days	Rs.200,000/-
22.	Dr. Muhammad Saqib Aziz	Senior Advisor	61	Balochistan	MSC / MBBS	Former Federal Secretary	02.10.2019	02.01.2020 to 31.03.2020	02 months 20 days	Rs.200,000/-
23.	Mr. Mohammad Aslam Khan	Advisor	62	Punjab	M.A.	Former Postmaster General	02.07.2019	02.01.2020 to 31.03.2020	02 months 20 days	Rs.175,000/-
24.	Mr. Arif Mehmood	Advisor	63	Punjab	M.A. LLB	Former Additional Secretary	02.07.2019	02.01.2020 to 31.03.2020	02 months 20 days	Rs.175,000/-
WAFAQI MOHTASIB SECRETARIAT (REGIONAL OFFICE, MULTAN)										
25.	Ch. Abdul Hameed	Advisor	67	Punjab	B.A. LLB	Former District & Sessions Judge	12.07.2019	02.01.2020 to 31.03.2020	02 months 20 days	Rs.175,000/-
WAFAQI MOHTASIB SECRETARIAT (REGIONAL OFFICE, GUJRANWALA)										
26.	Mr. Shahid Latif Khan	Advisor	63	Punjab	M.Sc / LLB	Former Director General	02.07.2019	02.01.2020 to 31.03.2020	02 months 20 days	Rs.175,000/-
WAFAQI MOHTASIB SECRETARIAT (REGIONAL OFFICE, KARACHI)										
27.	S. Anwar Haider	Sr. Advisor	70	Sindh (R)	M.Sc Defence Strategic	Former Senior Member Revenue Board	20.06.2016	02.01.2020 to 30.06.2020	05 months 20 days	Rs.200,000/-
28.	Mrs. Yasmin Saud	Sr. Advisor	65	Punjab	M.A. English Literature	Former Senior Member FBR	01.07.2015	02.01.2020 to 31.03.2020	02 months 20 days	Rs.200,000/-
29.	Syed Zakir Hussain	Advisor	64	Sindh (R)	B.Sc / LLB	Former Senior Officer of the Police Service	21.01.2019	02.12.2019 to 31.01.2020	20 days	Rs.175,000/-
30.	Syed Shujaat Abbas	Advisor	67	Sindh (U)	M.A. Economics	Former DG NADRA	01.07.2015	02.12.2019 to 31.01.2020	20 days	Rs.175,000/-
31.	Mr. Riaz Ahmed Memon	Associate Advisor	62	Sindh (R)	LLM, MBA. MSC. PGDPA	Former Secretary, Govt. of Sindh	01.11.2017	02.01.2020 to 31.03.2020	02 months 20 days	Rs.150,000/-

WAFAQI MOHTASIB SECRETARIAT (REGIONAL OFFICE, HYDERABAD)										
32.	Syed Saghar Hussain Zaidi	Advisor	63	Sindh U	MA. LLB	Former District & Sessions Judge	01.11.2017	02.01.2020 to 31.03.2020	02 months 20 days	Rs.175,000/-
33.	Syed Ayaz Hussain	Advisor	63	Sindh R	BSc	Former Ambassador of Pakistan	02.07.2018	02.12.2019 to 31.01.2020	20 days	Rs.175,000/-
WAFAQI MOHTASIB SECRETARIAT (REGIONAL OFFICE, SUKKUR)										
34.	Mr. Muhammad Amin Mangrio	Advisor	65	Sindh R	BA	Former Member Provincial Civil Service	01.11.2017	02.12.2019 to 31.01.2020	20 days	Rs.175,000/-
WAFAQI MOHTASIB SECRETARIAT (REGIONAL OFFICE, PESHAWAR)										
35.	Mr. Sher Bahadur Arbab	Advisor	61	KPK	LLB MBA	Former Accountant General, KPK	01.11.2019	01.11.2019 to 31.03.2020	02 months 20 days	Rs.175,000/-
WAFAQI MOHTASIB SECRETARIAT (REGIONAL OFFICE, ABBOTTABAD)										
36.	Kh. Saif-ur-Rehman	Associate Advisor	63	KPK	MA. LLB	Former Joint Secretary	02.07.2019	02.01.2020 to 31.03.2020	02 months 20 days	Rs.150,000/-
WAFAQI MOHTASIB SECRETARIAT (REGIONAL OFFICE, QUETTA)										
37.	Mr.Ghulam Sarwar Brohi	Associate Advisor	66	Balochistan	MA LLM	Former Deputy Registrar, Trade Marks Registry	02.10.2019	02.01.2020 to 30.06.2020	05 months 20 days	Rs.150,000/-
2. FEDERAL TAX OMBUDSMAN SECRETARIAT										
FEDERAL TAX OMBUDSMAM SECRETARIAT (HEAD OFFICE, ISLAMABAD)										
1.	Mr. Arshad Mahmood Cheema	Advisor / Registrar	67	Punjab	BA LLB Competitive Examination Civil Judge	Retired District & Sessions Judge	01.10.2012	30.06.2020	-	Rs.210,000/- Petrol 250 liters. Mobile allowance Rs.5000/-
2.	Mr. Tariq Ahad Nawaz	Advisor (Committee / Research)	64	KPK	BSC	Former DG	08.12.2017	30.06.2020	-	Rs.180,000/- (all inclusive)
3.	Mr. Justice (R) Mansoor Ahmed	Advisor Legal	77	Punjab	LLB	Lawyer for 32 years, retired Judge, former	23.07.2018	22.07.2020	-	Rs.176,000/- (all inclusive)

						Secretary				
4.	Mr. Aftab Ahmad	Advisor IT	63	Punjab	BA LLB MBA	Work experience in FBR and NAB	08.11.2018	03.12.2019	-	Rs.180,000/- (all inclusive)
5.	Ms. Mahbooba Razzaq	Advisor	60	AJK	M.Sc Pakistan Studies M.Sc HRM	Work experience in FBR and NAB	02.12.2019	01.12.2020	-	Rs.180,000/- (all inclusive)
FEDERAL TAX OMBUDSMAM SECRETARIAT (REGIONAL OFFICE, LAHORE)										
6.	Mian Munawar Ghafoor	Advisor Incharge	70	Punjab	MA (Eco)	Former Chief Commissioner DG Inland Revenue, Multan	03.02.2014 (project)	31.12.2019	-	Rs.147,813/- per month Petrol: 20 liters Mobile Allowance Rs.5000/-
7.	Mr. Khawaja Umar Mehdi	Advisor (Custom, ST & FED)	64	Punjab	MA LLB	Retired Member Technical Custom Appellate Tribunal, Lahore	14.12.2018	31.01.2020	-	Rs.180,000/- (all inclusive)
8.	Syed Pervaiz Ali Shah	Advisor	61	Punjab	MA LLB	Retired Member Punjab Tribunal Services Tribunal, Lahore	02.12.2019	01.12.2020	-	Rs.180,000/- (all inclusive)
9.	Mr. Abdur Rehman Dogar	Advisor IT	65	Punjab	M.A. (IR)	Retired Member (Training) FBR, Islamabad	11.08.2016	31.12.2020	-	Rs.177,000/- per month Petrol: 250 liters Mobile Allowance: 5000/-
FEDERAL TAX OMBUDSMAM SECRETARIAT (REGIONAL OFFICE, KARACHI)										
10.	Mr. Manzoor Hussain Kureshi	Advisor Incharge	69	Sindh (R)	M.A. (Pol. Science) LLB	Commissioner IR Member	14.06.2010	31.12.2020		Rs.165,550/- per month

						Income Tax Appellate Tribunal				Petrol 250 liters Mobil Allowance: Rs.5000/-
11.	Mr. Shahid Ahmed	Advisor Custom, ST & FED)	70	Sindh (U)	M.A. (Eco)	Worked as Country Representative, retied Additional Secretary, Member ST & FE, CBR	18.03.2016	31.12.2020	-	Rs.164,875/- per month Petrol 200 liters Mobile Allowance: Rs.5000/-
12.	Syed Ayaz Mahmood	Advisor	61	Karachi	B.Sc	Former Chief Commissioner Inland Revenue Large Taxpayers' Unit, Khi	04.04.2019	03.04.2020	-	Rs.180,000/- (all inclusive)`
FEDERAL TAX OMBUDSMAM SECRETARIAT (REGIONAL OFFICE, FAISALABAD)										
13.	Mr. Tauqueer Akbar	Advisor Incha:ge	65	Punjab	M.A.	A retired BS-21 Officer of Inland Revenue	06.12.2017	31.12.2020	-	Rs.180,000/- (all inclusive)`
FEDERAL TAX OMBUDSMAM SECRETARIAT (REGIONAL OFFICE, QUETTA)										
14.	Mr. Justice (R) Muhammad Nadir Khan	Advisor Incharge	64	Quetta	M.A. English / LLB	A retired Judge of Balochistan High Court.	01.08.2019	31.01.2020	-	Rs.100,000/- (all inclusive)`
FEDERAL TAX OMBUDSMAM SECRETARIAT (REGIONAL OFFICE, PESHAWAR)										
15.	Mr. Abdul Wadood	Advisor Incharge	68	KPK	M.A. (Pol. Sc)	A retired BS-21 Officer of Inland Revenue	13.12.2018	31.01.2020	-	Rs.180,000/- (all inclusive)`
FEDERAL TAX OMBUDSMAM SECRETARIAT (REGIONAL OFFICE, MULTAN)										
16.	Mr. Saleem Raza Asif	Advisor Incharge	63	Punjab	MA (Eng) LLB, DTI, DLL	Experience in of working in FBR, Regional Tax Offices and CBR	06.12.2017	31.12.2020	-	Rs.180,000/- (all inclusive)`
FEDERAL TAX OMBUDSMAM SECRETARIAT (REGIONAL OFFICE, GUJRANWALA)										
17.	Mr. Ghazanfar	Advisor	61	Punjab	NBA (Finance)	Retired Chief	03.12.2019	02.12.2020	-	Rs.180,000/-

	Hussain					Commissioner Inland Revenue, RTO Gujranwala				(all inclusive)
3. FEDERAL OMBUDSMAN SECRETARIAT FOR PROTECTION AGAINST HARASSMENT OF WOMEN AT THE WORKPLACE										
Requisite information pertaining to FOSPAH may be treated **'NIL'**										
4. FEDERAL INSURANCE OMBUDSMAN SECRETARIAT										
1.	Mr. Muhammad Tasir Tahir	Advisor	71	Punjab	MA (Eng) M.Sc (Defence & Statistics Studies)	Retired BS-22 officer of Secretariat Group	16.02.2016	31.12.2020	01 year & 07 days	Rs.165,000/-
2.	Syed Faisal Saud	Advisor	71	Punjab	MA (Rural Dev) MA (English Literature) B.Sc (Zoology)	Retired BS-21 Officer of DMG	15.03.2017	30.06.2020	06 months & 07 days	Rs.137,500/-
3.	Mr. Fasihuddin Khan	Advisor	68	Sindh (R)	MA (Dev. Economics)	Retired BS-21 Officer of DMG	01.02.2019	30.06.2020	06 months & 07 days	Rs.137,500/-
4.	Mr. Sher Ali Khan	Advisor	65	KPK	MA (Eco) ACMA, FLMI, FCMA	Former General Manager, State Life. Remained in State Life for 22 years.	15.05.2018	30.06.2020	06 months & 07 days	Rs.125,000/-
5. BANKING MOHTASIB PAKISTAN										
1.	Mr. Aamer Aziz Saiyid	Advisor	18.01.1942	Punjab	MA LLB	Advocate in High Court (50 yrs)	01.11.2004	30.06.2020	-	Rs.338,000/-
2.	Mr. Farhat Saeed	Advisor	15.07.1946	Sindh (U)	MA	Retired Executive Director of SBP	14.04.2008	30.06.2020	-	Rs.338,000/-
3.	Syed Faheemuddin Ahmed	Advisor	13.01.1945	Punjab	MA – IBP	33 yrs banking experience	01.02.2005	30.06.2020	-	Rs.338,000/-
4.	Mr. Anwar A. Chaudhry	Advisor	10.03.1948	Sindh U	B.Com DAIBP	36 yrs Banking Experience	01.11.2010	30.06.2020	-	Rs.286,000/-
5.	Mr. Muhammad Ali Jangda	Advisor	10.11.1955	Sindh U	MBA – M-Phil	33 yrs banking experience	01.04.2016	30.06.2020	-	Rs.168,650/-
6.	Mr. Saleem Akhtar	Advisor	10.01.1952	Punjab	LLB	Legal Advisor	22.11.2010	30.06.2020	-	Rs.260,000/-

						SBP				
7.	Mr. Rafiuddin Junejo	Advisor	22.07.1953	Sindh R	MBA MA LLB	45 yrs banking experience	01.03.2016	30.06.2020	-	Rs.168,750/-
8.	Mr.Gul Muhammad	Advisor	05.03.1961	Sindh R	M.A. Eco	30 yrs banking experience	12.04.2019	30.06.2020	-	Rs.150,000/-
9.	Mr. Noman Ahmed Qureshi	Advisor	06.05.1956	Sindh U	C.A.	Retired Executive Director SBP / 40 yrs	08.05.2019	30.06.2020	-	Rs.150,000/-
10.	Mr. Nawroz Muhammad Ali	Advisor	21.03.1966	Sindh U	FCA	30 yrs banking experience	21.05.2019	30.06.2020	-	Rs.150,000/-
11.	Mr. Shams Qadri	Advisor	27.03.1945	Punjab	ACIS (UK)	45 yrs banking experience	04.06.2007	30.06.2020	-	Rs.189,000/-
12.	Raja Liaquat Ali	Advisor	10.10.1947	Punjab	BA – DAIBP	33 yrs banking experience	09.08.2007	30.06.2020	-	Rs.141,750/-
13.	Mr. Nazimuddin Siddique	Advisor	13.11.1951	Punjab	BA – DAIBP	45 yrs banking experience	07.08.2007	30.06.2020	-	Rs.141,750/-
14.	Mr. Mushtaq Ahmed	Advisor	01.01.1951	KPK	MA (Pol. Sc)	30 years banking experience	24.03.2008	30.06.2020	-	Rs.135,000/-
15.	Mr. Talat Munir	Advisor	23.12.1951	Sindh U	M.Sc – DAIBP	45 yrs banking experience	01.02.2007	30.06.2020	-	Rs.135,000/-
16.	Ms. Shahida Syed	Advisor	05.04.1948	Sindh U	MA	44 yrs	13.08.2007	30.06.2020	-	Rs.135,000/-
17.	Mr. Shahid Mahmud Khan	Advisor	24.03.1958	Punjab	LLB	37 yrs	01.08.2019	30.06.2020	-	Rs.200,000/-
18.	Mr. Ubaidullah Jatoi	Advisor	01.01.1961	Sindh R	M.Com MA	30 yrs banking experience	24.07.2015	30.06.2020	-	Rs.135,000/-

Annex-II

THE CRITERIA AND PROCEDURE FOR APPOINTMENT OF ADVISORS

1. Wafaqi Mohtasib (Ombudsman) (Article 20 of P.O. 1 of 1983)
The Wafaqi Mohtasib is fully empowered to appoint advisors, consultants, fellows, bailiffs, interns, commissioners and experts or ministerial staff with or without remuneration, to assist him in the discharge of his duties.
2. Federal Ombudsperson for Protection against Harassment of Women at the workplace
There is no advisor presently working in the Federal Ombudsman Secretariat for Protection against Harassment of Women at the Workplace.
3. Banking Mohtasib Pakistan
After advertising in the newspapers, interviews of the short-listed candidates are conducted by the Committee under the chairmanship of Banking Mohtasib Pakistan.
4. Federal Tax Ombudsman (Section 20 of Federal Tax Ombudsman Ordinance, 2000.)
Federal Tax Ombudsman may appoint advisers, commissioners, consultants, experts, fellows, interns, liaison officers, bailiffs and other staff, with or without remuneration to assist him in the discharge of his duties under this Ordinance. (2) Federal tax Ombudsman may, in his discretion, fix an honorarium or remuneration of advisers, commissioners, consultants, experts, fellows, interns, liaison officers. Bailiffs and other staff engaged by him from time to time for the services rendered. **Criteria** Retired BS-21/22 Officers of the CSS occupational groups preferably Customs/Inland Revenue Service/registered legal practitioners and members of legal fraternity with experience of handling Customs/Income Tax / Sales Tax & Federal Excise cases with minimum of 20 years experience in Government / semi government/legal practice relating to tax policy, tax administration, preferably in customs Income tax matters.
5 Federal Insurance Ombudsman
After advertising in the newspapers, interviews of the short-listed candidates are conducted by the Committee under the chairmanship of Insurance Ombudsman.

(اس موقع پر ڈپٹی چیئرمین، سینیٹ، سلیم مانڈوی والا صاحب کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: عتیق صاحب! اب وہ Question Hour ختم کر گئے ہیں تو I cannot restart the Question Hour. آپ اس کے بارے میں چیئرمین سے discuss کریں because this is an old issue.

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب چیئرمین! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یا تو ایجنڈا سے پہلے سارے Points of Order لے لیں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: اچھا، آپ نے request دے دی ہے؟ جی، جی طلحہ صاحب! عثمان صاحب کے بعد آپ بول لیجیے گا۔ مائیک کھولیں جی۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: چیئرمین صاحب! یہاں پر مسئلہ یہ ہے کہ ایک سوال پر گیارہ منٹ لگے ہیں۔ وزراء کے لئے تو یہ مزے ہیں کہ ان سے ہم پانچ سوال پوچھ لیں اور یہاں چالیس پچاس سوال رہ جاتے ہیں۔ یہ طریقہ کار غلط ہے۔ یا تو سیکرٹریٹ روزانہ سوال کم رکھے روزانہ یا ہر سوال کے لئے وقت مقرر کریں۔ یہاں پر وزراء پانچ سوال کے جواب دے دیتے ہیں، تقریر کر لیتے ہیں اور پھر چلے جاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: عثمان صاحب! اس کے لئے آپ کوئی تجویز دیں ناں۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: میں تو یہ کہوں گا کہ کم سے کم ایک سوال کے لئے ایک منٹ رکھیں یہاں ساٹھ سوال رکھ دیتے ہیں، آٹھ کے جواب آجاتے ہیں اور دوسرے ختم ہو جاتے ہیں۔ جناب! یہ طریقہ غلط ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ٹھیک ہے۔ طلحہ صاحب! بولیں جی۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب! میں توجہ دلانا چاہوں گا، نوشہرہ میں بچی کے ساتھ جو ظلم ہوا اور اس کو مار دیا گیا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: طلحہ صاحب! یہ public importance کا معاملہ ہے ناں، اس کو بعد میں لے لیں گے۔

Point of Public Importance raised by Senator Muhammad Talha Mehmood regarding the child incident in Nowshera

سینیٹر محمد طلحہ محمود: میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ میں یہ جو point raise کر رہا ہوں، اگر آپ اسے کمیٹی میں refer کر دیں تو میں وہاں discuss کر لوں گا۔ یہ بڑا important issue ہے، اس میں بچی کے ساتھ جو ظلم ہوا اور اس کے بعد اسے مار دیا گیا۔ اس کی family نے میرے ساتھ رابطہ کیا ہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ اسے کمیٹی میں refer کر دیں۔ میری اس حوالے سے پہلے بھی بات ہوئی تھی، مجھے بتایا گیا کہ ٹھیک ہے اس کو کمیٹی کو بھیج دیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: طلحہ صاحب! بالکل کریں گے، بالکل کریں۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: اس کو refer کر کے بھیج دیں، ابھی بھیج دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں ذرا leave applications پڑھ لوں، ایجنڈا چلنے دیں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، جی۔ چلیں جی، This matter is referred to the Committee. مجھے لگتا ہے ایوان ایجنڈا لینے کے موڈ میں نہیں ہے۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی جاوید صاحب۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: دیکھیں جناب، بڑی detailed discussion ہوئی ہے۔ پورا پاکستان دیکھ رہا تھا، Senate of Pakistan نے یہ معاملہ initiate کیا تھا۔ وہ یہ معاملہ تھا، اس وقت کا جب آٹے کا crisis پیدا ہوا تھا، اس وقت حکومت سے کہا گیا تھا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جاوید صاحب! ابھی انتظار کریں، Let me go on with this agenda آٹے کا crisis, and all this you can discuss it later.

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب! میں تقریر نہیں کرنا چاہتا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نہیں، نہیں. please, sorry.

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب! ایک issue ہے جو ایوان کو بتانا بڑا ضروری تھا، کہ ایوان نے کہا تھا کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جاوید عباسی صاحب! نہیں یہ بعد میں لیں گے۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: آپ بعد میں مجھے وقت دیں گے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی میں وقت دوں گا، بالکل دوں گا۔ اب Leave Applications لے لیتے ہیں۔

Leave of Absence

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر مولا بخش چانڈیو بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 20 اور 21 جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر محمد طلحہ محمود بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 17 اور 20 جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر نگہت مرزا نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 28 جنوری تا 11 فروری ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر ہلال الرحمٰن بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 7 سے 10 اور 21 جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر محمد اکرم نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 24 جنوری سے پانچ فروری تک کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Deputy Chairman: Now we take up Agenda Item No.3, Senator Javed Abbasi.

Motion Under Rule 194 (1) moved by Chairman, Standing Committee on Law and Justice regarding the Constitution (Amendment) Bill, 2019 (Insertion of Article 253A)

سینیٹر محمد جاوید عباسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

I, Chairman, Standing Committee on Law and Justice, move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2019 (Insertion of Article 253A)], introduced by Senator Mushtaq Ahemd on 2nd September, 2019, may be extended for a period of sixty working days with effect from 24th January, 2020.

جناب چیئرمین! مشتاق صاحب یہ ایک بہت important Constitutional amendment مانگ رہے ہیں۔ یہ Law Committee میں دو تین مرتبہ discuss ہوا، ابھی دو دن پہلے ہم نے meeting کی تھی، mover تشریف نہیں لاسکے تھے، ہمارا خیال تھا کہ ان کی موجودگی میں یہ فیصلہ کریں۔ یہ ایک بڑی ترمیم ہے جس کے لئے بہت زیادہ deliberation کی ضرورت تھی اور بہت سے لوگوں کو سننے کی ضرورت تھی۔ اس لئے ہم نے وقت مانگا ہے۔ میری ہمیشہ خواہش بھی ہوتی ہے اور ہم وقت پر اپنی رپورٹ دیتے ہیں لیکن چونکہ یہ Constitution amendment کی ہے اور بڑی اہم ہے۔ اس meeting میں mover تشریف نہیں لاسکے تھے اس لئے ہم نے وقت مانگا ہے۔ بہت شکریہ۔

Mr. Deputy Chairman: Ok, Now I put it to the House. It has been moved that the time for presentation of report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2019

(Insertion of Article 253A)], introduced by Senator Mushtaq Ahemd on 2nd September, 2019, may be extended for a period of sixty working days with effect from 24th January, 2020.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: Extension is granted. Agenda item No.4, Senator Walid Iqbal. Abbasi sahib, please present on his behalf.

Motion under Rule 194(1) moved on behalf of Chairman, Standing Committee on Defence regarding appointment of Chairman, Joint Chiefs of Staff Committee

Senator Muhammad Javed Abbasi: I, Senator Javed Abbasi on behalf of Senator Walid Iqbal, Chairman, Standing Committee on Defence, move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Standing Committee on a point of public importance raised by Senator Nauman Wazir Khattak on 5th March, 2019, regarding appointment of Chairman, Joint Chiefs of Staff Committee, may be extended for a period of sixty working days with effect from 28th January, 2020.

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ تو آئینی ترمیم نہیں ہے اس میں کیوں 60 days مانگ رہے ہیں؟

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب! یہ کمیٹی میرے پاس نہیں ہے مگر میں اس کمیٹی کا ممبر ہوں۔ Chairman, Defence Committee نے مجھے کہا ہے کہ چونکہ کمیٹی کا کوئی بھی ممبر پیش کر سکتا ہے۔ اس کمیٹی کی meetings ہوئی ہیں، نعمان وزیر صاحب بھی آئے تھے اور یہ بڑا اہم معاملہ تھا۔ ہماری ایک meeting میں discuss ہوا تھا، مجھے دوسری meeting میں

discussہونے کا نہیں پتا۔ یہ تو کمیٹی کے چیئرمین آئیں تو وہ explainکر سکتے ہیں کہ وقت کیوں مانگا تھا۔ مجھے اس بات کا علم نہیں ہے جناب، انہوں نے مجھے کہا تھا کہ آپ ان کے behalfپر ایوان میں پڑھ کر آپ سے اجازت لے لوں۔ یہ نعمان وزیر صاحب بتا سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی نعمان صاحب! آپ بتائیں۔ مشتاق صاحب! میں آپ کو وقت دیتا ہوں، میں ذرا ان کو سن لوں۔

سینیٹر نعمان وزیر خٹک: جناب چیئرمین! اس کے اندر یہ تھا کہ آئین میں لکھا ہے کہ چیئرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی جو ہوتا ہے، .he can be from any three forces یعنی وہ ایئر فورس، آرمی، نیوی کسی سے بھی ہو سکتا ہے۔ تو کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ میں وزارت دفاع میں جا کر سیکرٹری دفاع سے مل کر اس کو sort outکروں، پتا کروں کہ کیا ہے۔ وہ رپورٹ بھی میں کمیٹی میں دوں گا جب meetingہو گی لیکن just to tell youاس میں یہ finalہوا کہ in futureجو نام بھی جائیں گے، ان کو Prime Minister will finally approve. تین نام جاتے ہیں، اس میں دو نام آرمی سے ہوں گے اور ایک نام ایئر فورس یا نیوی سے بھی ہوگا۔ in futureیہ انہوں نے کہا ہے جناب۔ اس قسم کی رپورٹ کمیٹی میں submitکرکے then will be placed in the House.

Mr. Deputy Chairman: You have an objection to Army being Joint Chief of Staff?

Senator Nauman Wazir Khattak: No, What it was....

Mr. Deputy Chairman: Yes, Leader of the House.

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب چیئرمین! اس میں extensionکی requestکی گئی ہے۔ اس پر بحث کرنی ہے، یہ تو requestہے، اس کو addressکیا جائے۔

Mr. Deputy Chairman: Leader of the House, you mean that if anybody has an objection on this extension, they have the right to raise the objection?

Senator Syed Shibli Faraz: No, no, they have to raise the objection but it is being discussed. We are asking that you should ask for the vote whether they are agreeing with it or not.

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب! کبھی بھی extension کو block نہیں کیا گیا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نہیں، block تو نہیں کیا جارہا۔

Senator Syed Shibli Faraz: But the discussion has ensued.

Mr. Deputy Chairman: No, I just wanted the mover's view….

(Interruption)

جناب ڈپٹی چیئرمین: ملک صاحب، اس میں discussion کا کوئی ابھی۔۔۔۔۔

سینیٹر عبدالرحمٰن ملک: اس میں کوئی objection نہیں آنی چاہیے، he has rightly asked.

Mr. Deputy Chairman: OK, the report is extended for sixty days.

مشتاق صاحب، اس پر قائد ایوان صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ اس پر discussion تو نہیں ہو سکتی۔ نہیں، پھر discussion ہی ہو جائے گی۔ نہیں، نہیں مشتاق صاحب،.please آرڈر نمبر 5، سینیٹر عائشہ رضا فاروق۔

Senator Aysha Raza Farooq: Thank you, Mr. Chairman. Before I present the report,

میں آپ سے اجازت چاہوں گی کہ اگر آپ مجھے ایک دو منٹ دیں،

This was a very important issue which was raised collectively by the House. Members felt very seriously towards this misconduct of an officer from the Food Department, Khyber Pakhtunkhwa, towards honourable Senator Aurangzeb Khan, a Member of the Senate. Once I present the report, please give me one or two minutes, I will tell you what collectively the Committee felt about it.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی۔

Presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges regarding Privilege Motion moved by Senator Aurangzeb Khan on 18th December, 2019

Senator Aysha Raza Farooq: I, Chairperson, Committee on Rules of Procedure and Privileges, present report of the Committee on a Privilege Motion moved by Senator Aurangzeb Khan on 18th December, 2019, against Mian Abdul Qadir, Director Food, Khyber Pakhtunkhwa.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی۔

Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the House

سینیٹر سید شبلی فراز: اس سے پہلے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ رپورٹ سینیٹر عائشہ نے بہت ہی effectively conduct کی، جو بھی concerned parties تھیں، ان کو بلایا گیا تھا۔ اس میں ایک چیز ہے کہ Chair نے ایک ruling دی تھی، جس میں اس concerned officer کو suspend کرنے کے لیے کہا گیا تھا۔ That officer apparently, is still on his seat اور اس Chair کے فیصلے پر عمل نہیں ہوا۔ اس سلسلے میں بھی آپ کچھ کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب قائد ایوان، یہ تو بڑی disturbing بات ہے کہ if that officer was to be removed and he is still working there. why is that officer عائشہ، سینیٹر اورنگ زیب نے اس پر کوئی issue raise نہیں کیا کہ is still working there?

Senator Ayesha Raza Farooq

Senator Aysha Raza Farooq: Mr. Chairman, the day the Committee met to discuss this privilege motion, the same day, at 03:00 p.m. Establishment Division had to report to Chairman, Senate,

کہ انہوں نے جو ruling دی تھی، اس پر عمل ہوا یا نہیں۔

We had met before 03:00 p.m. that day but what I recall, I remember, Chairman, Senate clearly reading out notice from Establishment Division saying something to the extent

کہ ان کو repatriate کر دیا گیا ہے۔

Now I am not sure but I am sure Leader of the House has an up-to-date information on that, he just stated so over here. But I can just share with the House what the Committee unanimously felt over here and then I just request your indulgence and the House's indulgence in the matter. Sir, this is a very serious case,

جہاں پر ایک public servant, Director Food, Khyber Pakhtunkhwa کا رویہ ہمارے معزز سینیٹر کی طرف نہایت unbecoming تھا of a big servant, he showed highhandedness, he was rude, he was arrogant. اگر ایسا رویہ ایک elected Member of Parliament کے ساتھ ہے تو کمیٹی نے سوال اٹھایا and that is a concern, I am expressing on behalf of our Committee کہ پھر ایسے officers کا رویہ عام شہری، جن کو وہ serve کرنے کے لیے ان عہدوں پر بیٹھے ہیں، کیا ہوگا۔

He was not only rude, arrogant, in this particular incident towards a Member of Parliament

لیکن ان کے past incidents بھی کمیٹی نے discuss کیے۔ یہ پہلا موقع ہے، جو میری knowledge میں ہے

that the Committee unanimously held this officer guilty of breach of privilege. Therefore, in terms of Rule 78 of the rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, I would request, through you, the entire House that strict punishment should be meted out to this officer

to all such public servants that this is ہو clear signal تاکہ ایک not permissible. انہوں نے نہ صرف ایک رکن پارلیمنٹ کے خلاف یہ رویہ اختیار کیا بلکہ کسی شہری کے ساتھ ایسا رویہ نہیں ہونا چاہیے۔ جب آپ ایک جائز کام کے لیے جائیں، you should be facilitated.

I request all the Members to read the report. Leader of the House is a Member of this Committee. All the Members in the Committee from across political parties unanimously felt

and his behavior is very unbecoming. I کہ بہت زیادتی ہوئی ہے would like to appreciate Federal Minister for Parliamentary Affairs Mr. Swati, who was present in that Committee meeting. انہوں نے ہمیں support کیا

and he assured us that such humiliating behavior from no bureaucrat should be tolerated anywhere, especially, not in Khyber Pakhtunkhwa.

So, I would like to request you that in terms of Rule 78

اسے strict punishment دی جائے۔ مجھے یہ سن کر بہت حیرت ہورہی ہے کہ چیئرمین سینیٹ نے ایک clear ruling دی تھی کہ جب تک اس میں inquiry کر کے punishment نہ دی جائے،اس officer کو immediately Establishment Division کو repatriate کرنا چاہیے۔ اگر یہاں یہ respect دی جارہی ہے تو آپ سوچیں کہ پھر یہ رویے ہم کیسے change کریں گے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی ملک صاحب۔

Senator Abdul Rehman Malik

سینیٹر عبدالرحمٰن ملک: جو honourable Chairperson نے بات کی ہے، it is very serious. According to the Establishment rules اگر ایک

officer کو suspend کرنے کا کہا گیا ہے، وہ نہیں ہوا تو who is the competent authority? Now the competent authority is equally involved in it. Hence, I would like to request you Mr. Chairman, that while you are suspending the officer, the competent authority should also be suspended so they should get a clear message that no nonsense is acceptable by the Senate. Thank you.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی۔

سینیٹر عائشہ رضا فاروق: ہمیں ابھی قائد ایوان نے جو apprise کیا ہے، this amounts to a contempt of the entire House. This must be taken very seriously.

Direction of the Chair

Mr. Deputy Chairman: Shibli Sahib, I think you can also look into this but I will give a direction today that under Rule 78 (2), the Establishment Division should ensure compliance of removal of this officer and the action against whoever is responsible to remove, the competent authority, and report back to the House.

I think if still no decision comes, then we will call the Establishment Secretary here. Thank you. Order No. 6. Malik Sahib.

Senator Abdul Rehman Malik: Sir, the honourable Minister has requested for deferment but I don't know. I have no objection if he wants to defer it.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب! میں نے چیئرمین صاحب کو request کی تھی۔ اب آپ آگئے تو میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ اس کو defer کیا جائے۔

Mr. Deputy Chairman: There is no objection, so, Order No. 6 is deferred. Order No. 7, Report of the Committee.

Presentation of report of the Standing Committee on Interior regarding the Islamabad Pure Food Authority Bill, 2019

سینیٹر عبدالرحمٰن ملک: جناب! اس پر دو منٹ لوں گا۔ یہ وہ problem ہے جو صرف اسلام آباد میں نہیں، پورے پاکستان میں ہے۔ کسی جگہ پر گدے کا گوشت بک رہا ہے، کسی جگہ پر کتے کا بک رہا ہے،.I am sorry to say, it is unfortunately said here اس وقت جو food quality ہے، وہ as per the prescribed procedure, as per prescribed standard نہیں ہوتی۔ میں سجاد حسین طوری صاحب کو appreciate کروں گا کہ وہ یہ بل لے کر آئے۔ اس میں سب سے زیادہ credit میرے دوست عباسی صاحب کو جاتا ہے، وہ ہماری کمیٹی کے رکن ہیں۔ He took upon him کہ میں اس پورے کو revisit کرتا ہوں considering all the international laws اور واقعی انہوں نے کیا۔ پھر کمیٹی کے تمام اراکین نے اس پر elaborate کیا اور غالباً سب سے زیادہ وقت ہم نے اس پر لگایا۔ یہ بل جو ہم نے pass کیا، میری request یہ ہو گی کہ not only in Islamabad, it should be extended to the whole country کیونکہ کھانا پینا سارا پاکستان کرتا ہے۔ طوری صاحب نے پہلے اس میں ملاوٹ کی سزا چھ مہینے propose کی تھی، ہم نے تین سال کیا ہے۔ جرمانہ تھا پچاس ہزار، ہم نے اس کو دس لاکھ کیا ہے تاکہ there should be a very strong message to those who are involved in this heinous crime کیونکہ جتنی بیماریاں بڑھتی ہیں، لوگ بیمار ہوتے ہیں، جتنے restaurants میں food جاتی ہے۔ جناب! آپ کے اطلاع کے لیے کہ لوگ مرا ہوا chicken restaurants میں بیچتے تھے، میں نے raid کروا کر پکڑوائے۔ ہم اسلام آباد میں کمیٹی کی حد تک کر رہے ہیں

but what about the whole country? I mean everywhere there has to be deterrence and deterrence is law. I am laying it with the hope that what we are doing, should be passed as it is and a clear message should go that we, the

Senators, in the Parliament House are doing a lot to stop this kind of activity in the country.

I, Chairman, Standing Committee on Interior present report of the Standing Committee on the Bill to provide for the safety and standards of food and for establishment of the Islamabad Pure Food Authority [the Islamabad Pure Food Authority Bill, 2019], introduced by Senator Sajjad Hussain Turi on 2nd September, 2019.

Mr. Deputy Chairman: Report stands laid. Yes Minister for Parliamentary Affairs.

Senator Muhammad Azam Khan Swati, Minister for Parliamentary Affairs

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: ہم اس کو باقاعدہ طور پر endorse کرتے ہیں۔ بڑی اچھی recommendations کمیٹی رپورٹ میں ہیں۔ صرف ایک گزارش کرنی ہے کہ علی اعوان صاحب ایم۔ این۔ اے ہیں، اس کا بل بھی اسی قسم کا ہے، دونوں کو اگر club کر دیا جائے تاکہ پھر جب اس کو amendment کی صورت میں دیکھیں گے تو ایک اچھا بل یہاں سے پاس ہو کر جائے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: Club تو اس stage پر نہیں ہو سکتا، let this Bill continue, later on you can see. ٹھیک ہے۔ آرڈر نمبر 8، سواتی صاحب۔

Laying of the Enforcement of Women's Property Rights (Amendment) Ordinance, 2019

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Mr. Chairman, I, on behalf of Minister for Law and Justice, lay before the Senate the Enforcement of Women's Property Rights (Amendment) Ordinance, 2019 (Ordinance No. XXIV of 2019), as required by clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

جناب چیئرمین! اس میں یہ amendment اس لیے propose کر رہے ہیں کہ section – 5 کے اندر ایک سقم ہے۔ اس کو، میں یہ پڑھ لیتا ہوں:

"Any person aggrieved by the decision of department under Section 1, may within 30 days of decision make a representation to the President who may pass such order thereon as he may deem fit."

چونکہ اب یہ ضروری ہو گیا ہے کہ سیکشن ۵ کے سقم کو دور کرنے کے لیے ہم یہ amendment propose کر رہے ہیں تاکہ جب یہ کمیٹی کے پاس جائے تو یہ amendment وہاں پر ان کے پاس موجود ہو۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سواتی صاحب before I give the floor to others مجھے ایک چیز سمجھ نہیں آتی یہ کوئی ایسی controversial amendment بھی نہیں ہے Why do you need to issue an ordinance for this? Why cannot it just come as a Bill?

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب عالی! یہ بل already سینیٹ کمیٹی میں ہے، یہ ایک section میں amendment ہے۔ میرے خیال میں اس کو دو بجے کمیٹی discuss کرے گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: لیکن اگر آپ بل ہی لے آئیں تو یہ normal routine میں پاس ہو جائے گا، یہ تو کوئی ایسی بات ہی نہیں۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: میری پہلے گزارش سنیں، legislation کے process کے مطابق، صرف یہ گزارش ہے کہ اس کو include کر لیں، یہ اب دو بجے باقاعدہ طور پر کمیٹی کے پاس جائے گا اور وہ دیکھ لیں گے۔ ورنہ یہ پھر اسی circle میں جائے اگر اس کو ہم include نہیں کرتے تو یہ بل جب Act بن جائے گا تو اس کے اندر یہ سقم رہ جائے گا۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ اگر اس کو آپ include کر لیں تو یہ باقاعدہ طور پر کمیٹی اس کو دیکھے گی۔ اب دو بجے کمیٹی کی میٹنگ ہے۔

Mr. Deputy Chairman: I understand we will refer it to the Committee anyway. Senator Sherry Rehman.

Senator Sherry Rehman

سینیٹر شیری رحمٰن: شکریہ، جناب چیئرمین! ایک تو آرڈیننس کا حوالہ دیا ہے اور جو بل کی بات کی جارہی ہے اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے، آپ نے اس میں ترامیم لانی ہیں اور وزیر صاحب کی spirit ہوگی کہ اس میں بہتری لائی جائے۔ اب جو صورت حال ہے، آپ کو یاد ہے کہ سینیٹ میں، مستقل اس ایوان میں بار بار یہ بات دہرائی جارہی ہے۔ دیکھیں جمہوریت ایک سفر ہوتا ہے، آپ کھڑے ہو کر یہ نہ کہیں کہ آپ کی حکومت اتنے Ordinances لائی، ہماری حکومت اتنے Ordinances لائی۔ جب Houses چل رہے ہوتے ہیں تب بار بار مجھے شرم آتی ہے کہ میں rule پڑھ کر سناؤں اور آئین کا حوالہ دوں۔ ہم سارے ہلکان ہورہے ہیں کہ آپ Ordinances کے ذریعے نہ کریں، this is bad practice اگر دوسری حکومتیں آرڈیننس لاتی ہیں وہ تب لاتی ہیں جب Houses نہیں چل رہے ہوتے۔ اب اس والے Ordinance کی صورت حال یہ ہے کہ آپ کمیٹی میں normal amendment لے آئیں۔ کوئی مشکل نہیں ہے، میری اطلاع کے مطابق ہاؤس ایک اور مہینہ چل رہا ہے۔ نیشنل اسمبلی کا سیشن بھی آنے والا ہے، کمیٹیاں کام کر رہی ہیں۔ ایک اور بات بہت اہم ہے یہ Enforcement of Women's Property Rights Ordinance اب یہ 21 دسمبر 2019 کو یہاں پر lay کیا گیا تھا۔ اب 23 دن کے بعد یہاں لایا جا رہا ہے لیکن Rule 145 کی requirement ہے کہ دس دن کے اندر اندر ہو جائے، اب یہ سینیٹ کا سیشن کافی دنوں سے چل رہا ہے، اب مجھے یہ بتائیں کہ ہر legislation آپ اتنی دیر سے کیوں دیکھتے ہیں۔ بعد میں جب Rule گزر گیا ہو، وقت amendment لانے کا گزر گیا ہو، کوئی چیز fix کرنے کا، جس میں ہم آپ کے ساتھ ہو سکتے ہیں لیکن آپ ہمیں جگہ ہی نہیں دیتے۔ جناب چیئرمین! آپ مجھے اجازت دیں کہ میں پڑھ کر سنادوں۔

Rule 145 is about resolutions for the disapproval or extension of ordinances. Now, on the commencement of a Session as soon as may be but not later than 10 days. After the commencement of the Session, all Ordinances

referred to in sub-paragraph II of paragraph 'a' of Clause 2 of Article 89 of the Constitution made after prorogation of the last session, shall be laid on the table.

اب بتائیں یہ پہلے کیوں نہیں لائے تھے۔ آج کمیٹی مل رہی ہے، دھڑ، دھڑ چیزیں ہوتی ہیں، پھر ہمیں کہا جاتا ہے کہ ہم cooperate نہیں کرتے۔ دیکھیے پارلیمان کو وقت درکار ہوتا ہے، کمیٹیوں میں جانا ہوتا ہے، ایک طریقہ کار ہوتا ہے۔ This is not possible اگر اس طرح چلے گا تو پھر ہم disapproval لانا شروع کر دیں گے۔ This is not the way. This was not brought up in the House Business either Ordinances پھر آئیں گے۔ یہ تو specifically بات ہوئی تھی، آپ مجھے نہ کہیے کہ میں نے فلاں سے بات کر لی ہے، فلاں سے بات کر لی ہے۔

I do not recognise that, this is against all rules and this is not permissible.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب والا! سینیٹر شیری رحمٰن صاحبہ نے جو باتیں بیان کی ہیں اس کو من و عن قبول کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: مشاہد اللہ صاحب۔

Senator Mushahid Ullah Khan

سینیٹر مشاہد اللہ خان: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! یہ آرڈیننس اصل میں، آپ کے علم میں یہ بات ہو گی، یہ میں نے نہیں کہا، یہ چیف جسٹس آف پاکستان جو پچھلے تھے انہوں نے یہ کہا تھا کہ یہ جو Law Department ہے ان کی ڈگریاں چیک کرو۔ یہ بہت بڑی بات ہے۔ Law Department کا مطلب وزیر قانون اور اٹارنی جنرل ہیں۔ مجھے نہیں پتا، ڈگریاں چیک کی گئی ہیں یا نہیں کی گئیں، میں نے ایک جگہ اس طرح کی بات تھی، آج وہ چلے گئے ہیں میں ان کے سامنے بات کرنا چاہتا تھا۔ یہ بڑی اہم بات ہے جناب چیئرمین! آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ کم و بیش دو ہفتے پہلے وہ تشریف لائے تھے، ان کے بہت سارے بل تھے، ہم نے کہا کمیٹی کو بھیج دیں۔ اس میں یہ نہیں تھا کہ فروغ نسیم نے پیش کیا تھا، کوئی بھی پیش کرتا۔ صرف پارلیمنٹ کے تقدس کے لیے اس کا ایک سسٹم ہے اس کو follow ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی سے ہو گیا ہے، آپ بھی کر

دیں۔ میں نے کہا کہ یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے۔ خیر بات ہو گئی، انہوں نے اس بات کا اتنا برا منایا کہ وہ مجھے دھمکی دے کر گئے، دھمکی انہوں نے یہ دی exact الفاظ کہ "آپ یہ یاد رکھیے گا"، اچھا مجھے اس وقت خیال آیا کہ میں ابھی اس دھمکی کا جواب دے دوں لیکن میں نے کہا چلو دو ہفتے انتظار کر لیتے ہیں۔ اس دھمکی پر شاید وہ عملدرآمد کریں لیکن تھوڑا ضعف آ گیا، ان کے جو نیلسن منڈیلا ہیں الطاف حسین ہیں، آپ دیکھیں کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔ اس حکومت کے وزیر قانون نے کہا ہے کہ الطاف حسین نیلسن منڈیلا ہیں، ابھی تک اس نے تردید نہیں کی۔ میں ایک بہت بڑی پارٹی کا پارلیمانی لیڈر ہوں، مجھے وہ کہتا ہے کہ میں آپ کو دیکھ لوں گا۔ اچھا میں تو ڈر گیا کہ یہ جو پچیس تیس سال کراچی میں کرتے رہے ہیں، اس کے بعد اگر کوئی اس طرح کی بات کرے تو ڈر و خوف، سراسیمگی تو پھیل جاتی ہے کیونکہ وہاں پر بوری بند لاشیں بھی ملتی رہی ہیں۔ وہاں پر بارہ مئی بھی ہوا، وہاں پر وکیلوں کو زندہ بھی جلایا گیا، وہاں پر بلدیہ فیکٹری میں 260 غریب بچے اور عورتوں کو زندہ جلا دیا گیا۔ یہ موصوف بلدیہ فیکٹری کے قاتل کے وکیل تھے، یہ افتخار چوہدری جو اس وقت چیف جسٹس تھے، پورا ملک ان کے پیچھے تھا، انہیں کراچی میں داخل نہیں ہونے دیا تھا۔ بجائے اس کے یہ اس کے ساتھ ہوتے، لیکن اس کے ساتھ یہ کیسے ہوتے یہ تو جسٹس منیر کی legacy ہیں، یہ legacy ہیں جسٹس ارشاد حسین کی، یہ legacy ہیں عزیز منشی کی، یہ legacy ہیں شریف الدین پیرزادہ کی ان کو لا کر بٹھایا ہوا ہے۔ وہ دھمکیاں دیتا پھر رہا ہے، بھئی ہم نے آج تک کسی کو دھمکی نہیں دی، میں دھمکی نہیں دیتا لیکن میں کسی کی دھمکیاں receive بھی نہیں کرتا، میں آج ان کے سامنے بات کرنا چاہتا تھا، آج وہ چلے گئے ہیں، وہ شاید بھانپ گئے ہوں گے۔

(مداخلت)

سینیٹر مشاہد اللہ خان: نہیں، نہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، بات record پر ہے verbatim سے نکال لیں، بے شک بیٹھے ہوئے ہوں، وہ کونسے آسان سے اترے ہیں، ڈگری ہے، ان کی check نہیں ہوئی۔

(مداخلت)

سینیٹر مشاہد اللہ خان: تو کل آ کر جواب دیں نا، میں یہ جو بات کر رہا ہوں کل ان تک پہنچ جائے گی۔

Mr. Deputy Chairman: Mushahid Sahib, I think let's....

سینیٹر مشاہد اللہ خان: نہیں، نہیں جناب چیئرمین! میں نے اس پر غور کیا ہے اور کچھ لوگوں سے مشورہ بھی کیا ہے۔

Mr. Deputy Chairman: I understand that, let's not get personal.

سینیٹر مشاہد اللہ خان: نہیں میں personal نہیں ہو رہا، ایسے نہ کریں مہربانی کرکے مجھے بات کرنے دیں، میری بات complete ہو جائے تو۔۔۔

Mr. Deputy Chairman: I am requesting to Mushahid Sahib, let's stick to the Ordinance.

سینیٹر مشاہد اللہ خان: مجھے اپنی بات تو complete کرنے دیں، Ordinance پر ہی تو بات کر رہا ہوں، انہوں نے ہی Ordinance بنایا ہے۔ انہوں نے اب نیا کام پکڑا ہوا ہے کہ ہر بات پر Ordinance اور سابقہ حکومت نے اتنے دیے تھے۔ آپ سابقہ حکومت کے نقش قدم پر چل رہے ہیں؟ آپ تو کہتے ہیں سابقہ حکومت نے دس سالوں تک بڑے بڑے کام کیے تھے۔ آپ جو کام کرتے ہیں اور کہتے ہیں سابقہ حکومت نے کیا تھا، ہم بھی اس لیے کر رہے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا، آپ جو کہہ رہے ہیں کہ سابقہ حکومتوں نے ٹھیک کیا تھا اور آپ ان کے نقش قدم پر چلنا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ کو پتا ہے، جب میں افتخار چودری کی بات کر رہا تھا، 47 لوگ شاہراہ فیصل پر قتل کر دیے گئے تھے، جب عدالت میں case گیا یہ کبھی مقتول کے ساتھ نہیں تھے بلکہ یہ تو قاتلوں کے وکیل تھے۔ میں اس ایوان کو بتانا چاہتا ہوں اور ایوان کو بھی پتا ہونا چاہیے، یہ جو وزیر ہیں، MQM کے صدر نے تو resign دے دی ہے، آپ بتائیں آپ کس پارٹی کے وزیر ہیں؟ آپ کس signal corps کے وزیر ہیں؟ آپ کو کہاں سے signal ملتا ہے؟ آپ کی پارٹی کا chief, دیکھیں اگر میری پارٹی کا chief resign کر دے، اس کے بعد میرے بیٹھنے کی کوئی justification رہ جائے گی؟

(مداخلت)

Mr. Deputy Chairman: Mushahid Sahib, I am again requesting you, let us stick to the Ordinance.

(مداخلت)

سینیٹر مشاہد اللہ خان: نہیں، نہیں میں پارٹی کو کچھ نہیں کہہ رہا، میری بات تو سن لیں، آپ میری بات کا جواب دے دیجئے گا۔

Mr. Deputy Chairman: Mushahid Sahib, stick to the Ordinance.

سینیٹر مشاہد اللہ خان: نہیں، میری بات سنیں، مجھے ان کی پارٹی کی بڑی عزت ہے، میں تو ایک بات کر رہا ہوں کہ ان کی پارٹی کے صدر نے استعفیٰ دے دیا ہے یہ کوئی مذاق نہیں، وہ اپنی وزارت کو چھوڑتا ہے اور یہ اسی کے ممبر ہیں۔

Mr. Deputy Chairman: I know but that's theirs internal issue.

سینیٹر مشاہد اللہ خان: کوئی بھی issue ہے، مجھے بتائیں کہ انہوں نے مجھے دھمکی کیوں دی ہے کہ۔

Mr. Deputy Chairman: That is something,

آپ نے پہلے کبھی اس کا ذکر نہیں کیا۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: یہ دھمکیاں دینے والے کون ہوتے ہیں؟ یہ 25, 30 سالوں سے جو کچھ کرتے رہے، دیکھیں انہوں نے ایک اور بات کی تھی آج میں ساری باتیں کروں گا، انہوں نے سیٹھ وقار کو کہا کہ اس کا دماغ ٹھیک نہیں ہے، اس نے پرویز مشرف کے خلاف فیصلہ دیا ہے حالانکہ وہ operational para نہیں تھا، میں آپ کو یاد کروانا چاہتا ہوں، یہ زیادہ پرانی بات نہیں ہے، جب ان کا Nelson Mandela وہاں سے ان کو گالی بکتا تھا، یہ وہاں بیٹھے ہوتے تھے اور کہتے تھے جی بھائی، اس وقت تو ان کو کوئی بات بری نہیں لگتی تھی، یہ ساری دنیا نے سنا ہے میں اپنے پاس سے کوئی بات نہیں کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ نے یہ بات آج raise کی ہے،

let me take it up, he is also Member of this House.

سینیٹر مشاہد اللہ خان: وہ ان کو موٹی موٹی گالیاں دیتا تھا اور یہ کہتا تھا جی بھائی، آج سیٹھ وقار کی بات بری لگ رہی ہے۔ اس وقت تو آپ Nelson Mandela کی ہر بات پر جی بھائی کہتے

تھے۔ پتا نہیں آپ کس ہوا میں ہیں، آپ وہاں سے نہیں نکلے ہیں اب نکل جائیں، ہم نے کبھی کسی کو دھمکی دی ہے؟ آپ مجھے دھمکی دیتے ہیں۔

Mr. Deputy Chairman: I will personally take this up with Farogh Naseem,

اگر انہوں نے ایسی بات کی ہے۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: جب ان کے Nelson Mandela, peak پر تھے میں کراچی میں TV show میں بیٹھ کر اور جلسوں میں بھی ان کے خلاف باتیں کرتا تھا۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: مشاہد صاحب، اس سے ایوان کا ماحول خراب ہوگا۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: کیا خراب ہوگا، میں نے کیا کہا ہے؟ ایک آدمی مجھے دھمکی دے رہا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں نے کہا I will take it up with Farogh Naseem, میں ان سے خود take up کروں گا۔

(مداخلت)

سینیٹر مشاہد اللہ خان: میں آپ کی پارٹی کے خلاف کچھ نہیں کہہ رہا ہوں، ایک لفظ بھی نہیں کہا۔

(مداخلت)

سینیٹر مشاہد اللہ خان: بھائی اب Nelson Mandela آپ کا leader تو نہیں ہے۔

(مداخلت)

Mr. Deputy Chairman: Mushahid Sahib, Please.

سیف صاحب! مہربانی کرکے بیٹھیں۔ مشاہد صاحب! آپ نے Ordinance پر جو بھی بات کی ہے، یہ پارٹی کا اندرونی معاملہ ہے، اگر انہوں نے آپ سے غلط بات کی ہے تو I will personally take it up with him.

سینیٹر مشاہد اللہ خان: آپ اس کو take up کریں اور اس بات پر ان سے وضاحت طلب کریں، privilege Committee میں بھجوادیں۔

Mr. Deputy Chairman: He is a Member of our House,

پہلے مجھے take up کرنے دیں، اگر مشاہد صاحب insist کریں گے تو پھر۔۔۔۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: میں تو insist کر رہا ہوں، آپ پتا کریں انہوں نے مجھے یہ بات کیوں کہی ہے، میں نے ان کا کیا بگاڑا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی جاوید عباسی صاحب۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: قائد ایوان۔

Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the House

سینیٹر سید شبلی فراز: میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ جس دن کا یہ واقعہ ہے، میں اس نشست پر بیٹھا ہوا تھا اور میرے ساتھ فروغ نسیم صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے، میں صرف تناظر کی بات کر رہا ہوں because جو لوگ اس واقعے سے باخبر نہیں ، یہ اہم ہے کہ اس کو حقیقت کے context میں پیش کیا جائے۔ یہ اس دن سے پہلے کی بات ہے جس میں apparently National Assembly میں اور کچھ Senators کے ساتھ ایک arrangement ہوئی تھی، ایک agreement سا ہوا تھا۔

(مداخلت)

سینیٹر سید شبلی فراز: وہ تھا یا نہیں تھا میں ان manners میں بات نہیں کر رہا، میں صرف یہ بات کر رہا ہوں جب یہ بات ہوئی تو یہاں پر زبانی تبادلہ ہوا جس بات پر فروغ صاحب نے کہا یہ تو ہمارا ایک agreement ہوا تھا کہ آپ ادھر ہمیں support کریں گے لیکن اب آپ اس کو oppose کر رہے ہیں؟ ان کا یہ ہی point تھا کہ یہ Standing Committee کو جائے، ان کا point ٹھیک تھا۔ ادھر ان سے ویسے ہی زبانی بات ہوئی چونکہ میرے through ہی یہ بات ہوئی ہے اس لیے میں اس بات کا عینی شاہد ہوں۔ انہون نے اس sense میں کہا، یہ نہیں کہا کہ ان کو کوئی دھمکی دی، اس لحاظ سے میں فروغ نسیم صاحب کو defend نہیں کر رہا ہوں، میں factual بات بتانا چاہ رہا ہوں کہ انہوں نے یہ بات اس تناظر میں کی، دیکھیں جی پھر یاد رکھیے گا یہ agreement کرکے اور پھر اس پر عمل نہ کرنا، آپ اس بات کو یاد رکھیے گا۔ انہوں نے نہ تو

کوئی ذاتی دھمکی دی ہے اور نہ ہی میرے خیال سے اس کی کوئی ایسی نیت تھی، یہ factual بات ہے۔اب میرے خیال سے اس issue کو جو کہ Parliamentary Leader Senator Sherry Sahiba نے اٹھایا ہے، اس پر۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر سید شبلی فراز: جی؟ میں نے شیری کہا ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر سید شبلی فراز: Ok سینیٹر شیری رحمٰن نے جو بات اٹھائی تھی، اسی کی بات کا جواب یہ دے رہے ہیں کہ یہ ایک amendment ہے، اگر وہ اس کو pass کردیں، یہ ویسے ہی Standing Committee کو جائے گا، بجائے اس کے کہ ہو کر پھر دوبارہ یہ جائے، یہ ایک بڑا اہم قانون ہے پھر اس پر ہماری Parliament and Opposition کا برا image جاتا ہے کہ یہ کتنا اہم Bill ہے اور اس کو کیسے آگے پیچھے کیا جارہا ہے، جس طرح Zainab Alert Bill پر بھی کئی لوگوں کے تحفظات ہیں کہ اس کو کیوں delay کیا جارہا ہے، میرے خیال سے یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے، ٹھیک ہے آپ نے Political points scoring کرنی تھی وہ آپ نے کردی لیکن آپ اس کو lay کرنے دیں کیونکہ یہ اتنا اہم بل ہے جو کہ خواتین کے بارے میں ہے۔ مجھے پتا ہے کہ سینیٹر شیری رحمٰن اس issue سے مبراء ہیں اور اس سے کافی بلند ہیں لیکن ہم ان عام لوگوں کی بات کر رہے ہیں جن خواتین کے rights affect ہوتے ہیں۔ میں نے اس لیے lighter way میں کہا ہے، آپ اس پر برا نہیں منائیں اور facts بھی ایسے ہی ہیں۔ میری یہ گزارش ہے۔

Mr. Deputy Chairman: Shibli Sahib, today we are all getting personal with each other. I think you should stick to the Subject.

Senator Syed Shibli Faraz: I have a mutual respect with all the Members and especially with Senator Sherry Rehman,

ایسی کوئی بات نہیں ہے، میں نے یہ ہی کہا ہےbecause یہ fact بھی ہے، یہ lawان خواتین کو benefit کرے گا جو کافی کمزور طبقے سے تعلق رکھتی ہیں، میرے خیال سے اگر آپ اس کو lay کر دیں۔

(مداخلت)

Mr. Deputy Chairman: No, no, it will be but he means that you can manage your ways and the women that her……

Senator Sherry Rehman

سینیٹر شیری رحمٰن: Wrong objection یہ کہہ دیتے ہیں کہ اس بل کا content بہتر ہے تو آپ اس کو جانے دیں لیکن ہم نے ہمیشہ اور پہلے دن سے، خاص طور پر پیپلز پارٹی نے یہ بار بار National Assembly میں بھی کہا ہے اور یہاں بھی کہا ہے کہ Parliamentary process سے اوپر کوئی چیز نہیں ہوتی، کوئی وجہ ہے کہ ہم نے قواعد و ضوابط بنائے ہیں کہ اگر یہاں کچھ سقم باقی رہ گیا ہے تو اجتماعی دانش کے لیے، اس سے مستفید ہونے کے لیے وہ واپس کمیٹی میں جائے یہ بات ایسی نہیں ہونی چاہیے۔

دوسرا جناب چیئرمین! Zanib Alert کے بارے بڑی تکلیف ہوتی ہے کہ یہ سینیٹ کمیٹی میں کیوں رکا ہے۔ Agreement کی بات ہو رہی ہے، جو معاہدہ کیا گیا وہ یہ نہیں ہے۔ پہلی بات کوئی بھی معاہدہ سینیٹ کے بغیر اور سینیٹ کے parliamentary leaders کے بغیر hold نہیں کرتا۔ Let me be very clear، اور وہ آپ کے سامنے عملی طور پر ہو رہا ہے۔ دوسری بات آپ دیکھ لیں کہ ہم چاہتے ہیں Zanib Alert Bill پارلیمان میں جلدی جائے، ہم چاہتے ہیں کہ women inheritance کی بات ہو اور ہم نے پہلے بھی آپ کے ساتھ cooperate کیا ہے۔ Public interest, litigation does not mean you rule by ordinance. اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آپ Senate Standing Committee کو خود یہ کہہ کر بے توقیر کر رہے ہیں کہ Zanib Alert وہاں کیوں رکا ہوا ہے۔ یہ زیادہ دن نہیں رکے گا لیکن اس میں بہت سی باتیں ہیں، جو society کے

stakeholders ہیں ان کا حق ہوتا ہے، وہ تجاویز لے کر آ رہے ہیں اور وہ باتیں اس وقت اس میں شامل کی جا رہی ہیں۔

جناب چیئرمین! ان کو یہ بھی پتا ہونا چاہیے کہ جب ایک Bill pass ہو جاتا ہے، ایک، دو یا پانچ سال بعد بھی وہ review ہوتا ہے اور اس میں amendments ڈالی جاتی ہیں۔ جناب کمیٹیوں سے بالا کوئی law and rule اور کوئی ایسی چیز نہیں ہو سکتی۔ آپ چار، چار ماہ تک سینیٹ کا اجلاس نہیں بلاتے اور پھر ہمیں کہتے ہیں کہ عجلت میں یہ پاس کرو، وہ پاس کرو اور کمیٹیوں سے نکالو۔ جناب کمیٹیوں سے بالا کچھ نہیں ہو سکتا and do not tell me again کہ ہم نے آپ کی leadership سے بات کی ہے۔ میں نے بھی اپنی leadership سے بات کی ہے اور انہوں نے کہا کہ کوئی بھی چیز سینیٹ اور کمیٹیوں سے اوپر نہیں ہے۔ Sorry ہم پارلیمانی procedure کو، آئین کو، قواعد و ضوابط کو بالکل ہر چیز سے بالاتر سمجھتے ہیں اور ایسے ہی ہوگا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر محمد اعظم خان سواتی صاحب۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: میں بھی وہ بات کر رہا ہوں جو سینیٹر شیری رحمٰن صاحبہ کر رہی ہیں کہ process کو تقویت دینے کے لیے جو یہاں پر agreement ہوا ہے اس کو کمیٹی کے پاس بھیج رہے ہیں۔

Senator Sherry Rehman: I said no agreement. There is no agreement.

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر جاوید عباسی صاحب۔ سینیٹر مشاہد اللہ خان صاحب کافی دیر سے انتظار کر رہے ہیں۔ سینیٹر جاوید عباسی صاحب ذرا سینیٹر مشاہد اللہ خان صاحب کو بول لینے دیں۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: ہمارے Leader of the House بڑے ہی اچھے آدمی ہیں۔ اپنی اچھائی میں انہوں نے فروغ نسیم صاحب کی وضاحت پیش کی ہے۔ وضاحت انہوں نے جو بھی پیش کی وہ ٹھیک ہے کہ انہوں نے اپنے دل سے کی لیکن میں ایک بات بتا دوں کہ اگر یہ بات سینیٹر سید شبلی فراز صاحب نے کی ہوتی تو میں ادھر سے سنتا اُدھر سے نکال دیتا۔ باقی بھی یہاں جتنے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں even Senator Barrister Muhammad Ali Saif میں ان کو جانتا ہوں، ان کی history جانتا ہوں باقیوں کی بھی history جانتا ہوں۔ یہ جو وضاحت پیش کر

رہے ہیں تو ہر آدمی کی history مختلف ہوتی ہے اور جو history ہوتی ہے اس کے مطابق ہی اس کے الفاظ کو لیا جاتا ہے بس اتنی سی بات کرنا تھی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر محمد جاوید عباسی صاحب۔

Senator Muhammad Javed Abbasi

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب چیئرمین! Enforcement of Women Properties Rights, Ordinance پہلے نکالا گیا۔ اس کو National Assembly میں lay کیا گیا۔National Assembly سے یہ پاس ہوا اور پھر ہمارے پاس سینیٹ میں آیا۔آج دو بجے اس پر ہماری کمیٹی کی meeting ہے۔تاریخ میں آج تک ایسا نہیں ہوا کہ جو law ابھی بنا ہی نہیں، جس law کو ابھی تک Parliament نے پاس نہیں کیا، جس law کو دونوں Houses pass کر دیتے ہیں اور President sign کر دیتے تو وہ law بن جاتا ہے اگر وہ law بن جاتا ہے تو پھر بھی اگر کوئی amendment مانگی جاتی تو سمجھ آتی کہ یہ amendment مانگ رہے ہیں۔ اتنی نالائق team میں نے آج تک نہیں دیکھی کہ اگر amendment مانگنی تھی تو آج اپنے ایک ممبر کو کھڑا کرتے، کمیٹی میں یا ہاؤس میں کہہ دیتے اور ہاؤس کے پاس یہ power ہے کہ یہ اس article میں amendment مانگ رہے ہیں۔یہ amendment مانگی جا سکتی تھی اس کے لیے بھی کبھی کسی نے ordinance نکالا ہے۔آپ سوچ لیں کہ legislation کی ایک scheme دی ہوئی ہے کہ آپ کے پاس bill آئے گا اور bill, committee میں جائے گا اور اب کمیٹی میں کوئی بھی ممبر اس میں amendment لا سکتا ہے۔ کمیٹی میں اگر کوئی ممبر amendment نہیں لا سکتا تو وہ دوبارہ House میں آئے گا جب report آئے گی اور ہم lay کریں گے۔Passage کے وقت کوئی ممبر اٹھ کر اس کے لیے amendment لا سکتا تھا۔ ممکن ہے یہ amendment بڑی اچھی ہو جو میں نے دیکھی ہے۔انہوں نے پہلے ہی بڑا ظلم کیا کہ یہ ordinance پر ہی چلاتے رہے۔ میں آج President کی speech پر آؤں گا تو بات کروں گا۔ بل ہمارے پاس آیا، کمیٹی میں گیا ہوا ہے اور آج دو بجے meeting ہے۔ اس amendment کو یہ House میں ایک ordinance کے ذریعے لے کر آئے ہیں، پاکستان کی کیا پوری دنیا کی تاریخ میں کوئی ایسا case

ثابت کر دیں۔ دنیا کی history میں کوئی ایسا case نہیں ہوگا۔ ایک ordinance ہے، وہ ordinance ابھی bill بنا ہے اور bill pass بھی نہیں ہوا اور یہ اس میں amendment مانگ رہے ہیں۔آپ نے کبھی سنا یا کسی نے آج تک دیکھا ہے۔کچھ خدا کا خوف کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر صاحب سواتی صاحب کو جواب دینے دیں۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب چیئرمین! میری پوری بات ہونے دیں پھر یہ جواب دیں۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد جاوید عباسی: میری سمجھ میں ہے لیکن آپ کو بالکل سمجھ نہیں ہے۔ ذرا سن تو لیں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر محمد اعظم خان سواتی صاحب پہلے بات کرنے دیں۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جس نے legislation کا کام کیا ہو،اس طرف کوئی بندہ بیٹھا ہوا ہے تو اس کو میری بات سمجھ آ جائے گی لیکن اگر کسی نے نہیں کیا تو اس کو میری بات بالکل سمجھ نہیں آ سکتی اور میں یہ ماننے کے لیے تیار ہوں۔ جناب چیئرمین! انہوں نے یہ bill اسی session میں introduce کرایا۔ یہ Bill, National Assembly سے pass ہوا اور سینیٹ میں کچھ ہی دن پہلے انہوں نے introduce کرایا جو ہماری Committee میں آیا۔اس کو میں نے out of turn اپنی Committee میں لیا ہے کیونکہ یہ request کر رہے تھے کہ اس bill کو آپ جلدی جلدی take up کر لیں ورنہ شاید ایک ماہ بعد اس کو کمیٹی میں لیتے۔ یہ بات کیا کر رہے کہ اگر یہاں amendment کر لیں،اگر ہم پھر بھی اس میں amendment کریں گے تب بھی یہ واپس National Assembly میں جائے گا۔لہٰذا یہ طریقہ کار غلط ہے ،یہ کسی طور پر ہمیں acceptable نہیں ہے۔یہ اگر اس طرح کی قانون سازی کریں گے تو جتنے بھی bill ہمارے پاس آئے ہوئے ہیں ان سب میں ہمیں amendment لانی چاہیے۔ میں تو اس بات کے حق میں ہوں کہ اگر کوئی agreement ہے بھی تو سب میں amendment لانی چاہیے۔ کوئی legislation کسی agreement میں اس طرح نہیں کر سکتے کہ بغیر کسی

procedure کے ہم اس کو pass کر دیں۔ یہ کیا Senate of Pakistan کو rubber stamp سمجھتے ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ یہاں ایک amendment نہ لاؤ کہ دوبارہ National Assembly میں جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! یہ ہاؤس ہی اسی لیے بنایا گیا تھا کہ جب National Assembly Bill pass کرے تو وہ Senate of Pakistan میں آئے، Senate of Pakistan اس میں بہتری لائے، اس میں amendments کرے اور وہ دوبارہ National Assembly میں جائے۔ یہ ہاؤس چلانے کا کون سا طریقہ ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: بس سینیٹر محمد جاوید عباسی صاحب .I got your point منسٹر صاحب۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب مجھے ایک rule بتادیں کہ جس کے تحت ہم Senate کے rules کے مطابق، Government کا bill ہے، اچھا bill ہے، public کے interest کا bill ہے۔ Women empowerment, women rights کا bill ہے اور ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کو سینیٹ کی کمیٹی کے پاس بھیجا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر محمد جاوید عباسی صاحب ایک منٹ۔

Senator Muhammad Azam Khan Swati sahib, all they are saying is that this amendment could have been done without the ordinance. Basically, that's what they are saying. It's not an issue, not an issue for you also for future. He is saying it's a new ordinance. It's a new amendment through the ordinance, that's what they are saying.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جب وہ lay کرتے ہیں تو bill بنتا ہے، کبھی کہتے نہیں کہ یہ bill ہے۔ Originally, 21st December, 2019 کو جو ordinance lay کیا تھا وہ bill بن جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر محمد اعظم خان سواتی صاحب their argument is very simple آپ بڑا easily اس کو follow کر سکتے ہیں کوئی issue نہیں ہے۔

If I understand correctly what he is saying, it's not an issue; it's really not an issue.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب کیا کمیٹی کو نہ بھیجنے کے بارے میں Secretariat سے پوچھیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہاں پر کمیٹی کا issue نہیں ہے۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: سیدھی بات ہے کہ آپ اس کو کمیٹی کے سامنے بھیج دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: وہ تو ٹھیک ہے eventually it will go to the Committee میں تو صرف آپ بتا رہا ہوں the objection that they are having اس کا بڑا easy solution ہے۔ You do not need to go through this issue. You can do it very easily, Leader of the Opposition.

Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq, Leader of the Opposition

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: شکریہ، جناب چیئرمین! ایک non-issue کو سامنے رکھ کر اس پر اتنا وقت لیا گیا۔ Suggestion یہ تھی کہ یہ کسی وقت بھی amendment کرنا چاہیں، کمیٹی کے دوران، کمیٹی جب رپورٹ دیتی ہے اس دوران اور ہاؤس اس کو accept کر لیتا ہے تو بات ختم ہو جاتی ہے۔اس لیے ایک ایک لفظ کے لیے اگر ordinance نکالیں گے تو میں آپ کی وساطت سے یہ کہوں گا کہ President Sahib کو بھی اپنا خیال رکھنا چاہیے کہ کوئی کاغذ کا ٹکڑا لکھ کر وہ بھیج دیتے ہیں تو اسی پر وہ ordinance جاری کر دیتے ہیں۔ان کے پاس بھی تو کوئی legal minds ہوں گے۔President House میں بھی تو کچھ لوگ بیٹھے ہوں گے جو کہہ سکتے ہیں کہ ان ordinance کے ذریعے سے نہ کریں۔اس لیے میں اپنے بھائی سواتی صاحب سے گزارش کروں گا کہ آج دو بجے اس کمیٹی کی میٹنگ ہے جہاں یہ under discussion آئے گا۔ آپ اس میٹنگ میں بھی یہ اٹھا سکتے ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: Law Minister تو ہیں، وہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس لیے ان کو اس بات پر ہی نہیں اڑ جانا چاہیے کہ اس کو Ordinance کے ذریعے ہی amend کروں گا اور وہ طریقہ اختیار نہیں کروں گا جو آئین اور قوانین میں دیا گیا ہے۔ ایسا کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

Mr. Deputy Chairman: Swati Sahib, do you have any objection in moving the same amendment in the Committee? They will accept it.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب! میں تو یہی کہہ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ تو چاہ رہے ہیں کہ Ordinance وہاں جائے۔ اگر آپ وہاں اپنے ممبر کے ذریعے یہ amendment move کروالیں، وہ accept کر لیں گے it is the same thing.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب! دراصل legislation کا یہ طریقہ نہیں ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ یہ حکومت۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سواتی صاحب۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: آپ میری بات سن لیں۔ آپ چونکہ میری بات نہیں سنتے۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: وہ بالکل کر سکتے ہیں۔ پہلے میری بات سن لیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ government اس amendment کی صورت میں صرف اس clause کو لانا چاہتی ہے۔ اب اگر یہ کہتے ہیں کہ وہاں پر ہمارا آدمی ہے، وہ بھی لا سکتا ہے، میں یہ نہیں کہہ رہا کہ نہیں لا سکتا لیکن ظاہر ہے کہ government اس کو identify کرتی ہے کہ یہ سقم ہے، یہ اس لیے serious ہے کہ due process کا طریقہ کار ہے کہ اگر کسی کے rights سلب ہوتے ہیں تو اس کو کم از کم تیس دن کے لیے لانا پڑتا ہے۔ اس لیے یہ ضروری تھا کہ ہم اس کو لے کر آتے۔ یہ اگر کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر ہمارا آدمی اس کو raise کرے، یہ بھی ہو سکتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ نہیں ہو سکتا لیکن rules میں ایسی کوئی قدغن نہیں ہے کہ حکومت نہیں لا سکتی۔ یہ کہنا ہے۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: اس مرتبہ accept کر لیں، سواتی صاحب نے بات مان لی ہے۔ سواتی صاحب، آئندہ سے
any amendment you want to make, please make it in the Committee or in the House.

(مداخلت)

Mr. Deputy Chairman: Unnecessarily, we are making it an issue. He is accepting it, what is the issue?

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: شبلی صاحب، آپ اس issue کو resolve کریں it is not really a big issue. If this is what the Opposition is demanding, do it; it is not an issue.

سینیٹر سید شبلی فراز: یہ کوئی issue نہیں ہے، یہ ویسے probably lack of communication ہے۔ ہم اس کو اسی طرح resolve کر دیں گے جس طرح ہمارے honourable members کہہ رہے ہیں۔

Mr. Deputy Chairman: Ok. Leader of the House has accepted it, he will do it accordingly.

(مداخلت)

Mr. Deputy Chairman: He is willing to make the amendment in the Committee.

(مداخلت)

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب! سواتی صاحب نے ایک گھنٹے بعد جو بات کی ہے، ہم وہ بات ان کو پہلے سمجھا رہے ہیں۔ ایسا نہیں کہ ہم bill کے خلاف ہیں، یہ bill بہت اچھا ہو سکتا ہے۔ ہم Ordinance کے خلاف تھے کہ آپ اس کو Ordinance کے ذریعے کس طرح amend کر سکتے ہیں؟ جناب چیئرمین! سینیٹر اعظم سواتی صاحب نے کیا لکھا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم یہ نہیں مانگ رہے۔ میں پڑھتا ہوں کہ وزیر صاحب نے کیا لکھا ہے اور کیا مانگ رہے ہیں۔ یہ Minister for Law کے نام سے ہے:

"Minister for Law and Justice, to lay before the Senate the Enforcement of Women's Property Rights (Amendment) Ordinance, 2019 (Ordinance No.XXIV of 2019), as required by clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan."

جناب ڈپٹی چیئرمین: لیکن عباسی صاحب، اب یہ issue resolve ہو گیا ہے۔ اس لیے اس کو ختم کریں۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: یہ لوگ سن رہے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: کون سن رہا ہے؟

سینیٹر محمد جاوید عباسی: یہ جو amendment مانگ رہے ہیں، اس Ordinance میں مانگ رہے ہیں جو Ordinance پہلے قومی اسمبلی میں move ہونا تھا۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ٹھیک ہے۔۔۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: نہیں جناب! یہ بہت ضروری ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: عباسی صاحب، یہ issue resolved ہے۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب! آپ scheme سمجھیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: کیا scheme ہے؟ نہیں resolved ہے۔ اب اس کو ختم کریں۔ Unnecessarily we are debating on this.

سینیٹر محمد جاوید عباسی: یہ پھر واپس لیں، اس طرح نہیں۔۔۔

Mr. Deputy Chairman: Order No. 9.

(مداخلت)

Mr. Deputy Chairman: They will put the amendment in the Committee. Swati Sahib, you will put the amendment in the Committee. You will not put it through the Ordinance.

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سواتی صاحب، آپ اس کو withdraw کر لیں اور یہی amendment کمیٹی میں دے دیں۔ سواتی صاحب، ٹھیک ہے۔

Ok. Order No. 9, Motion of thanks. Order No. 9 relates to the further discussion on the following motion moved by Senator Mohammad Azam Khan Swati.

اس پر کون بات کرے گا؟

(مداخلت)

Mr. Deputy Chairman: You want me to defer this for next week. Ok, Order No. 9 is deferred. Points of public importanc: Senator Muhammad Usman Khan Kakar Sahib.

Point of Public Importance raised by Senator Muhammad Usman Khan Kakar regarding installation of airmix plants in Balochistan

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب چیئرمین! مہربانی۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس سال سردی کی شدت بہت زیادہ ہے، خاص طور پر ہمارے صوبے میں چار فٹ برف پڑی ہے اور برف ایک طوفان آیا۔ کوئٹہ اور قلات میں درجہ حرارت تقریباً منفی بارہ تھا جب کہ کان مہتر زئی اور دیگر علاقوں میں درجہ حرارت منفی پندرہ تک چلا گیا تھا۔ میری گزارش ہے کہ گزشتہ تین سال سے سینیٹ، سارے ادارے airmix plant کے حوالے سے discuss کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے یہاں 20 airmix plants رکھے ہیں جن میں سے دس airmix plants first phase میں ہیں۔ جناب چیئرمین! اب مسئلہ یہ ہے کہ دو مرتبہ۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: کاکڑ صاحب! یہ airmix plants وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت، کس نے رکھے ہیں؟

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب! Federal Government نے رکھے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: کس لیے؟

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب! دو مرتبہ اس کے tenders ہو چکے تھے۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ ہے کیا؟ But what is it for?

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: یہ airmix plants مختلف شہروں کو گیس فراہم کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: گیس فراہم کر رہے ہیں تو آپ کی کیا requirement ہے کہ ان کو operationalize کیا جائے؟

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ airmix plants منظور ہو چکے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نہیں تو problem کیا ہے؟

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: Problem یہ ہے کہ دو مرتبہ اس کے tenders ہو چکے تھے اور اب تیسری مرتبہ بھی tenders ہو چکے ہیں مگر اس کے باوجود یہاں پر۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟ یہ نہیں لگ رہے یا ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ بزنجو صاحب۔

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: جناب! عثمان صاحب جن airmix plants کی بات کر رہے ہیں، یہ وہ plants ہیں جو حکومت پاکستان نے کہا چونکہ بلوچستان میں دور دراز علاقے ہیں، ہم وہاں تک پائپ لائن نہیں لے جا سکتے۔ اس لیے وہاں پر plants لگاتے ہیں جہاں پر bouzers کے ذریعے گیس پہنچائی جاتی ہے اور وہاں سے pipe lines کے ذریعے سے پورے علاقے کو گیس فراہم کی جاتی ہے۔ اس وقت ایک آوارن میں ہے، ایک سریاب اور نوشکی میں ہے۔ دس کے tenders ہوئے تھے کہ سرد علاقے ہیں۔۔۔

Mr. Deputy Chairman: Bazinjo Sahib, what is the problem?

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: جناب! جب سے یہ حکومت آئی ہے، ان پر کام بند ہے۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: آپ ruling دیں کہ یہ تعمیر شروع کر دیں۔

Mr. Deputy Chairman: We will refer it to the Committee on Petroleum.

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب! اس پر ruling دیں کیونکہ یہ مسئلہ تین مرتبہ discuss ہوا ہے کہ tenders ہو جاتے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: لیکن یہ تو پتا چلے کہ issue کیا ہے۔ Let the Committee take it up.

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: وہ تو defer کر دیا ہے۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب! آٹھ تو defer نہیں کرنا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: وہ کہہ رہے تھے کہ next week انہوں نے House میں request کی ہے۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: جناب! وہ کمیٹی میں بھی نہیں ہو سکے گی۔

Mr. Deputy Chairman: No. 8 is discussion on President's address.

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: وہ نو ہے، انہوں نے آٹھ نمبر کا کر لیا ہے کہ they will put the amendment in the Committee.

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: وہ withdraw کر رہے ہیں۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: یہاں سے withdraw کریں گے تو۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی withdraw کریں گے اور اس کے بعد ہی ہو گا۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: دو، دو جگہ پر۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نہیں دونوں چیزیں نہیں ہوں گی وہ withdraw کریں گے۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سواتی صاحب نے کہا ہے کہ وہ withdraw کریں گے۔ Swati Sahib, you are Ok with that?

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: Minister for Law آ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اچھا Minister for Law آ رہے ہیں، وہ آ جائیں گے۔ چانڈیو صاحب۔

Point raised by Senator Moula Bux Chandio regarding Transfer of I.G. Sindh

سینیٹر مولا بخش چانڈیو: جناب چیئرمین! جس قسم کے پاکستان میں حالات ہیں، اس میں ہمیں لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لیے مفاہمت کی پرسکون فضا چاہیے لیکن بد قسمتی سے اسے تباہ کیا جا رہا ہے۔ تھوڑا عرصہ پہلے ایک ماحول بنانے کی کوشش کی گئی لیکن اس کا انہوں نے اتنا مذاق اڑایا کہ وہ سارا معاملہ مذاق ہی ہو گیا۔ ان کے ایک وزیر باتدبیر ہیں، وہ کمال عقل کے مالک ہیں، انہوں نے ہمارے senior اور sober رہنما جاوید عباسی صاحب اور کائرہ صاحب کے سامنے table پر جوتا رکھا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: چانڈیو صاحب! آپ point of public importance پر بات کریں، آپ جوتے کو discuss کر رہے ہیں۔

سینیٹر مولا بخش چانڈیو: آج کل جوتا ہی تو important ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: چانڈیو صاحب! دوسرے لوگ بھی public importance پر بات کرنا چاہتے ہیں اور وقت بھی کم ہے۔

سینیٹر مولا بخش چانڈیو: آپ مجھے سنیں تو سہی، میں تو آپ کے ہوتے ہوئے کبھی نہیں بولا، آج تو بولنے دیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حکومت جس راستے پر چل نکلی ہے، وہ راستہ ٹھیک نہیں ہے، صوبوں کے حق حاکمیت سے انکار کرنا، وفاق کے لیے اچھا نہیں ہے۔ وفاق کو تمام units کو ساتھ لے کر چلنا چاہیے، ان کو مساوی حیثیت دینی چاہیے۔ سندھ حکومت نے اگر کسی افسر کو تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے تو یہ سندھ حکومت کا اپنا معاملہ ہے، اس میں وفاق کو ٹانگ اڑانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں وفاقی حکومت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے پنجاب اور خیبر پختونخوا میں کتنے ہی officers بار بار تبدیل کیے، آپ کو کیوں نہیں روکا گیا، سندھ حکومت کو اپنا استحقاق استعمال کرنے سے کیوں روکا جا رہا ہے، سندھ حکومت قانون کے مطابق آپ کو نام بھیجتی ہے تو آپ اس کے پابند ہیں لیکن اگر آپ صوبے کی حق حاکمیت سے انکار کرتے ہیں تو یہ اچھی بات نہیں ہے۔ سندھ

حکومت نے I.G کی تبدیلی کے لیے کہا ہے، آپ کیوں رکاوٹ بن رہے ہیں، آپ کے وزراء اس پر بیان دے رہے ہیں، آپ کی پارٹی کے رہنما بیانات دے رہے ہیں۔ آپ کی صوبہ پنجاب میں بادشاہی ہے، آپ وہاں پر سیکریٹری، چیف سیکریٹری، I.G تبدیل کریں، آپ کو حق حاصل ہے۔ سندھ کی حکومت کو یہ حق کیوں حاصل نہیں ہے، آپ حکومت سندھ کو ناکام نہیں کر رہے ہیں، آپ وفاقی حکومت کو کمزور کر رہے ہیں۔ ایسا کرنے سے سندھ میں سکون ہوگا۔ میں وفاق پاکستان کے حق میں کہہ رہا ہوں، اذان ہو رہی ہے اور میں احتراماً خاموش ہو رہا ہوں۔

(اس موقع پر ایوان میں نماز جمعہ کی اذان سنائی دی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: چانڈیو صاحب! آپ نے بات کر لی ہے، اب مشتاق صاحب کو بولنے دیں۔

Point of Public Importance raised by Senator Moula Bux Chandio regarding court cases against Journalists

سینیٹر مولا بخش چانڈیو: میں صرف ایک جملہ بولنا چاہتا ہوں۔ جناب چیئرمین! میں ابھی آ رہا تھا، مجھ سے صحافیوں نے بات کی ہے، صحافیوں کو دھمکیاں دی جا رہی ہیں، ان کے خلاف case داخل کروائے جا رہے ہیں۔ پاکستان میں صحافت ایک مشکل کام ہو گیا ہے، انہیں جان تک دینی پڑتی ہے، تب کہیں وہ جا کر اپنے وقار کے متعلق بات کرتے ہیں۔ صحافیوں کے بارے میں جو صورت حال پیدا کی جا رہی ہے، اس پر توجہ دیں، صحافیوں کا تحفظ ہونا چاہیے، ان کے کام میں آسانیاں پیدا کرنے کے لیے اقدامات اٹھائیں، صحافیوں کے خلاف دہشت گردی کے section کے تحت cases داخل کیے جا رہے ہیں۔ آپ اس چیز کا notice لیں، یہ کوئی عام بات نہیں ہے، یہ ہمارا اہم طبقہ ہے، جس کلاس کو ہماری حکمرانی کا حصہ تسلیم کیا جاتا ہے، اس کا اس طرح استحصال کرنا اور اسے پریشان کرنا، میرے خیال میں وفاق کے لیے کوئی اچھی بات نہیں ہے۔

Mr. Deputy Chairman: Chandio Sahib, we will take up this issue,

ایسا نہیں ہونا چاہیے، میرے پاس بھی کچھ صحافی حضرات آئے تھے، انہوں نے complain کی ہے۔ I think we should condemn this type of activity. شیری رحمٰن صاحبہ۔

سینیٹر شیری رحمٰن: جناب چیئرمین! میں مختصراً بات کروں گی۔

سینیٹر سراج الحق: جناب چیئرمین! میڈم نے پانچ بار خطاب کیا ہے۔ میں کافی دیر سے انتظار کر رہا ہوں۔

سینیٹر شیری رحمٰن: میں نے Ordinance پر objection کیا تھا۔

سینیٹر سراج الحق: میں Point of Public Interest پر بات کرنا چاہتا ہوں، انہوں نے پانچ بار خطاب کیا ہے۔ آپ لوگوں کی بہت اہمیت ہے، آپ لوگوں کی زیادہ تعداد ہے لیکن ہم بھی آپ کے colleague ہیں، آپ دائیں بائیں دیکھیں، ہم بھی بیٹھیں ہیں۔ آپ پانچ منٹ نہیں پندرہ منٹ بات کرلیں لیکن پہلے مجھے کم از کم تین منٹ بات کرنے دیں۔ اذان ہو چکی ہے، آپ پریشان نہ ہوں، ہم نے ہمیشہ آپ کو عزت دی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سراج الحق صاحب! آپ بات کریں۔

Point of Public Importance raised by Senator Sirajul Haq regarding repair of damaged electric poles and transformers due to heavy snowfall in different areas of KPK

سینیٹر سراج الحق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! ہمارے علاقے میں کافی برف باری ہوئی ہے، جس سے ضلع لوئر دیر، ضلع دیر بالا، ضلع چترال، شانگلہ، کوہستان اور ضلع سوات کے بالائی علاقے شدید متاثر ہو ئے ہیں، وہاں پر بجلی کے کھمبے تباہ ہو چکے ہیں، transformersخراب ہو چکے ہیں۔ شرم کی بات ہے کہ لوگ transformersکے لیے چندہ اکٹھا کر رہے ہیں، جیسے ایک لاوارث میت کے لیے چندہ اکٹھا کیا جاتا ہے، اسی طرح ان لاوارث transformersکے لیے لوگ چندہ اکٹھا کرنے پر مجبور ہیں۔ میں حکومت سے کہوں گا کہ transformersکی مرمت محکمہ کی ذمہ داری ہے۔ خدا کے لیے ایمرجنسی بنیادوں پر orders کیے جائیں کہ تین دنوں کے اندر محکمہ ان transformersکو مرمت کرے۔

جناب چیئرمین! شیری رحمٰن صاحبہ بھی بات کریں گی۔ لیکن میں دوسری بات کروں گا کہ Transparency International reportآنے کے بعد آج پوری دنیا میں پاکستان کی درگت بن گئی ہے۔ افسوس ہے کہ دس سالوں سے کرپشن میں کمی ہو رہی تھی لیکن

اچانک ایک سال کے دوران اس میں اس قدر اضافہ ہوا کہ پاکستان کا image بری طرح متاثر ہوگیا۔ ایک بار پھر IMFوالے آ کر پاکستان کے گریبان میں ہاتھ ڈالنے کی کوشش کریں گے کہ تمہارے ملک میں کرپشن ہے۔ عثمان کاکڑ صاحب نے پرسوں تفصیلی رپورٹ پیش کی تھی۔ سچی بات تو یہ ہے کہ کرپشن کے خاتمے کے لیے نہ صدر پاکستان کے خطاب میں کوئی mechanism موجود تھااور نہ ہی حکومت نے کوئی لائحہ عمل دیا ہے بلکہ روز بروز کرپشن میں اضافہ ہو رہا ہے۔ایک طرف آٹا نہیں ہے، دوسری طرف چینی مہنگی ہو گئی، پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ برف باری کی وجہ سے تمام پہاڑی، کوہستانی علاقے متاثر ہوئے ہیں۔ یہاں پر علی محمد صاحب اور شبلی فراز صاحب تشریف رکھتے ہیں، ان دونوں کا تعلق خیبر پختونخوا سے ہے۔ بجلی کے کھمبوں اور transformersکو ٹھیک کرنے کے لیے ہمیں لوگوں کے فون آرہے ہیں۔ ہسپتالوں میں دوائیاںavailable نہیں ہیں، سڑکیں بند ہیں، لوگ بیلچے اٹھائے خود سڑکوں کو کھول رہے ہیں، حکومت کس مرض کی دوا ہے۔ میں چاہتا تھا کہ میں یہ بات ایوان میں پہنچا دوں۔ میں حکومت سے چاہوں گا کہ وہ فوراً کوئی فیصلہ کریں اور تین دنوں میں تمام transformersٹھیک کریں اور بجلی کے کھمبوں کو دوبارہ اپنی جگہوں پر نصب کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی علی محمد صاحب۔

Mr. Ali Muhammad Khan, MoS for Parliamentary Affairs

جناب علی محمد خان: جناب والا! یہ issue قومی اسمبلی میں بھی اٹھا تھا۔ برفباری بہت شدید ہوئی اور اس کا notice وزیراعظم صاحب نے بھی لیااور Chairman, NDMA کو ہدایات بھی جاری ہوئیں۔ ابھی جو معزز سینیٹر صاحب نے بجلی کا معاملہ اٹھایا ہے، میں اجلاس کے فوراً بعد عمر ایوب صاحب کے notice میں یہ بات لے کر آؤں گا تاکہ اس کی repairکا انتظام ہو سکے۔ اس وقت جو موجودہ transformers نے کافی improve کیا ہے۔ پچھلے دور میں ایسا اکثر ہوتا تھااور شاید اس دور میں بھی ایک یا دو جگہ ہوا بھی ہو۔ جہاں پر بھی ہوا ہے میں سینیٹر صاحب سے اس کی تفصیل لے لوں گا۔

دوسرا انہوں نے ایک اور issue اٹھایا کہ وہاں پر جو برفباری ہو رہی ہے۔ اس سلسلے میں بھی NDMA and PDMA سے ربطہ کر لیتے ہیں۔ پھر میں آپ کو inform بھی کر دوں گا۔

Mr. Deputy Chairman: Ali Muhammad Sahib, you have to treat this like an emergency situation. I mean this type of snowfall does not happen every day. So, I think what he is talking is because of snowfall.

اور اس کے علاوہ بھی بہت ساری چیزیں affect ہوئی ہوں گی۔

As you know, there are too many points of public interest, so we can continue the House after *namaz*.

Senator Sherry Rehman: It is up to you.

Mr. Deputy Chairman: Leader of the House, if you want this then I don't have any issue. Because everybody is concerned that 20 minutes are left, if everybody wants to talk about points of public interest, we can do it up.

سینیٹر شیری رحمٰن: تمام لوگ پانچ پانچ منٹ کے لیے بات کر لیں تو چار لوگ cover ہو جائیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی شیری رحمٰن صاحبہ۔

Point of Public Importance raise by Senator Sherry Rehman regarding the statement of Prime Minister, Imran Khan that Afghanistan is the most important issue for Pakistan

سینیٹر شیری رحمٰن: شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب والا! اگر ہم تھوڑا سا اختصار سے بات کر لیں تو بہتر ہوگا۔

جناب والا! ایک اہم issue سامنے آیا ہے کہ جو وزیراعظم صاحب کی meeting ہوئی ہے اور ساری دنیا کی نظریں ہمارے خطے پر لگ گئی ہیں۔ خارجہ امور ہمارے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس میں ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان کا وقار ہمیشہ بلند رہے اور جو مشکلات کا سامنا ہے ان میں بھی

ہم اپنے آپ کو اور اپنے ملک کو کسی فہم، عقل اور منطق کے ذریعے باعزت طریقے سے نکال سکیں۔ بے شک ہمیں مشکلات کا سامنا ہے، FATF کی بات ہے، اس طرح کے دیگر معاملات ہیں، IMF کے ہاتھ میں آپ نے اپنی داڑھی دی ہوئی ہے لیکن میں دو باتیں پوچھنا چاہتی ہوں۔ جو میٹنگ ہوئی تھی صدر ٹرمپ سے جناب چیئرمین! آپ اگر پڑھ لیں اس کی transcript تو اس میں انہوں نے پہلی بات جو کی ہے، ظاہر ہے اپنی ترجیحات تو وہ دیتے ہیں لیکن اس میں پہلی ترجیح وزیر اعظم نے کشمیر کی بجائے افغانستان کو دی۔ انہوں نے کہا the most important issue for us is Afghanistan because it is most important for you۔ آپ نے بھی پڑھی ہو گی، سب کی نظروں سے گزرا ہوگا، کل مجھے دو تین anchors نے بھی پوچھا تو میں نے کہا شاید یہ ان سے غلطی ہو گئی ہے، شاید یہ ان کی ترجیحات کو سامنے رکھ رہے ہیں۔ میں نے کہا یا شاید ان کے ذہن میں کچھ اور ہے لیکن یہ بات جو کہ بہت اہم بات ہے، پارلیمان کے ساتھ share نہیں کی گئی اور نہ ہی پاکستان کے نمائندوں یا عوام کے ساتھ share کی گئی ہے۔ اگر پاکستان کی خارجہ پالیسی میں اتنی بڑی shift آئی ہے، اتنی بڑی تبدیلی آئی ہے، تبدیلی سرکار ہے اور تبدیلی سرکار تبدیلیاں لاتی ہے۔ اگر انہوں نے کشمیر پر بھی U turn لے لیا ہے یہ کہہ کر کہ ہم ہر جمعے احترام کریں گے اور یکجہتی کا اظہار کریں گے۔ پانچ مہینے ہو گئے ہیں کشمیری بھائیوں، بہنوں اور وہاں جتنے بھی لوگ مودی سرکار کے مظالم میں مبتلاء ہیں اور اس کا اکیلے سامنا کر رہے ہیں، وہ نہتے لوگ ہیں، میں نے تو کچھ نہیں سنا اس یکجہتی کا۔ کیا ہوا جناب والا! اس یکجہتی کا، اس عزم کا؟ ہمیں تو لوگوں کو جواب دینا ہوتا ہے۔ آخر کار آزاد کشمیر کی تنظیمیں ہیں، ہم سب پارٹیوں کی جڑیں عوام میں ہیں اور وہ ہم سے پوچھتے ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ آپ لوگوں نے کیا طے کیا؟ کوئی تبدیلی آئی ہے؟ اور افغانستان کو ترجیح دینے والے statement سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سوال بہت بڑا اٹھا ہے کہ آپ نے کیا سوچا اور کیا آپ کی شاید وہاں ایسی کوئی برہانی کیفیت ہے جس میں آپ نے یہ تبدیلی اپنی طرف سے اتنے بڑے forum پر، سب کے سامنے یہ کہہ دیا لیکن پاکستان کے پارلیمان کو، چاہے وہ سینیٹ ہو، چاہے وہ قومی اسمبلی ہو، چاہے کوئی خارجہ کمیٹی ہو، یہاں کوئی ایسی میٹنگ نہیں ہوئی، یہاں کوئی ایسی وضاحت نہیں دی گئی کہ ہم کشمیر کی پالیسی میں تبدیلی لے آئے ہیں۔ میں امید رکھتی ہوں کہ نہیں لائے ہیں۔ میں امید رکھتی ہوں کہ وہ slip of tongue تھا جو اکثر و بیشتر وزیر اعظم سے ملک سے باہر جا

کر ہو جاتا ہے۔ اب میں یہ دہراؤں گی نہیں، زیب نہیں دیتا اس وقت خارجہ پالیسی پر اس طرح کی بات نہیں کرتے لیکن پارلیمان کا اس وقت حق ہے کہ جب پاکستان کی اتنی بڑی policy shift آئے، ہمیں بالکل آگاہ کیا جائے۔ آگاہ کیا، آگاہی کیا، پیپلز پارٹی کی حکومت میں آپ کو پتا ہے جناب والا! سلالہ کے سانحے کے بعد ہم نے سات مہینے امریکہ کی سپلائی لائنز بند رکھیں۔ ہم نے شمسی ایئر بیس بند کیا، ہم نے ان سے معافی منگوائی اور پارلیمان کے ذریعے کروایا۔ سارا پارلیمان اس میں موجود تھا۔ شکریہ مشاہد صاحب۔ میں اس وقت سفیر تھی اور ہم نے اس وقت پارلیمان کو شامل کیا۔ میں ان سے کہتی تھی I am sorry میں آپ سے کچھ نہیں کہہ سکتی، کب افغانستان تک آپ کی سپلائی لائنز کھلیں گی۔ وہ تب ہوگا جب ہماری پارلیمان تیار ہو گی، ہمارے لیے سب سے بالا وہ ہیں لیکن اس وقت وہ کبھی کہتے ہیں کہ سینیٹ کی کمیٹی rubber stamp بن جائے سینیٹ کی، کبھی کہتے ہیں کہ ہم آپ سے سب کچھ share کریں گے۔ اب جناب والا! تشویش تو اس لیے ہوتی ہے اور اس وقت میں آپ سے مختصر سا دوسرا سوال خارجہ پالیسی کے حوالے سے جو اس وقت آپ کے سامنے ہے وہاں پھر جا کر صدر ٹرمپ نے شاید ان کے ذاتی تعلقات ہیں، ان لوگوں سے ہمیں نہیں معلوم، جو لوگ ساتھ جاتے ہیں اور کیا ان کی discussion ہوتی ہے اس کی کوئی شفافیت نہیں ہے، کوئی شفافیت نہیں ہے کہ وہاں کیا discussion ہوتی ہے اور کس بنیاد پر صدر ٹرمپ بار بار ثالثی کی پیشکش کرتے ہیں۔ کشمیر میں ثالثی کی پیشکش کوئی چھوٹی بات نہیں ہے۔ ہندوستان جب بار بار کہہ چکا ہے کہ ہم کسی کو سننے کے لیے تیار نہیں اور یہ بات صحیح ہے کہ اگر وہ کسی کی سنیں گے تو وہ اپنے سب سے بڑے اور اہم اتحادی کی سنیں گے، جو اس وقت امریکہ بہادر ہے، جو آپ کے ساتھ بھی اپنی ملٹری ٹریننگ اور دوسرے تعلقات بحال کر چکا ہے۔ اس میں ہم نے کبھی نہیں کہا کہ آپ پیچھے ہٹیں، ہم چاہتے ہیں پوری دنیا میں پاکستان کے تعلقات دوسرے ممالک سے بہتر ہوں اور بحالی کی طرف جائیں۔ ہم اپنے آپ کو کسی camp میں نہ پھنسائیں اور جہاں تک مشرق وسطی کی بات ہے، اس معاملے میں بھی ہم نے بار بار کہا ہے کہ اس میں پارلیمان کی آرا شامل ہونی چاہیے۔ کہیں۔۔۔

Mr. Deputy Chairman: Please conclude because others are waiting.

سینیٹر شیری رحمٰن: میں conclude ہی کر رہی ہوں۔ آخری بات میں اسی سے متعلق پوچھنا چاہوں گی کہ جب پچھلی مرتبہ صدر ٹرمپ نے کشمیر پر ثالثی کی بات کی تھی and it was

very generous of him to say that I will try to mediate in the most dangerous matter. Sir, if you remember, last time, in Washington, he said this. The Prime Minister and his delegation came back, اور انہوں نے ایک دوسرے کو ہار پہنائے اور شادیانے بجائے and what did they say? پھر اس mediation کی offer کے بعد کیا ہوا؟ اس mediation یا آپ کی جو بھی discussion ہوئی تھی، اس کے بعد ہوا؟ اس کے بعد تو مودی سرکار کو عالمی دنیا نے اجازت دے دی، کسی نے بھی ہندوستان کو نہیں روکا اور اس نے پھر مقبوضہ کشمیر میں اپنی دو لاکھ فوج بھیجی اور جو کشمیر کی متنازعہ حیثیت ہے اس کو تبدیل کرنے کے لیے ایڑھی چوٹی کا زور لگا دیا اور اس سلسلے میں Article 370 کو revoke کیا گیا، اس کے بعد مقبوضہ کشمیر کے وزیراعلیٰ کی کوئی حیثیت نہیں رہی، ان سب کو اندر بند کر دیا گیا۔ جناب والا! ثالثی کا یہ مطلب تو نہیں ہے ۔ یہ آ کر ہمیں بتائیں، we welcome him. We welcome mediation when it leads to a just peace. We welcome mediation when it leads to Pakistan being counted as a partner in this dispute because ہم فریق ہیں۔ We are a very clear party to this international dispute and the United Nations continues to say this. اس پر second meeting بھی ہو چکی ہے۔ ہمیں چین کا اس معاملے میں شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ اگر ہمیں امریکہ سے ثالثی کی ضرورت ہے اور ہم یہ بات ہمیشہ سے کہتے چلے آ رہے ہیں، یہ کوئی نئی بات نہیں ہے لیکن جب بھی یہ بات کی گئی ہے، اس کے بعد آپ نے تو دیکھا ہے کہ قیامت ڈھائی جا چکی ہے اور آپ پھر بھی چپ ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ہماری پہلی ترجیح افغانستان ہے۔ آپ سوچیں کہ کشمیر کے لوگوں کے دلوں پر کیا گزر رہی ہو گی۔ اس سلسلے میں ہمیں کیا پیغامات آ رہے ہیں۔ اب یہ سوال پارلیمان میں اٹھ گیا ہے اور اس کا جواب صرف وزیر خارجہ نہیں دیں گے بلکہ اس کا جواب وزیراعظم صاحب خود آ کر دیں گے اور وضاحت سے بتائیں گے کہ پاکستان کی کشمیر کے بارے میں 70 سال کی policy ہے، اگر اس میں کوئی تبدیلی آئی ہے تو وہ یہاں پر آ کر بتائیں۔ وہ خارجہ پالیسی کے حوالے سے اپنی ترجیحات بیان کریں اور اس عمل میں شفافیت لے آئیں، اس وقت بھی شفافیت لانی چاہیے کیونکہ جو شفافیت کا عالمی ادارہ ہے، یہ جس پر

بہت تکیہ کرتے ہیں۔Transparency International نے کہہ دیا ہے کہ now Pakistan is perceived to be more corrupt as it used to be. انہوں نے جس پر باہر جا کر کہا ہے کہ اب اس وقت پاکستان میں civil and military forces ایک page پر ہیں کیونکہ Pakistan has less corruption, پہلے اس لیے ایک page پر نہیں ہوتے تھے because Pakistan was corrupt. Now you tell me who is transparent and who is not. آپ اعتراف کریں اور اس کا جواب دیں، Prime Minister اس ایوان میں آ کر ان چیزوں کا جواب دیں، پارلیمان کو بے توقیر کرنا ختم کریں، روز جو وعدہ کرتے تھے، وہ آ کر پورا کریں۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شیری صاحبہ! آپ کا شکریہ۔ جی سینیٹر حاصل خان بزنجو صاحب۔

سینیٹر شیری رحمٰن: نہیں، آپ ان کو ruling دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، جی شبلی صاحب۔

سینیٹر حاصل خان بزنجو: جناب! میرا سوال اس کے ساتھ club کر دیں، وہ اسی پر ہے۔

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب! میں ان کی respect کرتا ہوں، ہماری very respected colleague سینیٹر شیری رحمٰن صاحبہ نے پوری Opposition کی back benchers کا time consume کر لیا ہے تو ان لوگوں کو بھی بولنے کا حق ملنا چاہیے۔ I being Leader of the House, would insist on the fact that this Parliament and this House is not to be held hostage to the Parliamentary Leaders only. Everybody has a right to speak, no, no this is not the monopoly of the Parliamentary Leaders…

Mr. Deputy Chairman: Shibli Faraz Sahib, I am trying to give a chance to others but the Parliamentary Leaders want to talk.

Senator Syed Shibli Faraz: No, Parliamentary Leader is fine, if we start of, it means, it is not the good practice that you know, they have the back benchers. I am saying this again as the Leader of the House that we

will request the Parliamentary Leaders and the Chair not to accommodate all the Senators, be it the Opposition Members, they have all the lights lit up and they cannot speak because of one of the Parliamentary Leaders has spoken for 12 minutes. So, this is something, you have to sort out because everyone has the right to speak.

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ

if you want to continue with the points of public importance, we can continue after the Namaz.

Senator Syed Shibli Faraz: No, no this is not just for you Sherry Sahiba.

میں over all practice کی بات کر رہا ہوں، میں آج کی بات نہیں کر رہا۔ ہم نے generally یہ دیکھا ہے، they should be accommodated.

Mr. Deputy Chairman: Shibli Sahib, I understand that, I want to give opportunity to everyone.

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب! میں آپ کی بات نہیں کر رہا، ہم نے دیکھا ہے کہ یہ ایک پوری tendency ہے۔ ایسا ہے تو یہ اپنے members کر لیں یا ہم بھی طے کر لیں کہ ادھر Opposition Leader ہم یہ نہیں کریں گے، we would like everybody to speak, آپ اس کو صرف dominate کر رہے ہیں،

at cost of your own Members. Thank you.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب شبلی صاحب! ان کا جواب تو دے دیں۔ جی حاصل بزنجو صاحب۔

سینیٹر حاصل خان بزنجو: جناب چیئرمین! میرا سوال اس سے ہی concerned ہے، یہ اس سے ملا کر جواب دے دیں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جاوید صاحب! آپ لوگ decide کر لیں، I have no issue, we will continue the session. What is the problem?

let us keep ،کریں continue آپ اجلاس There is no problem talking.

Senator Mir Hasil Khan Bizenjo

سینیٹر حاصل خان بزنجو: جناب چیئرمین! مجھے بولنے کی اجازت دیں۔ یہ ایک اہم مسئلہ ہے، میں اس سلسلے میں ایوان کی توجہ چاہتا ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے اس ملک کو کیا بنایا ہوا ہے یا کیا سمجھا ہوا ہے، کیا اس ملک کا والی وارث نہیں ہے، کیا اس ملک کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے؟ ہم پہلے بھی یہی کرتے رہے، دوسری قوموں کے جھگڑے ہماری زمین پر چلتے رہے اور اس کے نتیجے میں ہم اس حال تک پہنچے۔ میں نہیں جانتا کہ مجھ سے پہلے اس پر کسی نے بات کی ہے یا نہیں کی ہے، یہاں پر معزز ممبران بیٹھے ہیں۔ جناب! ایلس ویلز نے یہاں پر آ کر جو statement دی اور اس نے clearly کہا کہ CPEC میں جتنی Chinese companies ہیں، یہ سب چور ہیں، پاکستان نے تمام چور کمپنیوں کو، جو internationally black listed ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر حاصل خان بزنجو صاحب! ایک بجے نماز ہونی ہے، can we continue the session? آپ سب جتنا بولنا چاہیں بول سکتے ہیں، کوئی issue نہیں ہے۔

سینیٹر حاصل خان بزنجو: جناب! میں ایک منٹ میں ختم کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اس کے بعد جماعت شروع ہو جائے گی۔

سینیٹر حاصل خان بزنجو: جناب! میں اس کے بعد بات نہیں کروں گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نہیں، آپ کیوں بات نہیں کریں گے، آپ بات کریں، میں کہہ رہا ہوں کہ آپ دو بجے کے بعد آ جائیں تو we will continue the session. مشتاق صاحب! آپ دو بجے کے بعد آ جائیں، آپ جتنی مرضی بات کرنا چاہیں کر لیں۔ نماز میں پانچ منٹ رہ گئے ہیں، آپ دو بجے بات کر لیں۔ Does not matter we are looking at issues of public interest. مشتاق صاحب! ٹھیک ہے، آپ دو بجے کے بعد بات کر لیں۔ ایک بجے نماز ہو گی۔

سینیٹر حاصل خان بزنجو: آپ اجلاس ختم کریں یا ہمیں بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، جی میں ختم کر رہا ہوں۔ We will meet again at 2 O'clock.

[The House was then adjourned to meet again at 2.00 pm in the afternoon]

[The House was reassembled at five minutes past two in the afternoon with Mr. Deputy Chairman in the Chair]

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی حاصل بزنجو صاحب۔

سینیٹر حاصل خان بزنجو: جناب چیئرمین! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ہمارے ملک کی تاریخ 60 اور 80 کی دہائی میں بہت عجیب رہی ہے۔ چاہے وہ liberal dictator ایوب خان تھا، چاہے وہ مذہبی dictator ضیاء الحق تھا۔ ہمارے لیے دنیا میں جو ملک زیادہ اہم تھا، جس نے ہماری سب سے زیادہ مدد کی وہ تھا United States of America اور جب بنگلہ دیش علیحدہ ہو رہا تھا، ہندوستان ہماری سرحدوں میں گھس رہا تھا تو ہم امریکی مداخلت کا انتظار کر رہے تھے۔ مجھے اس وقت وہ ship یاد نہیں ہے جس کا انتظار تھا، کہ وہ آ کر مداخلت کرے گا لیکن پاکستان دولخت ہو گیا۔ پاکستان دولخت ہو گیا مگر کچھ نہیں ہوا۔ اس کے بعد ذوالفقار علی بھٹو کا دور آیا، امریکہ اور ہمارے درمیان تعلقات اچھے بھی رہے اور برے بھی رہے۔ جب بھٹو کو پھانسی ہوئی تو رائے یہ تھی کہ اس میں سب سے بڑا role Americans کا ہے۔ پھر ہم امریکہ کے کہنے پر افغانستان کی جنگ میں گئے۔ پھر 9/11 کے بعد ہم لوگ امریکہ کے گرویدہ ہو گئے۔ ہمارا صدر ہر تین ماہ کے بعد واشنگٹن پہنچا ہوتا تھا اور ہم Americans کے گن گاتے رہے۔ اس کے بعد مختلف مسائل تھے، ہمارے اور امریکہ کے تعلقات خراب ہونا شروع ہو گئے۔ مشاہد حسین سید صاحب آپ اگر ایک منٹ کے لیے میری بات سن لیں کیونکہ مجھے آگے جا کر آپ سے جواب چاہیے ہو گا۔

جناب چیئرمین! ہمیں بتایا گیا کہ United States of America پاکستان کا دشمن ہے۔ یہ اسلام اور پاکستان کا دشمن ہیں۔ اس وقت Middle East میں جو مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے اس کا ذمہ دار اور افغانستان میں جو قتل عام ہوا ہے اس کا ذمہ دار بھی امریکہ ہے، ہم سے جو کچھ کرایا گیا ہے وہ امریکہ نے کرایا ہے، امریکہ ہمارا پہلا دشمن ہے۔ ہمارے سارے think

tanks ایک ہی بات کہتے رہے، ہمارے intellectuals یہی بات کرتے رہے کہ امریکہ ہمارا دشمن ہے اور ہم نے ایک نیا turn لیا۔ ہم نے کہا یہ اب ہمارا دشمن ہے اس لیے ہم نے اب نئے دوست ڈھونڈنے ہیں، ہمیں نئے دوست چاہییں۔ ہم نے عجیب عجیب تاویلات ایجاد کیں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ہماری ہر تقریر، سینیٹ میں، نیشنل اسمبلی میں یا کسی بھی کانفرنس میں اگر ہوتی تھی تو تین جملے اس کا لازمی حصہ ہوتے تھے۔ Friendship with China is higher than the Himalayas, deeper than the sea and sweeter than honey. یہ نعرہ لگاتے رہے۔ جب یہ حکومت آئی، ہم نے ایک نیا shift لے لیا۔ Sweeter than honey, higher than Himalaya and deeper than sea کو ہماری اس حکومت کے وزراء نے 'چور' کہنا شروع کر دیا۔ آپ کے Minister for Communication نے کہا کہ ملتان سکھر موٹروے پر رشوت لی گئی ہے، پیسے کھائے گئے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ پیسے کہاں سے کھائے ہیں؟ Chinese سے کھائے ہیں۔ آپ نے Chinese کو چور کہا۔ عبدالرزاق داؤد جو کامرس کے ایڈوائزر ہیں، جنہیں یہاں پر کچھ بھی نہیں ہونا چاہیے تھا، اس نے کہا کہ Chinese کے ساتھ جو معاہدے power-plants کے کیے گئے ہیں، انہیں review کریں اور آپ نے پاکستان کے interest کو violate کرکے چین کے interest کی بنیاد پر یہ power-plants لگائے ہیں اور ان میں پاکستان کو consciously نقصان دیا گیا ہے اور اس کا ذمہ دار چین ہے۔ اس لیے آپ لوگ سی۔ پیک روک دیں۔ آپ یہاں سے آہستہ آہستہ shift کرتے کرتے سعودیہ سے دوبارہ United States of America پہنچ گئے۔ آپ نے ایک بالکل نیا narrative اپنانا شروع کیا۔ آپ نے کہا کہ Chinese چور ہیں، فلاں ہیں اور اس وقت جو ہماری ضرورت ہے کہ FATF سے ہمیں فارغ کرائے گا، power کے شعبے میں ہماری مدد کرے گا، آپ امریکہ کی طرف چلے گئے۔

میں نے اتنی تمہید اس لیے باندھی کہ یہ دونوں حضرات نہیں تھے۔ مشاہد حسین سے میری روز بحث ہوتی تھی۔ اس نے کہا کہ اب west سے چیزیں بدل گئی ہیں and now this is an era of the east and power is shifting to the east. مگر اس کے بعد اس narrative کو ہم نے دوبارہ بدلا اور کہا کہ نہیں، east کچھ نہیں ہے، اب بھی

westاور امریکہ ہی سب کچھ ہے۔ آپ نے جو حرکتیں کیں، ہمارے وزیر اعظم وہاں ان سے ملے اور جب واپس آئے تو PTI کے لوگوں نے یہاں ایئر پورٹ پر جشن منایا۔ وزیر اعظم کا استقبال کیا گیا کہ اب ٹرمپ pro-Pakistan and anti-India ہو گیا ہے۔ اس کے بعد کیا ہوا۔ آپ کے آنے کے پانچ دن بعد وہاں پر آرٹیکل 370 ختم کر دیا گیا۔ کہاں گئی آپ کی دوستی؟

میں باقی چیزوں کی طرف نہیں جاتا، اپنے اصل مدعا کی طرف آتا ہوں۔ مجھے ویسے زیادہ بولنے کا شوق بھی نہیں ہے۔ پرسوں امریکہ کی ڈپٹی اسٹنٹ سیکرٹری، ایلس ویلز پاکستان میں آ کر statement دیتی ہیں کہ سی۔ پیک ایک پاکستان دشمن پروگرام ہے اور یہ پروگرام پاکستان کو تباہ کر دے گا۔ اس نے کہا کہ وہ کمپنیاں جن کو ورلڈ بینک نے black-list کیا ہے، چور قرار دیا ہے، انہیں پاکستان میں contracts دیے گئے ہیں۔ اس حکومت کے اس narrative کو اور امریکہ کے اس narrative کو جب آپ compare کرتے ہیں تو وہ ایک لگتے ہیں۔ جس وقت یہ statement آئی، صبح میں نے اخبار میں پڑھا، میں پورا دن انتظار کرتا رہا، کوئی نہ کوئی پاکستان کا سرکاری نمائندہ آ کر اس کا جواب دے گا اور اس کی تردید کرے گا۔ کسی نے نہیں کی۔

دوسرے دن، چینی سفیر نے پریس کانفرنس کی اور امریکیوں کو جواب دیا۔ جیسے اپنی زمین پر ہم موجود ہی نہیں، ہمارا یہاں پر کوئی وجود نہیں ہے۔ ایسے لگتا ہے کہ یہ امریکیوں کی زمین ہے یا پھر چینیوں کی ہے، پاکستان کی نہیں ہے۔ چینی سفیر نے امریکیوں کی بات کا جواب دیا۔ آج ہمارا ایک rebuttal آیا ہے، وزیر خارجہ کا بیان نہیں ہے، پرائم منسٹر کا بیان نہیں ہے۔ وزارتِ خارجہ کی ایک statement آئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے لیے یہ ایک بہت بڑا problem ہے۔ آپ ہمارے چیئرمین ہیں، لیڈر آف دی ہاؤس بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس پر آپ ruling دیں، وزیر خارجہ ایوان میں آئیں کیونکہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ پرائم منسٹر کو آنا چاہیے اور اس کو statement دینی چاہیے کہ یہ جو دونوں statements آئی ہیں، چین کی طرف سے یا امریکہ کی طرف سے، ان پر ہمارا stand کیا ہے۔ ہمارے پرائم منسٹر کا stand کیا ہے، ہماری وزارتِ خارجہ کا stand کیا ہے۔ کیا واقعی ایسا ہے کہ ہم سی۔ پیک کو roll back کر رہے ہیں اور وہاں جا رہے ہیں؟ بھلے جائیں۔ اگر آپ نے کوئی فیصلہ کیا ہے تو اس کو کر لیں، جرأت کر لیں لیکن اگر نہیں کیا ہے تو آپ اس ملک کو بھی confuse کر رہے ہیں، آپ چین کے ساتھ بھی اپنے تعلقات

خراب کرلیں گے، آپ کے تعلقات امریکہ کے ساتھ بھی خراب ہوں گے اور آپ کہیں کے نہیں رہیں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شبلی صاحب! مجھے یاد پڑتا ہے کہ کچھ دن قبل رضا ربانی صاحب نے بات کی تھی کہ وزیر خارجہ آئیں اور بیان دیں۔ Is there any issue for Foreign Minister to come here?

Senator Syed Shibli Faraz: Not at all. Foreign Minister has come about two weeks ago, he was here. Subsequently, when the Opposition side demanded his presence here to give his views, he was abroad.

آپ نے دیکھا ہوگا اور پرائم منسٹر بھی شاید آج پہنچ رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے colleagues نے بہت اہم issues اٹھائے ہیں، بالکل ان کا جواب بنتا ہے، دیا جانا چاہیے اور ہم جواب دیں گے۔ ہماری کوشش ہوگی کہ وزیر خارجہ Monday کو آسکیں۔ ہمیں اس کا ضرور جواب دینا چاہیے اور ہم جواب دیں گے۔ اب میری request ہے کہ چونکہ انہوں نے ایک بہت اہم issue اٹھایا ہے جو کہ ہماری فارن پالیسی کے بارے میں ہے اور جس کا ظاہر ہے ہماری داخلہ پالیسی کے ساتھ بھی تعلق بنتا ہے، یہ ایک بہت اہم issue ہے اور اگر ایوان میں چار لوگ بیٹھے ہوں تو میرے خیال میں اس subject کی importance کی ویسے ہی نفی ہوتی ہے۔ پریس کے حضرات بھی نہیں بیٹھے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: مشاہد صاحب۔

Senator Mushahid Hussain Sayed

سینیٹر مشاہد حسین سید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ Thank you for accepting the wishes of the members of the House کہ آپ نے خصوصی طور پر یہ اجلاس convene کیا ہے، میں اسے بھی appreciate کرتا ہوں۔

First of all, I would like to compliment Mr. Hasil Khan Bizenjo. Welcome back Bizenjo sahib. He has recovered, Masha-Allah, after his treatment in California, in the beautiful state of California and Los Angeles, he

was there. May God give him a long life and good health! I can see that he has still fire in his belly and spirit is there. The issue which has been focused, I fully endorse what he and Sherry has said that this issue should be clarified.

Mr. Chairman, this was the second statement made by the American Spokesperson. The first one was on 21st of November; it was in the American Think Tank where she devoted about 35 minutes focusing on only one subject 'The China-Pakistan Economic Corridor' in the context of China. Then when she came here, she was invited by the Institute of Strategic Studies and using that platform, which is an official Think Tank of the Ministry of Foreign Affairs

which was already rebutted before, وہاں بھی انہوں نے وہ بات کی which was factually inaccurate انہوں نے اسے repeat کیا۔ انہوں نے کیا کہا؟ ایک تو انہوں نے کہا کہ

CPEC is not the interest of Pakistan. I would say first of all it is a very blatant interference in the internal affairs of Pakistan. We never go and question the relationship between the US and India, what the nature of the arms agreements is or whatever.

about the factual inaccuracies ہیں، انہوں نے دوسری جو بات کی، blacklist it's the American Blacklist because there is no World Bank Blacklist of Chinese companies, it is blacklisted by the Americans but it ایک کمپنی ہے، جیسے Huawei is not blacklisted by the British, the British are still going ahead with the 5G. میں ابھی یورپ سے ہو کر آیا ہوں اور کل اوسلو میں تھا، میں نے it is an issue, Americans are putting pressure, ادھر بھی دیکھا کہ

from 2006 to 2013 آپ کو یاد ہو گا کہ ایک زمانے میں so it is America. He was blacklisted for کیا تھا۔ blacklist نے مودی کو Americans seven years, he could not get a visa to enter the US and the British followed suit, تو جس so called blacklist کی بات ہے۔

جناب والا! دوسری بات ہے کہ

this is under the upfront tariff policy of 2014 which is applicable to everybody. It is not a loan, it is an investment. The loan is only $5 billion which is less than 7% of Pakistan's total loans, 93% are through multilateral organizations.

when CPEC is already delivered, it is already in the second phase. اب یہ اس وقت CPEC پر attack کر رہے ہیں، میں اس پر میر حاصل صاحب سے agree کرتا ہوں

that confusion was created in the early stages of the present Government when certain Ministers made irresponsible comments and some of them were repeated by Alice Wells.

اب corruption کی بات کی گئی، نیب نے اپوزیشن کا تیا پانچہ کر دیا especially PML (N) کا،

not one cent of corruption in any CPEC project as we speak. So I think it is very clear to set the record straight in that respect. The issue for them also is the nature of Pakistan-China relations; CPEC is only the current component of that strategic relationship,

کتنے issues آئے ہیں، پلوامہ آیا، who stood by you? August 05 آیا۔ جب آپ 16th August کو UNSC گئے تھے، کس کے through گئے تھے؟ Through China, who gave the statement? China کل حماد اظہر چین سے FATF

it is because of China, China is کی good news لے کر واپس آئے ہیں، not presiding over FATF, not India, they have had tussle اگر Nuclear Suppliers Group میں انہوں نے انڈیا کو روکا ہے یا UNSC that. میں تو ان کا ہے and by the way this year a very high level Chinese visitor is coming to Pakistan, as you know, in the first half of this year. ایک strategic relationship جو امریکہ کو کھٹکتا ہے، اس کی بنیادی وجہ جو میں نے حاصل صاحب کو ابھی کہی تھی the balance of economic and political power is shifting. I travel a lot, I have been to Washington last month, میں کانگریس کے پندرہ لوگوں سے ملا تھا، وہ میرے ساتھ تھے Ambassador, he was very competent, I was not sent by the Foreign Office by the way, I went on my own capacity, I want to be clear. Foreign Office نے ابھی تک ایک delegation نہیں بھیجا، حالانکہ briefing میں جو list دی گئی تھی، اس میں شیری کا نام بھی تھا، میرا نام بھی تھا، اس کے علاوہ اپوزیشن کے دو، تین اور نام تھے، وہ delegation بھی ہوا ہے at the highest level approve and the civil military leadership was there but so far neither you got a call and of course we are there to serve. میں کل بھی او سلو گیا تھا،

I went on my own not because of anyone and it was on Kashmir by the way.

(Interruption)

Senator Mushahid Hussain Sayed: No, no they have invited me. When we go and speak, people look forward to that, they pay for your ticket and pay for other things,

ایسی بات نہیں ہے۔ اس میں یہ ہوا ہے کہ the balance on economic and political power has shifted sir. We see the West in decline, ابھی top ten banks کی جو list آئی ہے، ان میں top four Chinese

banks ہیں۔ Top 20 internet companies کی list آئی ہے، 9 are Chinese. You see everywhere artificial intelligence, robotics. آپ کل کا New York Times پڑھ لیں which I read everyday وہ Express Tribune میں آتا ہے، آپ تو پڑھتے ہیں کیونکہ آپ کا تو ماشاءاللہ exposure بھی ہے۔ انہیں تکلیف یہ ہے کہ You can see how China is moving forward, they cannot compete with China on that area and اور وہ this is why they are focusing on these issues دوسرے issues اٹھا رہے ہیں۔ اس حوالے سے we should be very clear ہمارے system کی assessment غلط نکلی ہے،

we were welcoming Mr. Modi, we thought Mr. Modi is the panacea for all problems of South Asia. We thought when Mr. Modi will win the election Kashmir issue will be solved. Modi is no Vajpayee,

اب آپ نے سارا کچھ دیکھ لیا، ہم تو انہیں welcome کر رہے تھے۔ اب جو ساری situation آئی ہے India is still the first love of the USA. It is good thing and بات کر رہے ہیں that Trump is talking of Pakistan, positive we welcome that and here I would say, I also welcome because we speak as Pakistanis on CPEC and CPEC پر consensus ہے۔ میں نے پرسوں وزیراعظم عمران خان کا CNBC interview پر سنا ہے، انہوں نے کہا ہے کہ he made a very good interview in Davos. debt trap کی بات nonsense ہے جو ہم کہہ رہے ہیں اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ China came to our rescue at a difficult moment and he fully endorsed that and this is a good thing, he defended CPEC. Unlike some of his immature and irresponsible colleagues who deserve to be punished. If Shibli Faraz was there as Finance or other important Minister, I am sure this thing would not have happened because he is

an experienced banker, who knows the 3rd World Countries and Western Countries and so...

جناب ڈپٹی چیئرمین: مشاہد صاحب! close کرلیں۔

Senator Mushahid Hussain Sayed: Because of his DNA his heart is in the right place, I can vouch for Shibli I think, he speaks the truth. It is important to understand that India is still his first love, Trump

he is coming to South Asia at the نے اب announce کر دیا ہے، end of February. The visit is only for India not for Pakistan and Pakistan should be very clear, ہماری بھی مستقل مزاجی ہونی چاہیے، اس suddenly got swayed کچھ لوگ ہمارے I agree with Mir Sahib پر کہ 'او' امریکہ آگیا

and we need so and so, I think this kind of immature thinking, impulsive thinking and kneejerk reactions should be avoided. We have a strategic partnership; we also want very good relations with the USA.

Thanksgiving، American Ambassador سے بات ہوئی تھی، اس دن میری میں، I think Sherry and others were also there, میں نے انہیں کہا کہ Mr. Ambassador you are behind the times, آپ اب CPEC کو کر رہے ہیں، اسے تو پانچ، چھ سال ہو گئے

and the second phase has already begun and you should learn to coexist, we welcome the phase one agreement of the US and China. The trade war is not in the interest of the global economy.

جناب والا! میں final بات کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت ironically globalization is led not by the free market capitalists of the Americans, it's led by China, 30% of global growth is fuelled by China. ان کی چین کے ساتھ اپنی rivalry ہے، we want to avoid

any cold war but we should be very clear and I fully endorse what Hasil Sahib has said. The Prime Minister شبلی صاحب! آپ وزیراعظم صاحب سے کہیں کہ وہ اپنے Sahib should come here, you represent him of course and حجاب سے نکلیں، یہاں آئیں اور بیٹھیں، you do an equally good job, ماشاءاللہ آپ کا calibre بہت زبردست ہے لیکن he should be there as Prime Minister, make a statement, we will listen to him and of course the Foreign Minister should also be there and we look forward to that. I am going to convene a meeting of the Senate Foreign Affairs Committee very soon. Finally, I recommend that on Monday, there should be full throttle debate on this issue

وقت بھی بہت ہو گا۔

With your permission I would like to leave because I have a meeting of PAC at 2:30 p.m. Thank you.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی ٹھیک ہے مشاہد حسین صاحب۔ جی بزنجو صاحب۔ ایک منٹ ٹھہر جائیں Leader of the House جواب دینا چاہتے ہیں۔ جی۔

Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the House

Senator Syed Shibli Faraz: Mr. Chairman, first of all obviously the subject is so passionate that you know like the way colleague Senator Sherry Rehman was speaking in the afternoon, I think it merits a reply.

(Interruption)

سینیٹر سید شبلی فراز (قائد ایوان): جی بالکل تینوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ میڈم شیری رحمٰن نے تاثر دیا کہ جیسے ہم نے کشمیر کو backburner پر رکھ دیا ہے

and we are cozying up with the US and we have almost neglected this such an important issue of Kashmir.

انہوں نے ساتھ یہ بھی تاثر دیا کہ شاید یہ officially paradigm shift ہوا ہے that we are going back from China to US میرا خیال ہے کہ یہ کہنا بڑی زیادتی ہے، پہلی بات یہ کہ اس میں کوئی صداقت نہیں ہے کیوں کہ as a sovereign nation یہ مناسب نہیں ہے کیوں کہ یہ کوئی jealous girl friend کی بات نہیں ہوتی کہ آپ ایک کے ساتھ بات کریں اور پھر کسی اور سے بھی بات کریں تو وہ construed کیا جائے گا۔ We have to be friends with everybody یہ ہماری foreign policy کا ایک basic principle ہے اور ہماری یہ پالیسی ہے کہ ہم نے ہر ایک کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنے ہیں اور ان تعلقات کی بنیاد پاکستان کا national interest ہوگا۔ ایسا نہیں ہوگا کہ ہم اور لوگوں کے لیے کام کریں یا اوروں کی جنگ کا حصہ بنیں یا اوروں کے لیے آگے ہوں۔ ہماری حکومت کے لیے سب سے مقدم principle یہ ہے کہ ہمیں سب کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنے ہیں اور ظاہر ہے کہ جب تعلقات کی بات آتی ہے تو پھر آپ کے دوستوں میں بھی دوست ہوتے ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ چین آج نہیں بلکہ ہمیشہ سے ہمارا اہم ترین دوست رہا ہے، ہر کڑے اور مصیبت کے وقت، ہر تکلیف اور افتاد میں چین ہمارے ساتھ کھڑا رہا ہے اور آج FATF میں بھی وہ ہمارے ساتھ کھڑا ہے۔ ہماری ایسے ممالک کے ساتھ بھی دوستی تھی جو کہ ہماری کمزوریوں کو exploit کرتے ہیں لیکن as a nation, as a state ہمیں ایک overall engagement کرنی ہوگی ابھی ڈیووس میں جو ملاقاتیں ہوئی ہیں وہ تو side lines پر ہوئیں اور وہاں پر بھی Prime Minister سے پوچھا گیا اور مجھے خوشی ہے کہ سینیٹر مشاہد حسین نے اس کا جواب بھی دیا ہے اور that the Prime Minister was very بھی کیا ہے quote categorical اور انہوں نے اپنی statement میں کہا ہے that this is very nonsense اور یہاں تک بتایا ہے کہ وہ کتنا کم حصہ 6.6 % of our loan portfolio ہے اور انہوں نے اس چیز کو بڑا strongly کہا ہے کہ چین وہ ملک ہے جو ہمارے ساتھ اس وقت میں بھی کھڑا رہا جب یہاں پر کوئی بھی نہیں آرہا تھا اصل چیز تو یہ ہے کہ جب آپ کو مدد کی ضرورت ہو اور کوئی بھی آپ کے پاس نہ آرہا ہو اس وقت کوئی آپ کا ساتھ دے اور ظاہر ہے کہ وہ دوست آپ کو ہمیشہ مقدم رہے گا جو سخت وقت میں آپ کے کام آئے، آپ کے ساتھ کھڑا ہو اور آپ کی مدد

کرے۔ چین کے ساتھ دوستی کا subject ایک ایسا subject ہے کہ اس پر پاکستان کی کسی بھی سیاسی پارٹی کا diversion in views نہیں ہے کہ وہ کہتا ہو کہ ہم اس ملک کے ساتھ کیوں تعلقات رکھ رہے ہیں، چین تو ہماری foreign policy کا corner stone ہے اور اگر کوئی اس پر بھی comment کرتا ہے تو ایسا کرنے سے ہم کسی کو نہیں روک سکتے اور وہ کریں گے، اصل چیز یہ ہے کہ ہمارا reaction کیا ہے، ہمارا جواب کیا ہے اور کیا ہونا چاہیے کیوں کہ ہم کسی کے ساتھ دوستی کسی کی cost پر نہیں کرتے again I repeat کہ ہمارے فیصلے ہمارے national interest کے مطابق ہوں گے، ہمارے وہ دوست جو کہ ہمارے سخت وقت میں ہمارے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں جن میں obviously China سرفہرست ہے، ہم ان ملکوں کی قدر کریں گے اور شاید اسی وجہ سے ہمارے ملک میں investment کا ایک تھوڑا سا سلسلہ شروع ہوا ہے اور سب سے پہلے چین نے risk لیا اور انہوں نے ہمارے ملک میں huge investment کی تو اب ظاہر ہے کہ ہمیں بھی کچھ کرنا ہے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آج جو بھی discussions ہوئی ہیں میں اس سے agree کرتا ہوں and I will ask Foreign Minister to come, Prime Minister Sahib سے بھی میں کہوں گا کہ وہ بھی آئیں ویسے بھی تو وہ آئیں گے اور specifically overall holistic foreign policy کے بارے میں بھی بات کریں گے. thank you very much.

جناب ڈپٹی چیئرمین: طاہر بزنجو صاحب۔

Point of Public Importance raised by Senator Muhammad Tahir Khan Bizenjo regarding Khuzdar University

سینیٹر محمد طاہر بزنجو: شکریہ جناب چیئرمین! ہمارے بلوچستان میں پہلی یونیورسٹی اور میڈیکل کالج 1970 کی دہائی میں NAP کی گورنمنٹ نے قائم کی تھی۔ ان کے چلے جانے کے بعد 2012 تک حکومتیں تو آتی اور جاتی رہیں لیکن تعلیم ان کی ترجیحات میں شامل نہیں رہی اور اس پورے عرصے کے دوران کوئی بھی یونیورسٹی اور میڈیکل کالج قائم نہیں کی گئیں پھر 2013 میں جب ڈاکٹر مالک صاحب، چیف منسٹر بنتے ہیں تو وہ تعلیم کو اپنی ترجیحات میں شامل کرتے ہیں اور لورالائی، خضدار اور تربت میں تین یونیورسٹیاں اور تین میڈیکل کالجز کا اعلان کرتے ہیں۔ اب 7 جنوری کو

Chief Minister's Secretariat میں ایک اعلیٰ سطح کا جو اجلاس ہوتا ہے اور اس کے جو minutes سامنے آئے ہیں اس میں یہ کہنا ہے کہ یہ جو خضدار یونیورسٹی ہے یہ feasible نہیں ہے حالانکہ اس کی 80 فیصد عمارت تیار ہو چکی ہے اور کہا جا رہا ہے کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے، چاہیے تو یہ تھا کہ یہ حکومت بھی مزید medical universities and colleges قائم کرتی مگر جو قائم کیے گئے ہیں اور جن کی 80 فیصد عمارت مکمل ہو چکی ہے اس کو بھی ختم کرنے کا اعلان کیا جا رہا ہے اور گزشتہ ایک ہفتے سے پورے ضلع خضدار میں عوام سراپا احتجاج ہیں اور جلسے جلوس ہو رہے ہیں۔ جناب! آپ House of Federation کے محافظ ہیں، میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ Ruling دیں یا اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں تاکہ Khuzdar University کو بچایا جا سکے بصورت دیگر ہم اس کے خلاف بلوچستان میں بلکہ ملک گیر شدید احتجاج اور مزاحمت کریں گے۔ شکریہ

Mr. Deputy Chairman: Secretary Sahib! We can refer it to IPC Committee just to look into that what is the issue?

ٹھیک ہے، بزنجو صاحب یہ کمیٹی میں دیکھ لیں تو بہتر ہے۔ جی تنگی صاحب۔

Point of Public Importance raised by Senator Behramand Khan Tangi regarding Atta Crisis in Pakistan

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: شکریہ چیئرمین صاحب! کل حکومتی بنچوں سے ہمارے فیڈرل منسٹر خسرو بختیار صاحب نے چالیس ٹن اور چوبیس ٹن قحط کے بارے میں مختلف discussions کی ہیں لیکن اس وقت during speech of the Federal Minister میں اور پورا ہاؤس figures کے متعلق ان سے متفق نہیں تھے اس لیے کہ اگر ان کی figures کو آپ ایک طرف دیکھ لیں اور دوسری طرف آپ on ground دیکھیں تو خیبر سے لے کر کراچی تک تمام لوگ قطاروں میں لگیں ہیں اور جھگڑ رہے ہیں اور کسی بھی دکان پر آٹا دستیاب نہیں ہے لیکن یہاں پر میں ایک point mention کرنا چاہتا ہوں suppose اگر یہ اسے حکومتی نرخ، آٹھ سو روپے پر بھی مہیا کرتے ہیں تو وہ نوجوان تو جا کر لے سکتے ہیں جب کہ تین لوگ widows, aged people and orphans یہ تین پیسے ہونے کے باوجود بھی نہیں لے سکتے۔ پہلی

بات تو یہ ہے کہ حکومت وقت دے ہی نہیں سکتی لیکن اگر گاؤں یا بازار میں ٹرک جاتا ہے اور وہاں پر لوگ زبردستی چھین کر اپنے بچوں کے لیے آٹا لیتے ہیں تو یہ تین لوگ نہیں لے سکتے اور میں نے خودphysicallyاپنی آنکھوں سے اپنے گاؤں میں دیکھا ہے کہ اس دن وہاں پر موجود widows, orphans and aged peopleان تین لوگوں کو دو، تین گھنٹے کھڑے ہونے کے باوجود پیسوں پر بھی آٹا میسر نہیں آیا اور وہ بے یارومددگار واپس گھر چلے گئے اور مہنگائی اتنی ہے جیسا کہ اس دن منسٹر صاحب نے کہا کہ 53 rupees per kg لیکن اس وقت خیبر پختون خوا میں 1400 روپے میں بیس کلو آٹا مل رہا ہے اور شبلی فراز صاحب بھی وہاں سے تعلق رکھتے ہیں لیکن غریب نہیں خرید سکتا تو کیا شبلی فراز صاحب اپنی حکومت کو، اپنے Federal Ministerکو یا پھر جہاں distributionہوتی ہے وہاں کوئی directiveدے سکتے ہیں یا آپ کی Rulingکے ذریعے کہا جاسکتا ہے کہ کم از کم widows, orphans and aged peopleان تینوں کے لیے کوئی ایسا بندوبست کریں کہ کم از کم ان کو سوکھی روٹی کے لیے تو آٹا مل جائے۔ شکریہ

Mr. Deputy Chairman: Shibli Sahib! Would you like to say something on this *Atta* distribution?

سینیٹر سید شبلی فراز: دیکھیں چیئرمین صاحب! یہ issue discussبھی ہوا ہے اور منسٹر صاحب نے بھی کافی مفصل معلومات دیں۔ اگر آپ اسے Food Security Committeeمیں لے جانا چاہتے ہیں تو بالکل لے جائیں مجھے اعتراض نہیں ہے، وہاں alreadyگیا ہوا ہے۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ crisisکافی حد تک حل ہوگیا ہے۔ Actuallyاس میں investigationہونی چاہیے because there is no actual shortage but this is a created shortage اور اس کی ضرور investigationہونی چاہیے کہ فلور ملز مالکان کا کیا کردار ہے اور باقی اس کاروبار سے جو منسلک لوگ ہیں ان کا اس میں کیا roleرہا ہے۔ یہ crisisہر حکومت میں آتے ہیں۔ ہمیں اس پر غور کرنا چاہیے کہ کس طرح اس کو regulateکیا جائے کہ ایسی صورت حال دوبارہ پیدا نہ ہوں۔ سب کو پتا ہے کہ اب آٹا 800 روپے میں تھیلا فروخت ہو رہا ہے تو اس لیے یہ کوئی issueنہیں ہے۔

Mr. Deputy Chairman: The people who can't get the Atta, for that if you can give directions to the provinces.

سینیٹر سید شبلی فراز: جی، بالکل۔ مرکز اور صوبوں میں ایسے دور دراز علاقوں میں آٹے کو 800روپے میں فروخت کرنے کے لیے ٹرک کھڑے ہوتے ہیں۔

Mr. Deputy Chairman: No, especially these people who can't reach these Trucks.

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب چیئرمین! میں آپ کو بتاؤں کہ جب ہم اس دن طاہر صاحب کے جنازے میں گئے تھے، وہ کافی اندرون شہر کا علاقہ ہے، ہم نے وہاں پر بھی دیکھا کہ ٹرک مختلف جگہوں پر کھڑے ہیں۔ دیہاتوں کا میں اتنی suretyکے ساتھ نہیں کہہ سکتا لیکن شہری علاقوں میں تو مل رہا ہے۔ دیہی علاقوں میں بھی ملنا چاہیے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، گیان چند صاحب۔

Point of Public Importance raised by Senator Gianchand regarding minorities quota and effects of Thar Coal Project on local people

سینیٹر گیان چند: جناب چیئرمین! ہم لوگ یہاں پر federationمیں بیٹھے ہوئے ہیں۔ Federationاس کو اس لیے کہا جاتا ہے کہ ہم federating unitsکی نمائندگی کرتے ہیں۔Constitutionally کچھ federating unitsکو اختیارات بھی ملے ہوئے ہیں۔ سینیٹر مولا بخش چانڈیو صاحب نے I.Gسندھ کے سلسلے میں بات کی ہے۔ ایک آفیسر اور bureaucratہے جس کے لیے سندھ کابینہ نے بھی فیصلہ کیا۔ چیف منسٹر نے کل پوری تقریر کی ہے کہ ان کے کیا کیا کردار تھے اور انہوں نے حوالہ بھی دیا کہ Prime Ministerسے بھی میری بات ہوئی ہے لیکن حکومت اس کا تبادلہ نہیں کرنا چاہتی۔ یہ نفرتیں پھیلانے کے مترادف ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ آج میرے تین سوالات تھے۔اتفاق سے وہ take upنہیں ہو سکے لیکن ان میں مجھے جو معلومات فراہم کی گئی ہیں وہ ذرا alarmingہیں۔ Minoritiesکا5% quotaجو پیپلز پارٹی کے دور حکومت سے مقرر ہے۔ میرا Power Divisionسے متعلق ایک سوال تھا اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ایک Naib Qasid

minorityکے کوٹے پر گزشتہ پانچ سال کے دوران بھرتی کیا گیا ہے اور اس کو بعد میں promotionدے کرLDC بنادیا گیا ہے۔ یہ بہت خطرناک صورت حال ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: گیان چند صاحب! یہ کس منسٹری سے متعلق سوال تھا؟

سینیٹر گیان چند: جناب چیئرمین! یہPower Divisionکا سوال تھا لیکن میں گزشتہ چار پانچ سال سے تین چار مرتبہ یہ سوال اٹھا چکا ہوں۔ اکثر سوالات کے جوابات نہیں آتے ہیں۔ جناب چیئرمین! minorityکے کوٹے پر عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے۔ اگر عمل درآمد ہو رہا ہے تو کیاfiguresہیں اور اگر نہیں ہو رہا ہے تو ہمیں بتایا جائے کہ عمل درآمد کیوں نہیں ہو رہا ہے؟

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ میرا ایک سوال تھر کول سے متعلق تھا کہ وہاں سے کتنی بجلی پیدا ہو رہی ہے اور وہاں کی مقامی آبادی کو کتنی بجلی دی جارہی ہے۔ جواب آیا ہے کہ کچھ نہیں دیا جارہا ہے۔ جناب چیئرمین! تھر کول سے کل3630 میگا واٹس بجلی پیدا ہوگی جس میں سے 660 میگاواٹس بجلی پیدا ہو رہی ہے۔ اس سلسلے میں وہاں پر صرف اسلام کوٹ میں بجلی کے بلوں میں حکومت سندھ کچھ کر رہی ہے۔ وہاں پر بھی صرف landکے مالکان کو مل رہا ہے۔ وہاں پر Coalسے جو بجلی پیدا ہو رہی ہے تو وہاں پر جو دھواں اٹھنا ہے، climateپر جو اس کا اثر ہوگا اور وہاں سے لوگوں کی جو displacementہونی ہے، اس سلسلے حکومت کو کچھ نہ کچھ کرنا چاہیے۔ وہاں سے اگر3630 میگا واٹس بجلی ملک کو مل رہی ہے تو وہاں پر تین ہزار کے لگ بھگ دیہات ہیں جن میں سے صرف تین سو دیہات کو بجلی مل رہی ہے۔ یہاں سے کوئی پالیسی بننی چاہیے کہ وہاں کے لوگ جو displaceبھی ہو رہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: گیان چند صاحب! اس کو اگر Power Committeeکو بھیج دیں کہ تھر والوں کے لیے کوئی packageکیوں نہیں بنایا ہے۔ شبلی صاحب! کیا خیال ہے؟ گیان چند صاحب! اگر آپ اس کو وہاں پر discussکر لیں تو ان سے جواب بھی مل جائے گا کہ what plan they have for the people of Thar?

سینیٹر گیان چند: جناب چیئرمین! Non-Muslim quotaکے سلسلے میں ہمارے ساتھ بہت خطرناک مذاق ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ سوال آپ مجھے دے دیں۔ I will take up this myself. ٹھیک ہے۔

سینیٹر گیان چند: ٹھیک ہے۔

Mr. Deputy Chairman: Thank you. Shibli Sahib, before we end, I wanted to know about the Ordinance.

اس Ordinance پر آپ نے کوئی فیصلہ کر لیا ہے کہ اس کو Monday تک defer کر دیں۔

سینیٹر سید شبلی فراز: اس کو Monday تک defer کر دیں۔ میرا خیال ہے کہ جو rules میں ہے اس کے مطابق ہمیں چلنا چاہیے۔

Mr. Deputy Chairman: Sherry Sahiba, we defer it till Monday and you can discuss on Monday.

سینیٹر شیری رحمٰن: جناب چیئرمین! ہم further division نہیں چاہتے۔ میرے پاس تو disallow کا بھی نوٹس پڑا ہے لیکن یہ چونکہ خواتین کا issue ہے اور ہم بھی اس کو disallow نہیں کرنا چاہتے۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ جیسے قائد ایوان manage کر لیں گے کہ اگر یہ formally withdraw کر لیں تو آج اور ابھی یہ Law Committee میں جا سکتا ہے کیونکہ Law Committee کا اجلاس ابھی جاری ہے۔ ہم کمیٹی کے چیئرمین سے request کر لیں گے کہ ابھی اس پر بحث ہو جائے۔

Mr. Deputy Chairman: Do you want to refer it to the Committee?

Senator Sherry Rehman: If they withdraw it, the amendments can immediately go to the Committee.

Senator Syed Shibli Faraz: Amendments can be presented by anybody.

سینیٹر شیری رحمٰن: تو آپ وہاں پر message بھیج دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: کوئی decision لیں۔

I can then decide what is to be done with the Ordinance.

Senator Syed Shibli Faraz: Mr. Chairman, decision has to be taken by the Law Minister or the Parliamentary Affairs Minister.

Mr. Deputy Chairman: Defer it till Monday?

سینیٹر شیری رحمٰن: جناب چیئرمین! میں کہہ رہی ہوں کہ amendmentsپر بھی بات ہو جائے۔

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب چیئرمین! میں ابھیParliamentary Affairsکے Ministerسے بات کرتا ہوں کہ وہ اگر سیکرٹریٹ کوwritingمیں بھی بھیج دیں۔ ضروری تو نہیں

during the proceedings we will host you on that what decision has been taken and if parallel we can refer it to the Committee today while its in progress.

سینیٹر شیری رحمٰن: ٹھیک ہے۔

Mr. Deputy Chairman: I don't know the exact rules where do we stand with this. Can it be done later?

Senator Sherry Rehman: Mr. Chairman, may I suggest if the Leader of the House can establish phone contact with Law Minister, it can be withdrawn in 2 minutes.

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں تو انتظار کر رہا تھا۔ سواتی صاحب نے کہا تھا کہ Law Minister Sahib تشریف لائیں گے مگر آپ کو پتا ہے کہ وہ تشریف نہیں لائے۔

Senator Sherry Rehman: Then the same amendments can go to the Committee.

میرے خیال میں کمیٹی میٹنگ ساڑھے تین بجے تک چلے گی۔

Senator Syed Shibli Faraz: Principally I agree with this particular proposal but I think that I am not qualified to make decision on this technical issue.

Mr. Deputy Chairman: Secretariat is also saying the same thing that either you decide that you lay the

Ordinance and we refer it to the Committee or you decide to withdraw it and put the amendments otherwise I don't think it can be given later. Shibli Sahib, let's defer it till Monday.

ٹھیک ہے؟ میں تو چاہ رہا تھا کہ during this break settle ہو جائے۔

سینیٹر سید شبلی فراز: اصولاً تو میں agree کرتا ہوں۔

سینیٹر شیری رحمٰن: جناب چیئرمین! اگر آج ہی یہ ہو سکے کیونکہ اجلاس جاری ہے۔

If they defer it till Monday then I don't know what happens in the vacuum today.

Senator Syed Shibli Faraz: We can add it during the House also.

Senator Sherry Rehman: Then you can request the Chairman Law Committee to have a one or two point agenda on Tuesday or something

تاکہ وہ آگے چلے جائیں۔

Mr. Deputy Chairman: Shibli Sahib, you can move the amendments in the House only.

سینیٹر سید شبلی فراز: جی ہاں، ہاؤس میں کر سکتے ہیں۔

Mr. Deputy Chairman: O.K. The House stands adjourned to meet again on Monday, the 27th January, 2020 at 3:00 p.m.

[The House was then adjourned to meet again on Monday, the 27th January, 2020 at 3:00 p.m.]

Index

Chaudhary Tariq Bashir Cheema 6, 10, 17, 51, 122, 129
Dr. Muhammad Farogh Naseem 76, 132, 136, 139
Mr. Muhammad Faisal Vawda..... 75, 82, 83, 94, 97
Mr. Noor-ul-Haq Qadri.....22, 77, 82, 91
Mr. Omar Ayub Khan .. 2, 10, 12, 13, 14, 16, 18, 20, 26, 28, 32, 33, 39, 40, 41, 49, 53, 54, 56, 57, 64, 66, 67, 68, 69, 70, 73, 84, 85, 87, 90, 91, 92, 106, 108, 109, 118, 128, 133, 135
Senator Aysha Raza Farooq 155, 156
Senator Bahramand Khan Tangi 6, 94, 108, 109
Senator Chaudhary Tanvir Khan 20, 66
Senator Dr. Jehanzeb Jamaldini.....53, 55, 122
Senator Dr. Sikandar Mandhro 2
Senator Fida Muhammad 91, 106
Senator Gianchand.....84, 91
Senator Kalsoom Perveen..... 40, 96, 127, 129
Senator Khushbakht Shujat 9
Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh..... 54, 96, 113, 115
Senator Moula Bux Chandio 26, 86
Senator Muhammad Akram 13
Senator Muhammad Asad Ali Khan Junejo.....10, 12
Senator Muhammad Azam Khan Swati.....161, 175
Senator Muhammad Javed Abbasi.....153
Senator Muhammad Talha Mahmood..... 14, 18, 56, 64, 66
Senator Mushahid Hussain Sayed 197, 200, 202
Senator Mushtaq Ahmed.....21, 67, 68, 69
Senator Naseebullah Bazai 135, 136, 138
Senator Nuzhat Sadiq.....118
Senator Rana Mahmood Ul Hassan 39, 49, 51, 76, 81
Senator Sajjad Hussain Turi 133
Senator Sardar Muhammad Shafiq Tareen 32
Senator Sassui Palijo 40, 83
Senator Seemee Ezdi 131
Senator Sirajul Haq..... 28, 32, 70, 73, 75
Senator Syed Muhammad Sabir Shah.....17, 82, 84, 94
Senator Syed Shibli Faraz..154, 155, 156, 169, 170, 191, 192, 197, 203, 210, 211, 212
جناب علی محمد خان 186
جناب عمر ایوب خان 2, 3, 4, 5, 15, 16, 19, 20, 29, 30, 31, 34, 35, 36, 38, 44, 45, 47, 48
چوہدری طارق بشیر چیمہ.....7, 8, 9
سینیٹر محمد جاوید عباسی 25, 26
سینیٹر بہرہ مند خان تنگی 6, 206

سینیٹر پروین رشید 37
سینیٹر حاصل خان بزنجو 181, 191, 192, 193, 194
سینیٹر ڈاکٹر سکندر میندھرو 2
سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق 176, 177, 182
سینیٹر سراج الحق 29, 34, 185
سینیٹر سسی پلیجو 40, 44
سینیٹر سید شبلی فراز 154, 156, 169, 170, 178, 191, 192, 203, 207, 208, 210, 211, 212
سینیٹر شیری رحمٰن 163, 170, 171, 185, 187, 189, 191, 210, 211, 212
سینیٹر عبدالرحمٰن ملک 47, 155, 158, 160
سینیٹر غوث محمد خان نیازی 36
سینیٹر گیان چند 208, 209, 210
سینیٹر لفٹیننٹ جنرل (ر) عبدالقیوم 16
سینیٹر محمد اعظم خان سواتی 25, 26, 159, 161, 162, 164, 172, 175, 176, 177, 182
سینیٹر محمد جاوید عباسی 9, 149, 150, 151, 152, 153, 155, 173, 174, 175, 178, 179, 182
سینیٹر محمد طاہر بزنجو 205
سینیٹر محمد طلحہ محمود 8, 14, 19, 25, 30, 45, 149, 150
سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ 35, 149, 180, 181, 182
سینیٹر مشاہد اللہ خان 31, 164, 165, 166, 167, 168, 169
سینیٹر مشاہد حسین سید 197
سینیٹر مشتاق احمد 5, 25, 37, 38
سینیٹر مولا بخش چانڈیو 26, 46, 47, 183, 184
سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ 15, 20
سینیٹر نعمان وزیر خٹک 3, 29, 154